اسلامیات
ساتویں جماعت کے لیے
تربیتی نصاب
(برائے اسکول)
بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے ایک مختصر اور آسان نصاب
ایمانیات
عبادات
احادیث و مسنون دعائیں
سیرت و اخلاق و آداب
جمع و ترتیب
احباب مکتب تعلیم القرآن الکریم

ٹائٹل: مسجد قبلتین وہ مقام جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے دوران بذریعۂ وحی قبلے کی تبدیلی کا حکم ملا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا رخ بیت المقدس سے خانۂ کعبہ کی طرف کرلیا۔

کتاب کا نام : تربیتی نصاب حصہ ہفتم (برائے اسکول)

تاریخ اشاعت : مارچ 2017

کمپوزنگ ڈیزائننگ : عبید اشفاق، ارسلان

ناشر : مکتب تعلیم القرآن الکریم

ایڈیشن : 5000 / 01

مکتب تعلیم القرآن الکریم فاؤنڈیشن

C-1 کاسمو پولیٹن سوسائٹی، بالمقابل سہوانی کلب، گرومندر کراچی۔

ای میل: maktab2006@hotmail.com

مدرسہ بیت العلم

ST-9E بلاک نمبر 8، گلشن اقبال، عقب مسجد بیت المکرم کراچی

فون: 92-21-34976073+ فیکس: 92-21-34976339+

مکتبہ بیت العلم اردو بازار کراچی۔ فون: 021-32726509

تربیتی نصاب پڑھانے کی معلومات کے لیے رابطے نمبر

کراچی:	0333-3204104	سندھ:	0335-1223448
لاہور:	0321-4066762	پنجاب:	0300-2298536
بلوچستان:	0335-3222906	خیبر پختونخواہ:	0323-2163507

کتاب کی خریداری کے لیے رابطہ نمبر: 0331-3259464

اوقات: صبح 8:00 بجے تا 5:00 بجے شام (علاوہ اتوار)

www.maktab.com.pk

اسلامیات

ساتویں جماعت کے لیے

(برائے اسکول)

"تربیتی نِصَاب" وفاقی وزارتِ تعلیم حکومت پاکستان کے متعین کردہ خطوط کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے تیار کیا گیا ہے۔

نام طالب علم/طالبہ : .... ولدیت : ....

اسکول کا نام .... مُعلّم/مُعلّمہ کا نام ....

جمع و ترتیب

احبابِ مکتبِ تعلیم القرآن الکریم

اظہارِ تشکّر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ۔

دین اللہ تعالی کے نزدیک صرف اور صرف اسلام ہے۔ دین اسلام کی خدمت محض اللہ تعالی کا فضل اور اس کی عطا ہے۔ میں اللہ تعالی کا شکرگزار ہوں جس نے دین کی خدمت کرنے کی توفیق نصیب فرمائی۔

دورِ حاضر میں بچپن سے بچوں کی دینی تعلیم وتربیت اور اس کی فکر کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اس سے قبل علمائے کرام اور تجربہ کار اساتذہ کی ایک جماعت نے بچوں کے لیے "آسان اردو، فرسٹ اسٹیپ اور سعید ریڈر" تیار کی ہے جس میں بچوں کے لیے اخلاق و آداب، حسن معاشرت کے مضامین شامل کرنے کی کوشش کی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اب اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور اس کی دی ہوئی توفیق سے "احبابِ مکتب تعلیم القرآن الکریم" نے اسلامیات کا نصاب "تربیتی نصاب" کے نام سے مرتب کیا جو مستند ہونے کے ساتھ ساتھ اسکول کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے،

۱ وفاقی وزارتِ تعلیم، حکومتِ پاکستان کے متعین کردہ خطوط.......

۲ رنگین تصاویر....... ۳ دل چسپ مشقوں.......

۴ مثبت انداز میں اختلافی مسائل سے صرفِ نظر کرتے ہوئے تیار کیا گیا ہے۔

۵ نیز بچوں کی نفسیات کے عین مطابق ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! ماہرینِ تعلیم سے اصلاح کرانے کے بعد "حصہ ہفتم" پیش خدمت ہے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں اسے شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔

از
(مفتی) محمد حنیف عبدالمجید
سرپرست اعلیٰ مکتب تعلیم القرآن الکریم

کتاب کا مکمل خاکہ

ایمانیات	عقائد	رسولوں پر ایمان ۔ منتخب اسمائے حسنٰی کی تشریح "اَلْمُتَکَبِّرُ، اَلْخَالِقُ، اَلْبَارِئُ، اَلْمُصَوِّرُ، اَلْحَکِیْمُ، اَلْغَفُوْرُ، اَلْوَدُوْدُ، اَللَّطِیْفُ، اَلْوَهَّابُ" تقدیر ۔ ولی اور کرامت ۔ قبلہ کی اہمیت وآداب ۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔
عبادات	حفظِ سورۃ و دیگر عبادات	سُوْرَۃُ الضُّحٰی، سُوْرَۃُ الزِّلْزَالِ، سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ، سُوْرَۃُ التِّیْنِ، اَخِیْر سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ۔ دعا کی فضیلت واہمیت ۔ زکوٰۃ ۔ کسبِ حلال ۔ اسلام میں عبادت کا تصور۔
احادیث	آٹھ احادیث ترجمہ کے ساتھ	۱ اعمال کی پابندی کا فائدہ ۲ عیادت کا اہم ادب ۳ خواہشات کو دین کے تابع کرنا ۴ غصے پر قابو پانا ۵ جوتے پہننے کا ادب ۶ مسلمانوں سے مصافحہ کرنے کا ثواب ۷ تلاوتِ قرآن کی برکت ۸ ذکر اللہ کی فضیلت۔
مسنون دعائیں	آٹھ دعائیں ترجمہ کے ساتھ	۱ آبِ زم زم پینے کی دعا ۲ تمام مسلمانوں کے لیے مغفرت کی دعا ۳ سخت خطرے کے وقت کی دعا ۴ فکر اور پریشانی کے وقت کی دعا ۵ جسمانی صحت اور عافیت کی دعا ۶ بیماریوں سے محفوظ رہنے کی دعا ۷ مہینے کا نیا چاند دیکھنے کی دعا ۸ سورج نکلنے کی دعا
سیرت	سیرت	فتح مکہ سے وصال تک ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مشاہیرِ اسلام۔
اخلاقیات	اخلاق وآداب	سخاوت کی فضیلت اور بخل کی مذمت ۔ آلودگی اور اسلامی تعلیمات مساوات ۔ حقوق العباد۔

فہرست مضامین

فہرست مضامین

مقدّمہ

بچوں کو مکمل اسلامی مزاج پر ڈھالنے کے لیے ضرورت اس بات کی تھی کہ ایک ایسا نصاب ترتیب دیا جائے جس کے ذریعے ان کی ایسی تعلیم وتربیت ہو کہ وہ کسی بھی شعبے میں جا کر مثالی کردار ادا کر سکیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اس مقصد کے حصول کے لیے پہلی جماعت سے لے کر آٹھویں جماعت تک کے لیے "تربیتی نصاب" برائے اسکول مرتب کیا گیا ہے۔

اسکولوں کے اساتذہ اور معلمات نصاب میں دیے گئے نظام کے تحت روزانہ بچے/بچیوں کی دینی واخلاقی تربیت اور مسائل کی تعلیم کے لیے محنت فرمائیں اور ہر فرض نماز کے بعد دعا مانگیں تو اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ اس سے بچے/بچیوں میں درج ذیل صفات پیدا ہوں گی۔

۱ دین کے ضروری مسائل اور بنیادی عقائد کا علم۔
۲ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت واتباع۔
۳ دین پر چلنے کا شوق۔
۴ خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھنے کا اہتمام۔
۵ ہر ہر موقع کی مسنون دعا مانگنے کا اہتمام۔
۶ دین پھیلانے کا جذبہ۔
۷ والدین اور اساتذہ کرام کا ادب۔
۸ بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر شفقت۔
۹ رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے حقوق کی ادائیگی۔
۱۰ چوبیس گھنٹے کی زندگی کے آداب پر عمل۔

تمام اسکولوں کے پرنسپل صاحبان اور اساتذہ کرام/معلمات سے گزارش ہے کہ اس نصاب کو اپنے اپنے اسکولوں میں رائج فرمائیں۔ اور "مکتب تعلیم القرآن الکریم" کے اساتذہ، معاونین اور جن حضرات نے اس کتاب کی تیاری میں حصہ لیا ان کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیے۔

احباب مکتب تعلیم القرآن الکریم

تربیتی نصاب کی خصوصیات

۱ یہ کل آٹھ سالہ نصاب ہے جو اسکولوں میں طلبا و طالبات کی دینی و اخلاقی تربیت کو مدِّنظر رکھ کر تیار کیا گیا ہے۔

۲ جس سال میں جو اسباق پڑھائے جائیں گے، ان کا خاکہ دیا گیا ہے۔

۳ ہر سبق کو پڑھانے کے لیے دنوں کو متعین کر دیا گیا ہے تاکہ اساتذہ/معلمات کو پڑھانے میں آسانی رہے۔

۴ ہر باب کے شروع میں اس کی مفہومی تعریف لکھی گئی ہے تاکہ ہر باب کا اچھی طرح تعارف ہو جائے۔

۵ بحمداللہ الفاظ، انداز اور مواد بچوں کی ذہنی سطح کے مطابق ہے۔

۶ ہر باب کو مختلف رنگ دیا گیا ہے اور ہر باب کا رنگ دوسرے باب سے مختلف ہے تاکہ ایک باب کو پڑھنے کے بعد دوسرا باب پڑھنے کے لیے کتاب میں تلاش کرنے میں آسانی ہو۔

۷ کتاب میں مختلف جاذبِ نظر رنگ، غیر جان دار کی پُرکشش تصاویر اور دل چسپ (Pupil Activities) دی گئی ہیں اور یہ اس انداز سے دی گئی ہیں کہ سبق کی مشق کلاس میں ہو جائے اور استاذ کا کام آسان ہو جائے۔

۸ سبق سے متعلق اہم اور اضافی معلومات کو ان مختلف عنوانات

کے تحت دیا گیا ہے تاکہ طلبا/طالبات کے ذہن میں یہ اہم معلومات نقش ہو جائیں۔

۹ عملی مشق کے ذریعہ اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ ہر بچہ/بچی اسکول میں روزانہ کوئی نہ کوئی عملی بات سیکھے جس سے اس کو دین سے محبت پیدا ہو اور والدین کو بھی ترغیب ملے۔

۱۰ نصاب کے آخر میں نماز کی ڈائری موجود ہے تاکہ طلبا و طالبات کی بچپن ہی سے نماز جیسی اہم عبادت کو ادا کرنے کی عادت بنے۔

۱۱ نصاب کے آخر میں (حصہ دوم سے) رمضان چارٹ بھی دیا گیا ہے تاکہ بچے/بچیاں ابتدا سے رمضان المبارک میں روزوں اور اعمال کا اہتمام کرنے والے بنیں۔

۱۲ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! نصاب کے آخر میں حوالہ جات بھی دیے گئے ہیں تاکہ بات مستند ہو۔

مجوّزہ نظام الاوقات

١. نصاب میں شامل چار ابواب کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ایک دن ایمانیات اور عبادات پڑھائیں اور دوسرے دن احادیث ومسنون دعائیں اور سیرت واخلاق وآداب پڑھائیں۔

٢. ابواب پڑھانے کے لیے اوقات مقرر ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:

ابواب	اوقات
ایک دن پڑھایا جائے	
ابواب	اوقات
ایمانیات	15 منٹ
عبادات	15 منٹ
دوسرے دن پڑھایا جائے	
ابواب	اوقات
احادیث ومسنون دعائیں	15 منٹ
سیرت واخلاق وآداب	15 منٹ

نوٹ: بقیہ وقت میں محترم اساتذہ/معلمات!

١. نماز کی ڈائری دیکھیں۔
٢. آج جو پڑھایا گیا ہے اس پر عمل کرنے کی ترغیبی بات کریں۔
٣. گزشتہ کل کی مختصر کارگزاری سنیں۔

ابواب پڑھانے کے لیے جو اوقات دیے گئے ہیں ان میں حسب ضرورت کمی وزیادتی کی گنجائش ہے۔

حمد باری تعالیٰ

خانۂ کعبہ میں حاضری

یارب تو اپنے فضل سے آنا قبول کر
تیرے سوا نہیں ہے سہارا قبول کر

زم زم ہے رشکِ کوثر و تسنیم و سلسبیل
زم زم سے دل کی آگ بجھانا قبول کر

ہو رحم مجھ پہ تیرا تو آؤں گا بار بار
اب بھی بلایا تو نے کریما قبول کر

سوغاتِ فقر دور سے لایا ہوں میں یہاں
واللہ تجھ کو فقر ہے پیارا قبول کر

بوجھل ہوں یا کریم گناہوں کے بوجھ سے
خواہش ہے مغفرت، یہ تمنا قبول کر

آنسو بہا رہا ہوں تیرے گھر کے سامنے
پلکوں پہ آنسوؤں کا سجانا قبول کر

نہیں دو جہاں میں مثالِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
زمانے میں اعلیٰ خصالِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

عرب میں عجم میں بجا ان کا ڈنکا
چمکتا ہے ہر سو کمالِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

مسلمان سب جھوم کر پڑھ رہے ہیں
یہ صلی علیہ و آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

لبوں پر ہے صلِّ علیٰ کا ترانہ
تصور میں عکسِ جمالِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

زمیں بوس کسریٰ کا ایوانِ شوکت
جہاں پر ہے حاوی جلالِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

کوئی رو رہا تھا کوئی دم بخود تھا
بڑا حادثہ تھا وصالِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
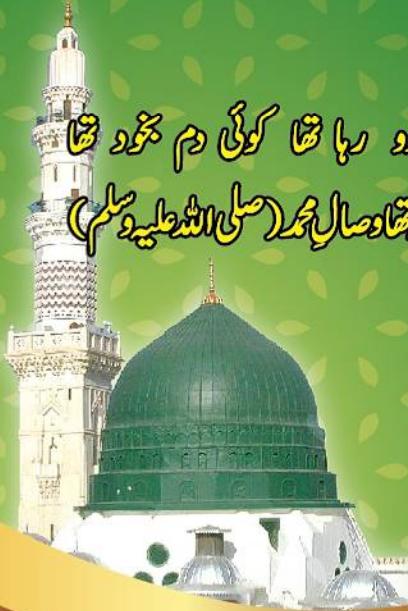
باب اول: ایمانیات

ایمانیات: ہر مسلمان کے لیے جن باتوں پر دل سے یقین رکھنا ضروری ہے ان کو ''ایمانیات'' کہتے ہیں۔

سبق: ۱ رسولوں پر ایمان

☆ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بڑی صلاحیتوں سے نوازا ہے، ان ہی صلاحیتوں میں سے ایک غور وفکر و تدبر بھی ہے۔ انسان اپنی صلاحیتوں سے کام لے کر بڑی بڑی اور عظیم الشان ایجادات کر لیتا ہے۔ انسان نے ہوائی جہاز بنائے جن کے ذریعے مہینوں اور سالوں کا سفر گھنٹوں میں کر لیتا ہے۔ انسان نے خلائی جہاز بنائے جن کے ذریعے وہ چاند تک پہنچ گیا اور اب مریخ اور دوسرے سیارے اس کی زد میں ہیں۔ آبدوزیں بنا کر انسان سمندر کی تہہ میں جا پہنچا۔

☆ مگر ان سب کے باوجود اور عقل رکھنے کے باوجود انسان یہ نہیں جانتا کہ اس کی زندگی کی حقیقت کیا ہے، اسے کس نے پیدا کیا ہے؟ وہ کہاں سے آیا ہے اور موت کے بعد اسے کہاں جانا ہے؟ اس کی زندگی کا اصل مقصد کیا ہے؟

☆ ان سوالوں کا جواب حاصل کرنے کا اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں کہ خالقِ کائنات خود ان کی رہنمائی کرے۔ اس مقصد کے لیے اللہ تعالیٰ نے نبی اور رسول انسانوں کی طرف بھیجے جنھوں نے انسانوں کو ان کی زندگی کا مقصد سمجھایا۔

☆ یہ تمام نبی اور رسول نہایت سچے دیانت دار اور باکردار انسان تھے، جو کبھی غلط بیانی نہیں کرتے تھے۔ ان کا اخلاق و کردار ایسا ہوتا تھا کہ لوگ ان کی بات کو سچا تسلیم کر لیتے تھے۔

☆ **رسولوں پر ایمان:** رسول کے لغوی معنیٰ "پیغام پہنچانے والا" کے ہیں اور رسالت کا مطلب ہے "پیغام پہنچانا" یعنی رسول اس برگزیدہ ہستی کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا پیغام اس کے بندوں تک بالکل صحیح صحیح پہنچاتا ہے اور اپنی طرف سے اس میں کوئی کمی اور زیادتی نہیں کرتا۔

☆ ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ تمام نبیوں اور رسولوں پر ایمان لائے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں اور رسولوں کو اس دنیا میں بھیجا۔ سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

دل میں بٹھالینے کی بات

"ایمان کا مزہ اس نے چکھا جو اللہ تعالیٰ کو رب، اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول ماننے پر راضی ہوجائے۔" (۲)

اطاعتِ رسول:

قرآنِ کریم میں جگہ جگہ اہل ایمان کو مخاطب کرکے فرمایا گیا ہے:

"اَطِیۡعُوۡا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوۡا الرَّسُوۡلَ" (۱)

ترجمہ: "اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔"

☆ اس آیت سے پتا چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ ساتھ اہل ایمان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت بھی فرض ہے۔ ہر مسلمان کے لیے دنیا اور آخرت کی کامیابی حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی اطاعت ضروری ہے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت بھی ضروری ہے۔

رسالت کی ضرورت اور اہمیت:

☆ قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ آخری کتاب ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم اس امت کو براہ راست نہیں دیا کہ خود ہی پڑھ کر سمجھ لیں، بل کہ قرآنِ کریم کے نزول سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے سب سے برگزیدہ اور آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں بھیجا اور قرآنِ کریم ان پر نازل کیا تا کہ یہ امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان اور تشریح کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سمجھے۔

☆ یہی وجہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب قرآنِ کریم محفوظ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہوا ہے۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات وتعلیمات اور اسوۂ حسنہ بھی محفوظ ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک محفوظ رہے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چوں کہ آخری نبی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب قیامت تک کوئی نبی آنے والا نہیں ہے اور قیامت تک آنے والے آخری انسان کے لیے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نبی اور رسول ہیں۔ ہر زمانے کے انسان آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی تعلیمات کے ذریعے سیدھے راستے کی طرف رہنمائی حاصل کریں گے۔

رسالت پر ایمان کے تقاضے:

☆ جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کی پیروی کرنا بھی ضروری ہے۔ اس بارے میں قرآن کریم نے بڑی وضاحت سے ہمیں یہ بات سمجھائی ہے:

١ ترجمہ: "اے پیغمبر قسم تیرے پروردگار کی یہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ حَکَم بنائیں تجھے اپنے نزاعی معاملات میں پھر کوئی تنگی اور ناگواری نہ پائیں اپنے دلوں میں تیرے فیصلے سے اور تسلیم کرلیں اس کو پوری طرح مان کر۔" (٣)

٢ ترجمہ: "جو تم کو رسول دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔" (٤)

٣ ایک مومن کا اپنے اوپر جتنا حق ہے اس سے زیادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اس پر حق ہے۔
ترجمہ: "نبی زیادہ حق دار ہے مومنوں کا ان کی جانوں سے۔" (٥)

٤ ترجمہ: "جو لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ہیں وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کریں اور اس نور کی پیروی کریں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اتارا گیا ہے وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔" (٦)

٥ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:
ترجمہ: "تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا، جب تک اس کی خواہشات میری لائی ہوئی ہدایات کے تابع نہ ہوجائیں۔" (٧)

☆ ایمان والوں کو اپنی تمام قابلِ محبت چیزوں جان، مال اور اولاد وغیرہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دینِ اسلام سے محبت ہونی چاہیے۔ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل نہیں ہوسکتی اور ایمان بھی کامل نہیں ہوسکتا۔ (٨)

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل اشاروں کی مدد سے پہچان کر لکھیں۔

اشارے	نام
(الف) پیغام پہنچانے والا	
(ب) پیغام پہنچانا	
(ج) سب سے پہلے نبی	
(د) سب سے آخری نبی	
(ھ) اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب	
(و) اس کو اللہ تعالیٰ نے بڑی صلاحیتوں سے نوازا ہے	
(ز) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنے والا	
(ح) اس کے ذریعے مہینوں اور سالوں کا سفر گھنٹوں میں طے ہوتا ہے	
(ط) انسان اس کے ذریعے سمندر کی تہہ میں پہنچ جاتا ہے	
(ی) نہایت سچے اور دیانت دار انسان	
(ک) اس کے آنے سے دنیا ختم ہو جائے گی	
(ل) ان کا حق مومن پر اس کی جان سے بھی زیادہ ہے	
(م) ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کو بھیجنے والا	
(ن) ایمان والوں کو سب سے زیادہ محبت ان سے ہونی چاہیے	

سوال:۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) انسان کواللہ تعالیٰ نے کن صلاحیتوں سے نوازا ہے؟ اور وہ ان سے کیا فائدہ اٹھاتا ہے؟

(ب) انسان اپنی زندگی کا مقصد کس طرح جان سکتا ہے؟

(ج) قیامت تک کیا چیزیں محفوظ ہیں؟

(د) حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے ساتھ اور کیا چیزیں ضروری ہیں؟

سوال:۳ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ تمام نبیوں اور ________ پر ایمان لائے۔

(ب) اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی ________ کرو۔

(ج) اللہ تعالیٰ نے انسان کو بڑی ________ سے نوازا ہے۔

(د) تمام نبی اور رسول نہایت سچے ________ اور با کردار انسان تھے جو کبھی ________ نہیں کرتے تھے۔

(ھ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ________ تک اب کوئی نبی آنے والا نہیں ہے۔

(و) جو تم کو رسول دیں وہ ________ اور جس سے منع کریں اس سے ________ جاؤ۔

سوال:۴ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) رسول اور رسالت کے کیا معنیٰ ہیں؟

(ب) قرآنِ کریم میں جگہ جگہ اہلِ ایمان کو مخاطب کر کے کیا کہا گیا ہے؟

(ج) ہر مسلمان کے لیے دنیا اور آخرت کی کامیابی حاصل کرنے کے لیے کیا ضروری ہے؟

(د) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مومن پر کتنا حق ہے؟

(ھ) مومن ہونے کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ارشاد ہے؟

سبق:۱	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق: ۲ اسمائے حسنیٰ

تعریف: اَلْمُتَكَبِّرُ جَلَّ جَلَالُهٗ وہ ذات ہے جو بڑائی وعظمت والی ہے، صرف اللہ رب العزت ''اَلْمُتَكَبِّرُ'' ہے کیونکہ وہ ہر چیز کا رب ہے، تمام مخلوق کا پالنے والا ہے، اس کے سوا کوئی رب نہیں۔

☆ یہ مبارک نام قرآن کریم میں ایک مرتبہ آیا ہے۔

☆ اَلْمُتَكَبِّرُ کے معنیٰ ہیں اپنی بڑائی اور برتری کا احساس رکھنے والا، یہ احساس اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے اندر ہو تو سراسر باطل، عیب اور گناہ ہے۔ کیوں کہ حقیقت میں بڑائی صرف اللہ تعالیٰ کو سزاوار ہے اور دوسروں میں بڑائی حاصل نہ ہونے کے باوجود بڑائی کا دعویٰ جھوٹ وفریب ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات ہے جو حقیقت میں سب سے بڑی اور بے نیاز ہے۔

☆ لہٰذا ہمیں چاہیے ہم اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہیں، اس کے انعامات اور احسانات کی قدر کریں۔ اسی کے احکامات پر چلیں اور باقی سب کو چھوڑ کر صرف اسی کی خوشنودی کی فکر رکھیں، اور اس کی بزرگی اور عظمت کے سامنے ہمیشہ اپنا سر جھکائے رکھیں۔

☆ ہمیں ایک دعا سکھائی گئی ہے جس کو مانگ کر ہم اپنے اندر تواضع پیدا کر سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی دل میں بٹھا سکتے ہیں، اس کے لیے اس دعا کو مانگنا اپنا معمول بنا لیں۔

"اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ فِیْ عَیْنِیْ صَغِیْرًا وَفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ کَبِیْرًا" (۹)

ترجمہ: "اے اللہ! مجھے میری نظروں میں چھوٹا بنایئے اور لوگوں کی نظروں میں مجھے بڑا رکھیے۔"

اَلْخَالِقُ جَلَّ جَلَالُہٗ

پیدا کرنے والا

تعریف: "اَلْخَالِقُ جَلَّ جَلَالُہٗ" وہ ذات ہے کہ جب کسی کا وجود نہ ہو اور پھر وہ ذات اس کو وجود بخشے اور اسے کسی نمونے کے بغیر پیدا کرنے والی ہو۔

☆ اللہ تعالیٰ کا یہ مبارک نام قرآن کریم میں گیارہ مرتبہ آیا ہے۔

☆ دنیا کی کوئی چیز بھی خود بخود نہیں بنتی بلکہ اس کا بنانے والا کوئی نہ کوئی ضرور ہوتا ہے۔ مثلاً آپ کا گھر کسی معمار نے تعمیر کیا ہوگا، کرسیاں اور فرنیچر کسی بڑھئی نے بنائے ہوں گے، گھر میں استعمال ہونے والے بجلی کے آلات بلب، پنکھے وغیرہ بھی کارخانوں میں کاریگروں نے بنائے ہوں گے۔ بالکل اسی طرح یہ زمین، آسمان، چاند، ستارے، انسان حیوان، چرند پرند، دریا اور پہاڑ وغیرہ سب کے سب بھی تو خود بخود وجود میں نہیں آسکتے یقیناً کوئی نہ کوئی ان کا بھی پیدا کرنے والا ہے، بے شک! ان سب کا پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

☆ یہ ساری چیزیں "اَلْخَالِقُ جَلَّ جَلَالُہٗ" نے اپنی قدرت سے پیدا کی ہیں، ان چیزوں کو پیدا کرنے کی طاقت کسی اور میں ہرگز نہیں ہے سارے انسان مل کر ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے، ایک مکھی تو کیا اس کا پر بھی نہیں بنا سکتے۔

☆ اَلْخَالِقُ جَلَّ جَلَالُہٗ نے ساری مخلوقات کو انسان کی خدمت کے لیے پیدا کیا ہے اس لیے ہمیں اللہ تعالیٰ کا

ہمیشہ شکر ادا کرنا چاہیے اور ہر وقت اس بات کی کوشش کرنی چاہیے کہ ہمارا خالق ہم سے راضی رہے۔

اَلْبَارِئُ جَلَّ جَلَالُهٗ
ٹھیک ٹھیک بنانے والا

تعریف: ''اَلْبَارِئُ جَلَّ جَلَالُهٗ'' کا معنیٰ ہے ٹھیک ٹھیک بنانے والا، اس کا مطلب ہے وہ ذات جس نے مخلوق کو ٹھیک ٹھیک پیدا کیا۔

☆ اللہ تعالیٰ کا یہ مبارک نام قرآن کریم میں تین مرتبہ آیا ہے۔

آپ دیکھیں کہ اَلْبَارِئُ جَلَّ جَلَالُهٗ کس طرح ایک ہی زمین سے مختلف ذائقوں مختلف خوشبوؤں اور رنگوں والے پھلوں کو پیدا کیا کرتا ہے آم، انگور، موسمبی، کینو، انار وغیرہ وغیرہ سب کے رنگ، خوشبو اور ذائقہ الگ الگ ہے۔

☆ اَلْبَارِئُ جَلَّ جَلَالُهٗ نے ہماری آنکھوں میں روشنی رکھی، کانوں کو سننے کی طاقت دی، زبان کو بولنے کی مہارت عطا فرمائی، ناک کو سونگھنے کی صلاحیت بخشی۔ بہت سارے ایسے انسان ہیں جو ان نعمتوں سے محروم ہیں،، بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کے پاس زبان ہے مگر بول نہیں سکتے۔ آنکھیں تو ہیں مگر وہ دیکھ نہیں سکتے اور کان ہیں مگر وہ سن نہیں سکتے۔

☆ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اَلْبَارِئُ جَلَّ جَلَالُهٗ کے احسانات کو یاد رکھیں اور اس کے احکامات کو صحیح طریقے سے ادا کریں نمازیں اپنے وقت پر پڑھیں اور اپنے جسم کے اعضاء و جوارح کو نیک کاموں میں لگائیں۔

دل میں بٹھالینے کی بات

بے شک اللہ تعالیٰ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو اس کی عظمت کا علم رکھتے ہیں۔(۱۰)

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) اَلْمُتَکَبِّرُ جَلَّ جَلَالُہٗ کے کیا معنٰی ہیں؟

(ب) اپنے اندر تواضع پیدا کرنے کے لیے جو دعا مانگنی چاہیے اسے ترجمہ سمیت لکھیں۔

(ج) اَلْخَالِقُ جَلَّ جَلَالُہٗ کے کیا معنٰی ہیں؟

(د) اَلْبَارِئُ جَلَّ جَلَالُہٗ نے جن چیزوں کو ٹھیک ٹھیک بنایا ہے ان میں سے چند کی مثالیں دیں۔

سوال:۲ جملوں کے آگے اسمائے حسنیٰ لکھیں:

نمبر شمار	جملے	اسمائے حسنیٰ
۱	بڑائی اور عظمت والا	
۲	کسی نمونہ کے بغیر پیدا کرنے والا	
۳	اپنی بڑائی اور برتری کا احساس رکھنے والا	
۴	ٹھیک ٹھیک بنانے والا	

سوال:۳ خالی جگہ پر کریں۔

(الف) بڑائی صرف ____________ کو سزاوار ہے۔

(ب) صرف اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات ہے جو حقیقت میں سب سے ____________ اور ____________ ہے۔

(ج) سارے انسان مل کر ایک ____________ بھی نہیں بنا سکتے۔

(د) الباری جل جلالہ نے ہماری ____________ میں روشنی رکھی۔

سوال:۴ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) صرف اللہ تعالیٰ کیوں " اَلْمُتَكَبِّرُ جَلَّ جَلَالُهُ " ہے؟

(ب) سارے انسان مل کر کون سی چھوٹی سی چیز بھی نہیں بنا سکتے؟

(ج) ہمیں کس کے احسانات یاد رکھنے چاہییں؟

سوال:۵ خالی خانے بھریں۔

(الف) حقیقت میں بڑائی صرف اللہ تعالیٰ کو سزاوار ہے ______

(ب) ______ اس کے انعامات اور احسانات کی قدر کریں۔

(ج) دنیا کی کوئی چیز بھی خود بخود نہیں بن سکتی ______

(د) ______ انسان کی خدمت کے لیے پیدا کیا ہے۔

(ھ) اَلْبَارِئُ جَلَّ جَلَالُهُ نے ہماری آنکھوں میں روشنی رکھی کانوں کو سننے کی طاقت دی، زبان ______ ______

(و) لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اَلْبَارِئُ جَلَّ جَلَالُهُ کے ______ اور اس کے احکامات کو ______ سے ادا کریں، نمازیں اپنے وقت پر پڑھیں اور اپنے جسم کے ______ کو نیک کاموں میں لگائیں۔

سبق:۲	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق: ۳ اسمائے حسنیٰ

تعریف: اَلْمُصَوِّرُ جَلَّ جَلَالُہٗ وہ ذات ہے جس نے اپنی مخلوق کو مختلف صورتوں پر پیدا کیا تاکہ وہ اس کے ذریعے سے ایک دوسرے کو پہچان سکیں۔

☆ اللہ تعالیٰ نے سارے انسانوں کو مختلف شکلیں صورتیں اور آوازیں عطا فرمائی ہیں، اگر دنیا کے سارے انسان ایک جیسی شکل کے ہوتے تو ایک دوسرے کو پہچاننا مشکل ہو جاتا۔

☆ ہر انسان کے چہرے پر دو آنکھیں، ایک ناک، دو ہونٹ اور دو کان ہوتے ہیں، اتنی ساری چیزیں مشترک ہونے کے باوجود ہم کتنی آسانی سے ایک دوسرے کو پہچان لیتے ہیں۔ ہمارے جسم میں کتنی چیزیں ایسی ہیں جو ایک جیسی دکھائی دینے کے باجود کتنی مختلف ہوتی ہیں مثلاً آپ نے انگلیوں کے نشانات کو تو دیکھا ہی ہوگا، کسی بھی شخص کے انگلیوں کے نشانات دوسرے شخص کی انگلیوں کے نشانات سے نہیں ملتے۔

☆ سرسبز شاداب قدرتی مناظر، آسمان سے باتیں کرتے پہاڑ، خوبصورت جھیلیں، رنگ برنگے پھول، خوبصورت پتھر، تتلیوں کے پروں پر دل فریب اور عجیب و غریب نقش و نگار بنانے والا وہی اَلْمُصَوِّرُ جَلَّ جَلَالُہٗ ہے۔

☆ صرف اللہ تعالیٰ ہی حقیقی "اَلْمُصَوِّرُ جَلَّ جَلَالُہٗ" ہے۔ اور اسی اَلْمُصَوِّرُ جَلَّ جَلَالُہٗ نے تمام انسانوں کو بنایا ہے لہٰذا ہمیں چاہیے کہ کسی بھی انسان کی شکل وصورت، رنگت اور قد کا مذاق نہ اڑائیں کیوں کہ اسے "اَلْمُصَوِّر جَلَّ جَلَالُہٗ" نے بنایا ہے۔

اَلْحَکِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ
بڑی حکمتوں والا

تعریف: "اَلْحَکِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ" وہ ذات ہے جس کی تدبیریں مضبوط ہیں اور ان میں کوئی خلل اور رکاوٹ نہیں آتی۔ اَلْحَکِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ ہر چیز کو اپنی صحیح جگہ پر حکمت کے ساتھ اور انصاف کے ساتھ رکھتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کا یہ مبارک نام قرآن کریم میں ۹۶ مرتبہ آیا ہے۔

☆ اگر ہم اپنے جسم پر ہی غور کر لیں تو پتا چلے گا کہ اَلْحَکِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ نے کس طرح ہمارے جسم میں مختلف نظام ایک ساتھ چلا رکھے ہیں مثلاً: سانس لینا، کھانا پینا، سونا جاگنا، پیدل چلنا، بات کرنا اور سننا وغیرہ۔

☆ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں کوئی چیز بھی بے کار پیدا نہیں فرمائی اور ہر چیز کا کوئی نہ کوئی فائدہ ضرور ہے۔ اب ہمیں اس چیز کا فائدہ معلوم نہ ہو تو ہم اسے بے کار کہہ دیتے ہیں مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا۔

عمل کرنے کی بات

"اور اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہی نہیں ہے کہ لوگ استغفار کرنے والے ہوں اور پھر ان کو عذاب دیں۔" (۱۱)

☆ اسی طرح کبھی انسان اَلْحَکِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ سے وہ چیز مانگتا ہے جو اس کے لیے نقصان دہ ہوتی ہے اس لیے وہ عطا نہیں فرماتا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ان کے والدین اور ان کے رشتے داروں سے بھی

زیادہ مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ لہٰذا اگر کسی کو اس کی مانگی ہوئی چیز نہ ملے تو اسے یہ سوچنا چاہیے کہ اس میں ہی اس کی بھلائی ہوگی۔

☆ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا تعلق **اَلْحَکِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ** سے قائم ہو جائے تو ہمیں علم حاصل کرنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں غور و فکر کرنا چاہیے۔

اَلْغَفُوْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ

بہت زیادہ گناہ بخشنے والا

تعریف: **اَلْغَفُوْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ** وہ ہے جو بہت زیادہ بخشنے والا ہے، اپنے گناہ گار بندوں کی بہت زیادہ پردہ پوشی فرماتا ہے اور اس کی معافی اس کی پکڑ سے بھی زیادہ ہے۔ وہ بندے کے گناہوں سے درگزر فرما کر اس عذاب سے بچا لیتا ہے جس کا وہ مستحق ہو چکا تھا۔

اللہ تعالیٰ کا یہ مبارک نام قرآن کریم میں ۱۹ مرتبہ آیا ہے۔

☆ ہم روزانہ کتنی غلطیاں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ہماری غلطیاں اور گناہ دوسروں کو نہیں بتاتے بل کہ ان کو چھپا لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے دوستوں کے عیبوں کو تلاش نہ کریں، ان کی خوبیوں کو دیکھیں اور برائیوں سے چشم پوشی کریں۔

☆ ہاں اگر ہم سے کوئی گناہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لینی چاہیے اور استغفار کرنا چاہیے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص استغفار میں لگا رہے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر دشواری سے نکلنے کے راستے پیدا فرمائیں گے اور ہر تنگی میں کشادگی عطا فرمائیں گے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیں گے جہاں سے اس کو گمان بھی نہ ہوگا۔" [۱۲]

☆ استغفار کے یہ مختصر الفاظ یاد کرلیں، اپنے بہن بھائیوں کو بھی سکھائیں اور روزانہ ۱۰۰ مرتبہ پڑھیں:

"اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ"

☆ اس کے علاوہ صرف اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ بھی پڑھ سکتے ہیں، بچیاں بھی امی ابو اور بہنوں کے ساتھ روزانہ وقت نکال کر پابندی سے پڑھیں۔

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) اَلْمُصَوِّرُ جَلَّ جَلَالُہٗ کی تعریف لکھیں۔

(ب) اَلْحَکِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ کون ہے؟

(ج) اَلْغَفُوْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ کون ہے؟

(د) اگر ہم سے کوئی گناہ ہوجائے تو کیا کرنا چاہیے؟

سوال:۲ خالی جگہ پر کریں۔

(الف) اللہ تعالیٰ نے سارے انسانوں کو مختلف شکلیں ________ اور ________ عطا فرمائی ہیں۔

(ب) اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں کوئی چیز بھی ________ پیدا نہیں فرمائی۔

(ج) ________ جَلَّ جَلَالُہٗ وہ ہے جو بہت زیادہ بخشنے والا ہے۔

(د) اللہ تعالیٰ ہماری ________ اور گناہ ________ کو نہیں بتاتے۔

(ھ) جو شخص استغفار میں لگا رہے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر ________ سے نکلنے کے راستے پیدا فرمائیں گے۔

(و) ہم روزانہ کتنی ________ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی ________ کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ہماری ________ اور گناہ دوسروں کو نہیں بتاتے بل کہ ان کو ________ لیتے ہیں۔

سوال:۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) اگر ساری دنیا کے انسان ایک جیسی شکل کے ہوتے تو کیا ہوتا؟

(ب) اگر ہمیں مانگی ہوئی چیز نہ ملے تو کیا سوچنا چاہیے؟

(ج) اَلْغَفُوْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ بندہ کے گناہوں سے درگزر فرما کر کیا کرتا ہے؟

(د) جو استغفار میں لگا رہے گا اسے کہاں سے رزق ملے گا؟

سوال:۴ ہر لائن میں ایک یا دو الفاظ غلط ہیں۔ آپ غلط لفظ کے گرد دائرہ بنائیں اور صحیح لفظ دی گئی خالی جگہ میں لکھیں۔

(الف) اَلْمُصَوِّرُ جَلَّ جَلَالُہٗ وہ ذات ہے جس نے اپنی مخلوق کو ایک جیسی ____________ صورتوں پر پیدا کیا تا کہ وہ اس کے ذریعے سے ایک دوسرے کو پہچان سکیں۔

(ب) اب ہمیں اس چیز کا نقصان ____________ معلوم نہ ہو تو ہم اسے بے کار کہہ دیتے ہیں مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا۔

(ج) لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے دوستوں کے عیبوں کو چھپایا ____________ نہ کریں۔ ان کی خوبیوں کو دیکھیں اور برائیوں سے چشم پوشی کریں۔

(د) لہٰذا اگر کسی کو اس کی مانگی ہوئی چیز نہ ملے تو اسے یہ بھولنا ____________ چاہیے کہ اسی میں ہی اس کی بھلائی ہوگی۔

(ھ) اگر دنیا کے سارے انسان ایک جیسی شکل کے ہوتے تو ایک دوسرے کو پہچاننا آسان ____________ ہو جاتا۔

سبق:۳	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق: ۴ اسمائے حسنیٰ

اَلْوَدُوْدُ جَلَّ جَلَالُہٗ وہ ذات ہے جو اپنے بندوں سے محبت کرتا ہے اور اس کے بندے بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ اس کی بخشش اور محبت کی کوئی حد نہیں، وہ اپنے فرماں بردار بندوں کی خطائیں معاف کرتا ہے، ان کے عیب چھپاتا ہے اور انھیں طرح طرح کے لطف و کرم اور عنایات اور رحمتوں سے نوازتا ہے۔

☆ قرآن کریم میں یہ اسم مبارک دو جگہ آیا ہے۔

☆ اَلْوَدُوْدُ جَلَّ جَلَالُہٗ وہ ذات ہے جس کے اپنے بندوں پر بے حد و حساب انعامات ہیں، اور انعامات کی کثرت کی وجہ سے اس سے محبت کرنی چاہیے۔ اس نے ہم پر اتنے احسانات فرمائے ہیں کہ اس کے شکر میں ہمیں اس سے محبت کرنی چاہیے اس کی عبادت کرنی چاہیے اور اس کی تعریف کرنی چاہیے۔

☆ ہمیں چاہیے کہ قرآن پاک میں غور و فکر کریں تا کہ ہمیں پتا چلے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے اس طرح ہمیں اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہوگی۔ ہم اللہ تعالیٰ کے انعامات کو سوچیں اور ان پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں، اس طرح بھی ہمیں اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہوگی۔

☆ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچیں، چھوٹے بڑے گناہوں سے بچیں۔ اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لیے یہ دعا مانگتے رہیں:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنۡ یُّحِبُّكَ وَالۡعَمَلَ الَّذِیۡ یُبَلِّغُنِیۡ اِلٰی حُبِّكَ" (۱۳)

ترجمہ: "الٰہی میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اس کی محبت جو تجھ سے محبت رکھتا ہو اور وہ کام جو مجھ کو تیری محبت نصیب کرے۔"

اس کے ساتھ ساتھ ہم سب سے محبت کریں، سب کا بھلا چاہیں امی، ابو، بھائی، بہنوں سے محبت کریں، تمام مسلمانوں سے محبت کریں، سارے انسانوں سے محبت کریں۔

اَللَّطِیۡفُ جَلَّ جَلَالُهٗ
باریک بین
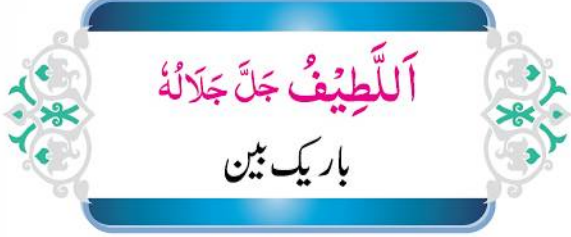
اَللَّطِیۡفُ جَلَّ جَلَالُهٗ وہ ذات ہے جو اپنے بندوں کے ساتھ ایسی مہربانیاں کرتا ہے کہ وہ بندے خود بھی نہیں جانتے۔

☆ یہ اسم مبارک قرآن کریم میں سات مرتبہ آیا ہے۔

☆ وہ اَللَّطِیۡفُ جَلَّ جَلَالُهٗ کہاں کہاں سے پانی، پھل، دودھ غذائیں ہمیں فراہم کرتا ہے جن کے بارے میں ہمیں علم بھی نہیں ہوتا۔ صرف ایک روٹی ہی کو دیکھیں، یہ ہم تک کتنی محنتوں کے بعد پہنچتی ہے۔ کسی نے زمین میں ہل چلایا، کسی نے بیج بویا، کسی نے فصل کو پانی دیا تو کسی نے اسے کاٹا، کسی نے اسے پیسا، پھر بوریوں میں بھرا، کوئی اسے گاؤں سے شہر لایا۔ ابو جان دکان سے آٹا خرید کر لائے امی جان نے اسے گوندھا پکایا اور پھر ہمیں کھانے کے لیے دیا۔

☆ یہ سب اَللَّطِیۡفُ جَلَّ جَلَالُهٗ کی مہربانی ہے جو ہمارا خیال رکھتا ہے، ہمیں مختلف طریقوں سے رزق عطا فرماتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے رزق کی قدر کریں اسے ضائع نہ کریں۔ اسی

اَللَّطِیْفُ جَلَّ جَلَالُہٗ سے آسانیاں بھی مانگتے رہیں۔

☆ جب امتحان کا موقع آئے یا کوئی مشکل مضمون لگے تو امتحان کی تیاری سے پہلے یہ دعا مانگ لیا کریں تو آپ کے کاموں میں آسانی ہو جائے گی:

📖 ''اَللّٰهُمَّ الْطُفْ بِيْ فِيْ تَيْسِيْرِ كُلِّ عَسِيْرٍ فَاِنَّ تَيْسِيْرَ كُلِّ عَسِيْرٍ عَلَيْكَ يَسِيْرٌ وَاَسْئَلُكَ الْيُسْرَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ''(۱۴)

ترجمہ: ''اے اللہ! ہر مشکل کو آسان فرمانے میں مجھ پر مہربانی فرما، بے شک ہر مشکل کام کو آسان کرنا آپ کے لیے بالکل آسان ہے اور میں آپ سے آسانی اور سہولت کا سوال کرتا ہوں اور دنیا و آخرت میں عافیت اور صحت کا سوال کرتا ہوں۔''

☆ اس مبارک نام سے جو سبق ہمیں لینا چاہیے وہ یہ ہے کہ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ مہربانی اور نرمی کا سلوک کرنا چاہیے۔ ہمیں یہ بھی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں کو یاد رکھیں اور اس کی نعمتوں کی قدر کریں۔

اَلْوَهَّابُ جَلَّ جَلَالُہٗ
سب کچھ عطا کرنے والا

📖 اَلْوَهَّابُ جَلَّ جَلَالُہٗ وہ ذات ہے جس کے اپنے بندوں پر طرح طرح کے بے شمار انعامات ہیں اور اتنے

زیادہ ہیں کہ ان کا سلسلہ چلتا ہی رہتا ہے کبھی ختم نہیں ہوتا۔ یہ اسم مبارک قرآن کریم میں تین مرتبہ آیا ہے۔

☆ **اَلْوَهَّابُ جَلَّ جَلَالُهٗ** اسے کہتے ہیں جو سب کچھ عطا کرتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"تم پر جو بھی نعمت ہوتی ہے وہ اللہ رب العزت کی جانب سے ہوتی ہے۔" (۱۵)

☆ ہمارے پاس جتنی بھی نعمتیں ہیں وہ سب کی سب صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی ہیں۔ بہت ساری نعمتیں ایسی ہیں کہ ہمیں ان کے نعمت ہونے کے احساس بھی نہیں ہوتا، ہاں اگر وہ چھن جائے یا گم ہو جائے تو پھر اس کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ مثلاً اگر ہمارا قلم گم ہو جائے تو ہم پریشان ہوتے ہیں اور اسے ڈھونڈتے ہیں کہ ہمارا قلم کہاں گم ہو گیا۔

☆ اس سے پتا چلا کہ کسی چیز کا گم نہ ہونا بھی ایک نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہمیشہ سیدھے راستے پر چلائے اور ہمیں نیکیاں کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے یہ بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ سیدھا راستہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ ہے جو جنت کی طرف جاتا ہے۔

☆ ہمیشہ سیدھے راستے پر چلنے کے لیے ایک دعا لکھی جارہی ہے، تمام بچے اور بچیاں اس دعا کو خود بھی یاد کر لیں اور اپنے امی، ابو اور بہن بھائیوں کو بھی یاد کروائیں:

📖 **"رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔"** (۱۶)

ترجمہ: "اے ہمارے رب! تو نے ہمیں جو ہدایت عطا فرمائی ہے، اس کے بعد ہمارے دلوں میں ٹیڑھ پیدا نہ ہونے دے اور خاص اپنے پاس سے ہمیں رحمت عطا فرما۔ بے شک تیری اور صرف تیری ذات وہ ہے جو بے انتہا بخشش کی خوگر ہے۔"

☆ اس مبارک نام سے ہمیں یہ سبق ملا کہ ہمیں ہر نعمت صرف اللہ جل جلالہ نے عطا فرمائی ہے، لہٰذا ہمیں جو بھی مانگنا ہو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ سے مانگیں۔

"یقین مانو کہ میرا رب بڑی مہربانی والا اور بہت محبت کرنے والا ہے۔" (۱۷)

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) اَلْوَدُوْدُ جَلَّ جَلَالُہٗ کون ہے؟

(ب) ہم تک روٹی کس طرح پہنچتی ہے؟

(ج) اَللَّطِیْفُ جَلَّ جَلَالُہٗ کون ہے؟

(د) کاموں میں آسانی کے لیے جو دعا مانگنی چاہیے وہ ترجمہ سمیت اپنی کاپی میں لکھیں۔

(ھ) نعمتوں کا احساس کب ہوتا ہے؟

(و) اَلْوَهَّابُ جَلَّ جَلَالُہٗ کون ہے؟

سوال:۲ خالی جگہ پر کریں۔

(الف) وہ اپنے ____________ بندوں کی خطائیں معاف کرتا ہے۔

(ب) اَلْوَدُوْدُ جَلَّ جَلَالُہٗ وہ ذات ہے جس کے اپنے بندوں پر ____________ انعامات ہیں۔

(ج) اَللَّطِیْفُ جَلَّ جَلَالُہٗ وہ ذات ہے جو اپنے ____________ کے ساتھ ایسی ____________ کرتا ہے کہ وہ بندے خود بھی نہیں جانتے۔

(د) ____________ اسے کہتے ہیں جو سب کچھ عطا کرتا ہے۔

(ھ) سیدھا راستہ اللہ تعالیٰ اور اس کے ____________ کا راستہ ہے جو ____________ کی طرف جاتا ہے۔

(و) تم پر جو بھی ____________ ہوتی ہے وہ اللہ رب العزت کی جانب سے ہوتی ہے۔

سوال: ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) ہمیں قرآن کریم میں غور وفکر کیوں کرنا چاہیے؟

(ب) ہمیں اللہ تعالیٰ کے مبارک نام اَللَّطِیۡفُ جَلَّ جَلَالُہٗ سے کیا سبق لینا چاہیے؟

(ج) کسی چیز کا گم نہ ہونا کیا ہے؟

(د) اللہ تعالیٰ کی دو نعمتیں لکھیں۔

سوال: ۴ اَللَّطِیۡفُ جَلَّ جَلَالُہٗ کے عنوان کے تحت دی گئی دعا اور اس کا ترجمہ زبانی یاد کریں۔

سوال: ۵ لکیر کے ذریعے ملا کر جملے مکمل کریں۔

(الف)	اَلۡوَدُوۡدُ جَلَّ جَلَالُہٗ وہ ذات ہے	مہربانی اور نرمی کا سلوک کرنا چاہیے
(ب)	ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے	صرف اللہ تعالیٰ سے مانگیں
(ج)	ہمیں چاہیے کہ قرآنِ پاک میں غور وفکر کریں	اللہ رب العزت کی جانب سے ہوتی ہے
(د)	ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ	جس کے اپنے بندوں پر بے حد وحساب انعامات ہیں
(ھ)	لہٰذا ہمیں جو بھی مانگنا ہو صرف اور	رزق کی قدر کریں اسے ضائع نہ کریں
(و)	تم پر جو بھی نعمت ہوتی ہے وہ	تاکہ ہمیں پتا چلے کہ اللہ ہم سے کیا چاہتا ہے

سبق: ۴	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق:۵ تقدیر

تقدیر: دنیا میں جو کچھ اچھا یا برا کسی بھی جگہ اور کسی بھی وقت میں ہو رہا ہے، وہ سب اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے اس کے حکم اور ارادے کے مطابق ہو رہا ہے، اس کو تقدیر کہتے ہیں۔

☆ عقیدہ تقدیر اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کی پیدائش سے پہلے سے ہی اسے مکمل طور پر جانتے ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر ایک پتہ بھی اپنی جگہ سے حرکت نہیں کر سکتا اور اللہ تعالیٰ اس کائنات کی تخلیق سے بہت پہلے ہی سارے احکامات کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ چنانچہ دنیا میں ہونے والا ہر واقعہ اللہ تعالیٰ کے اسی فیصلے کے مطابق ظہور پذیر ہوتا ہے۔

☆ بندوں کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ اور ارادہ دیا ہے جس سے وہ گناہ اور ثواب کے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں۔ گناہ کے کام سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں اور ثواب کے کام کرنے سے خوش ہوتے ہیں۔

☆ کائنات کی ہر چیز کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنے اندازے اور تقدیر سے ہر ایک کا فیصلہ فرما دیا ہے اور متعین کر دیا ہے اسی کے مطابق یہ کائنات چل رہی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر ایک ذرے کا بھی تغیر نہیں ہو سکتا، آسمان کو جس طرح بنایا، آفتاب کو جس طرح روشن کیا، چاند کے متعلق جو اصول مقرر فرما دیا، موت وحیات، فنا وبقا اور عروج وزوال، غرض کائنات کی ہر چیز کے متعلق جو اصول متعین فرما دیے انہی راہوں پر وہ چل رہی ہے۔ قرآن کریم نے بھی اس کو بیان کیا ہے:

ترجمہ: "اور سورج اپنے ٹھکانے کی طرف چلا جا رہا ہے۔ یہ سب اس ذات کا مقرر کیا ہوا نظام ہے جس کا اقتدار بھی کامل ہے، جس کا علم بھی کامل ہے اور چاند ہے کہ ہم نے اس کی منزلیں ناپ تول کر مقرر کر دی ہیں، یہاں تک کہ وہ جب (ان منزل کے دورے سے) لوٹ کر آتا ہے تو کھجور کی پرانی ٹہنی کی طرح (پتلا) ہو کر رہ جاتا ہے۔ نہ تو سورج کی یہ مجال ہے کہ وہ چاند کو جا پکڑے، اور نہ رات دن سے آگے نکل سکتی ہے، اور یہ سب اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں۔" (۱۸)

☆ ہر شئے میں جو اللہ تعالیٰ نے اندازہ لگایا ہے وہ وہی ہے جس کو لوگ قانونِ قدرت کہتے ہیں اور جس پر دنیا چل رہی ہے۔

☆ انسان کا حال یہ ہے کہ اپنی ذراسی کامیابی پر فخر وغرور کے نشے میں چور ہوجاتا ہے اور ذراسی ناکامی پر وہ دل شکستہ ہو کر ہمت ہار بیٹھتا ہے۔ عقیدہ تقدیر کا منشا یہ ہے کہ جو کامیابی ہوئی ہے وہ ہماری کوشش کا براہ راست نتیجہ نہیں۔ بل کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کا نتیجہ ہے، اس لیے اس پر ہمارا فخر وغرور کرنا بے جا ہے، اسی طرح اگر ہم کو ناکامی پیش آئی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی کسی حکمت ومصلحت کا نتیجہ ہے اور ہمارے کام سے پہلے ہی ہمارے کاموں کے نتیجے اس علام الغیوب کے علم میں مقرر ہو چکے تھے۔ اس لیے ہم کو دل شکستہ اور مایوس نہ ہونا چاہیے، بل کہ اسی جوش وخروش اور سرگرمی سے پھر از سرنو جدوجہد میں مصروف ہوجانا چاہیے۔

یاد رکھنے کی بات

"اور مسلمانوں کو چاہیے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کریں۔" (۱۹)

☆ تقدیر کے متعلق عام وسوسہ جس کو شیطان کبھی کبھی بعض ایمان والوں کے قلوب میں ڈالتا ہے، یہی ہے کہ جب سب کچھ اللہ ہی کی تقدیر سے ہو رہا ہے تو پھر برے کام کی سزا انسان کو کیوں ملتی ہے؟ اسی طرح جب سب کچھ تقدیر میں پہلے سے ہی لکھا ہوا ہے تو پھر کسی مقصد کے لیے کچھ کرنے کی ضرورت ہی نہیں لہٰذا دنیا یا آخرت کے کسی کام کے لیے محنت اور کوشش فضول ہے۔

☆ لیکن قرآن وحدیث کی تعلیمات پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ ہم جو بھی اچھے اور برے کام کرتے ہیں وہ اپنے اختیار اور ارادے سے کرتے ہیں، ہر کام کرتے وقت اگر ہم غور کریں تو یقینی طور پر محسوس ہوگا کہ ہم کو یہ قدرت حاصل ہے کہ چاہیں تو اس کام کو کریں اور چاہیں تو نہ کریں، پھر اس قدرت کے باوجود ہم اپنے ارادے اور اختیار سے کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں اور اسی فیصلے کے مطابق عمل ہوتا ہے۔

☆ مومن زندگی کے غموں اور خوشیوں کو اللہ تعالیٰ کا فیصلہ سمجھتا ہے، وہ پریشانیوں پر صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ثواب عطا فرماتے ہیں اور جب وہ نعمتوں اور خوشیوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان نعمتوں کو اور بڑھاتے ہیں۔

☆ مومن تقدیر پر ایمان رکھتا ہے اور اس کے بارے میں بحث و مباحثے سے گریز کرتا ہے کیوں کہ تقدیر اللہ تعالیٰ کا ایسا راز ہے جسے انسان اپنی عقل کے ذریعے نہیں سمجھ سکتا، لہٰذا وہ یہ یقین رکھتا ہے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اسی کی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تقدیر کے بارے میں بحث کرنے سے منع فرمایا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھنے والا وہی ہے جو تقدیر پر بھی ایمان رکھتا ہے اس کا دل مطمئن رہتا ہے کہ سب کچھ کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے اور اسی کے ارادے اور چاہنے سے ہو رہا ہے۔

☆ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ کوئی مصیبت اور پریشانی آئے تو اس پر صبر کریں اور اپنے دل کو یہ تسلی دیں کہ اللہ تعالیٰ کو یوں ہی منظور تھا، اس کے خلاف نہیں ہوسکتا تھا، اللہ تعالیٰ جب چاہیں گے اس پریشانی کو دور کر دیں گے، ایسا کرنے سے ان شاء اللہ تعالیٰ دل مضبوط رہے گا اور ایمان کی حفاظت ہوگی۔

☆ مصیبت اور پریشانی دور کرنے کے لیے ہرگز ایسا کوئی کام نہ کریں جو ناجائز ہو اور جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوں، البتہ مصیبت دور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا ضرور مانگنی چاہیے۔

☆ کسی کام کے ہو جانے کے بعد اس قول کی ممانعت ہے کہ "کاش میں یوں نہ کرتا یوں کرتا"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس طرح شیطان کے اثر کا دروازہ کھلتا ہے بل کہ ارشاد فرمایا کہ اس سے زیادہ نفع مند یہ کلمہ ہے:

"جو کچھ تقدیر تھی وہ ہوا اور جو اللہ چاہے گا وہ ہوگا" (۲۰)

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) تقدیر کسے کہتے ہیں؟

(ب) کائنات کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کیا فیصلہ فرما دیا ہے؟

(ج) مؤمن کا تقدیر کے بارے میں کیا ایمان ہے؟

(د) جب کوئی مصیبت یا پریشانی آئے تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

(ھ) کسی کام کے ہو جانے کے بعد کس قول کی ممانعت ہے؟

سوال:۲ خالی جگہ پر کریں۔

(الف) عقیدۂ تقدیر اسلام کے بنیادی ____________ میں سے ہے۔

(ب) بندوں کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ اور ____________ دیا ہے جس سے وہ گناہ اور ____________ کے کام اپنے ____________ سے کرتے ہیں۔

(ج) مؤمن زندگی کے ____________ اور ____________ کو اللہ تعالیٰ کا ____________ سمجھتا ہے۔

(د) مؤمن تقدیر پر ایمان رکھتا ہے اور اس سے متعلق ____________ مباحثے سے گریز کرتا ہے۔

(ھ) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھنے والا وہی ہے جو ____________ پر بھی ایمان رکھتا ہے۔

سوال: ۳ مندرجہ ذیل جملے مکمل کریں۔

(الف) اللہ تعالیٰ ہر چیز کی پیدائش سے پہلے ہی ______ جانتے ہیں۔

(ب) ______ اور ثواب کے کام کرنے سے خوش ہوتے ہیں۔

(ج) انسان کا حال یہ ہے کہ اپنی ذرا سی کامیابی پر ______ اور ذرا سی ناکامی پر وہ دل شکستہ ______

(د) ______ بحث سے منع فرمایا ہے۔

(ہ) مصیبت اور پریشانی دور کرنے کے لیے ہرگز ______ اللہ تعالیٰ ناراض ہوں۔

سوال: ۴ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) بندوں کو کس چیز کی قدرت نہیں ہے؟

(ب) اللہ تعالیٰ کس بات سے ناراض اور کس بات سے خوش ہوتے ہیں؟

(ج) انسان کا کیا حال ہے؟

(د) انسانوں پر جو حالات دنیا میں آتے ہیں ان میں سے کوئی پانچ حالات لکھیں۔

(ہ) مومن زندگی کے غموں اور خوشیوں کو کیا سمجھتا ہے؟

سبق: ۵	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق:۶ ولی اور کرامت

☆ **ولی:** وہ مسلمان جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی تابع داری کرے، خوب عبادت کرے، گناہوں سے بچتا رہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دنیا کی تمام چیزوں کی محبت سے زیادہ رکھتا ہو، اس کو ولی کہتے ہیں۔

📖 تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ولی تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے کی برکت سے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دلوں میں اللہ تعالیٰ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہر چیز سے زیادہ تھی وہ خوب عبادت کرتے تھے اور گناہوں سے بچتے تھے۔ صحابہ کرام کے علاوہ دوسرے اولیاء چاہے مرتبے میں کتنے ہی اونچے کیوں نہ ہوں کسی صحابی کے برابر نہیں ہو سکتے۔

☆ ولی کا اسلام میں بڑا اونچا مقام ہے، حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں:

ترجمہ: "جو شخص میرے کسی ولی سے دشمنی کرتا ہے میری طرف سے اسکو جنگ کا اعلان ہے اور کوئی شخص میرا قرب اس چیز کی بہ نسبت زیادہ حاصل نہیں کرسکتا جو میں نے اس پر فرض کی ہے، (یعنی سب سے زیادہ نزدیکی مجھ سے فرائض کے ادا کرنے سے حاصل ہوتی ہے) اور نوافل کی وجہ سے بندہ مجھ سے قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں تو پھر میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ کسی چیز کو پکڑے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلے، اگر وہ مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں اور کسی چیز سے پناہ چاہتا ہے تو پناہ دیتا ہوں۔"[۲۱]

یاد رکھنے کی بات

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب تم کو اپنے اچھے کام سے خوشی ہو اور برے کام پر رنج ہو تو تم مؤمن ہو۔"[۲۲]

جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل متبع ہو وہ حقیقتاً ولی اللہ ہے۔

☆ آنکھ کان بن جانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کا دیکھنا سننا چلنا پھرنا سب اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع بن جاتا ہے اور کوئی بات بھی اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف نہیں ہوتی۔

☆ اللہ تعالیٰ کا ولی بننا کتنا آسان ہے، اللہ تعالیٰ نے جو فرائض اور احکامات ہم پر عائد کیے ہیں ان کی پابندی سے اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے، مثلاً پانچ وقت کی نمازیں پڑھنا، رمضان المبارک کے روزے رکھنا سنتوں کا اہتمام کرنا، وغیرہ۔ ان فرائض کی ادائیگی کے بعد نفل عبادتیں اس قرب کو بڑھانے کا ذریعہ ہیں۔

☆ جو جتنا زیادہ سنتِ نبوی کا پابند ہے وہ اتنا ہی بڑا ولی اللہ ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو امت کی ہدایت کے لیے نمونہ بنا کر بھیجا ہے اور اپنے کلام پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

"قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ" (۲۳)

ترجمہ: (اے پیغمبر! لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خاطر تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ اور اللہ بہت معاف کرنے والا بڑا مہربان ہے۔

لہٰذا جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل متبع ہو وہ حقیقتاً ولی اللہ ہے اور جو شخص اتباع سنت سے جس قدر دور ہے وہ قرب الٰہی سے بھی اسی قدر دور ہے۔

☆ یعنی ولایت کی سب سے بڑی نشانی اتباع سنت ہے، اس کے بغیر ولایت کا دعویٰ جھوٹا ہے اور آدمی کو ولی سمجھنا سخت غلطی ہے، جب تک انسان کے ہوش وحواس باقی ہوں اسے شریعت کا پابند رہنا ضروری ہے۔ نماز روزہ اور کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی اور گناہ کے کام اس کے لیے جائز نہیں ہوتے۔

کرامت:

اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی عزت بڑھانے کے لیے کبھی کبھی ان سے ایسے کام ظاہر کرا دیتا ہے جو عادت کے خلاف اور مشکل ہوتے ہیں جنہیں دوسرے لوگ نہیں کر سکتے اس کو "کرامت" کہتے ہیں۔

☆ نیک بندوں اور اللہ تعالیٰ کے ولیوں سے کرامتوں کا ظاہر ہونا حق اور سچ ہے، جس شخص کا عمل شریعت کے خلاف ہو وہ ولی نہیں ہو سکتا۔ اگر ایسے شخص سے کوئی ایسا کام ظاہر ہو جائے جسے دوسرے لوگ نہیں کر سکتے تو وہ جادو، نظر بندی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈھیل ہے، اسکو کرامت سمجھنا شیطانی دھوکہ ہے۔ ایسے شخص سے دور رہنا چاہیے اور اس کی بات سننے اور ماننے سے بچنا چاہیے۔

چند مشہور کرامات:

☆ حضرت بی بی مریم علیہ السلام کو بند کمرے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بے موسم کے پھل ملتے تھے۔[۲۴]

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی چیز کے متعلق فرماتے کہ میں اس کو ایسا گمان کرتا ہوں تو وہ چیز ویسی ہی ہو جاتی جیسا کہ وہ گمان کرتے تھے۔[۲۵]

☆ دو صحابہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات کو نماز پڑھی۔ جب مسجد سے باہر نکلے تو دونوں کے ساتھ دو چراغ تھے جو ان کے سامنے روشنی کر رہے تھے، پھر راستے میں دونوں الگ ہوئے تو دونوں کے ساتھ ایک ایک چراغ ہو گیا، حتیٰ کہ دونوں اپنے اپنے گھر پہنچ گئے۔

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) ولایت کی سب سے بڑی نشانی کیا ہے؟

(ب) جس شخص کا عمل شریعت کے خلاف ہو کیا وہ ولی بن سکتا ہے؟

(ج) اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ قرب کس چیز سے حاصل ہوتا ہے؟

(د) کرامت کسے کہتے ہیں؟

(ھ) کس شخص سے دور رہنا چاہیے؟

(و) آنکھ، کان بن جانے کا کیا مطلب ہے؟

سوال:۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) ولی کسے کہتے ہیں؟

(ب) صحابہ رضی اللہ عنہم کو بڑا مرتبہ کیسے ملا؟

(ج) اللہ تعالیٰ کا ولی بننے کا کیا طریقہ ہے؟

سوال:۳ خالی جگہ پر کریں۔

(الف) تمام صحابہ رضی اللہ عنہم ________ تھے۔

(ب) جو جتنا زیادہ سنتِ نبوی کا ________ ہے وہ اتنا ہی بڑا ________ ہے۔

(ج) نیک بندوں اور اللہ تعالیٰ کے ولیوں سے ________ کا ظاہر ہونا حق اور ________ ہے۔

سوال:۴ مندرجہ ذیل الفاظ میں الگ معنیٰ والے لفظ کے گرد دائرہ بنائیں۔

(الف) دوست	دشمن	ولی
(ب) اطاعت	فرماں برداری	نافرمانی
(ج) گناہ	نیکی	برائی
(د) قرب	نزدیکی	دوری
(ھ) خیال	نمونہ	مثال
(و) دھوکہ	سچائی	فریب

سبق:۶	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق: ۷ قبلہ کی اہمیت و آداب

قبلہ کی اہمیت:

☆ جب انسان کوئی کام کرے گا تو ظاہر ہے کہ اس کا منہ کسی نہ کسی سمت ہوگا، اگر نماز میں کسی خاص سمت کا تعین نہ ہوتا اور یہ عام اجازت دے دی جاتی کہ جس کا جدھر جی چاہے رخ کر کے نماز ادا کرے تو جماعت کا شیرازہ بکھر جاتا اور نمازیوں کی یکسوئی متاثر ہوتی اور ایک ہی مسجد میں کسی کا رخ مغرب کی طرف ہوتا اور کسی کا مشرق کی طرف ہوتا۔

☆ اس لیے نماز میں قبلہ کی طرف رخ کرنا اسلام نے ضروری قرار دیا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب تک مکہ میں رہے خانۂ کعبہ کی طرف اس طرح منہ کر کے کھڑے ہوتے تھے کہ کعبہ اور بیت المقدس دونوں سامنے ہوتے تھے لیکن جب مسلمان مدینہ منورہ ہجرت کر کے پہنچے تو یہ صورت ممکن نہ تھی، کیوں کہ بیت المقدس مدینہ سے شمال اور خانۂ کعبہ جنوب کی طرف واقع تھا۔

☆ تاہم کعبہ کے قبلہ ہونے کا اب تک حکم نازل نہیں ہوا تھا اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس کی طرف رخ کرتے تھے، کہ حضرت سلیمان علیہ السلام سے لے کر اب تک انبیا بنی اسرائیل کا قبلہ گاہ تھا

لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبعی خواہش یہ تھی کہ اس امت کے لیے وہی ابراہیمی مسجد (خانۂ کعبہ) قبلہ قرار پائے جس کی دوبارہ تعمیر اور نگہبانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف سے بنی اسماعیل کے سپرد ہوئی تھی۔

☆ اسلام نے قبلہ کے لیے کسی خاص سمت کا نہیں بلکہ ایک مرکزی مسجد کا انتخاب کیا، جس کے چاروں طرف چاروں سمتوں سے نماز پڑھی جا سکے۔ اس طرح مشرق، مغرب، شمال اور جنوب ہر طرف سے مسلمان ایک ہی قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں جس سے پتہ چلا کہ مسلمان اس طرف رخ کر کے ایک اللہ کو سجدہ کرتے ہیں کسی عمارت اور پتھر کو سجدہ نہیں کرتے۔

ملت ابراہیمی نے تمام صورتوں کو چھوڑ کر مسجد کو اپنا قبلہ بنایا تاکہ شرک کے ہر قسم کے شائبہ سے ان کی نمازیں محفوظ رہیں۔

کیا آپ کو معلوم ہے

قبلے کی تبدیلی کا حکم شعبان ۲ھ میں نازل ہوا۔

بیت اللہ کی تاریخ:

☆ زمین پر سب سے پہلی عمارت بیت اللہ ہے جسے فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے تعمیر کیا اور حضرت آدم علیہ السلام اسی کی طرف رخ کر کے عبادت کرتے تھے۔ لیکن حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں جو طوفان آیا تھا اس میں بیت اللہ کے آثار بھی ختم ہو گئے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ بیت اللہ کی نئے سرے سے تعمیر کریں، چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اس کو دوبارہ تعمیر کیا۔

☆ قرآن کریم میں ہے:

''وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ۔'' (۲۶)

☆ ترجمہ: اور وہ وقت یاد کرو جب ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لیے ایسی جگہ بنایا جس کی طرف وہ لوٹ لوٹ کر جائیں اور جو سراپا امن ہو اور تم مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالو اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کو یہ تاکید کی کہ: "تم دونوں میرے گھر کو ان لوگوں کے لیے پاک کرو جو (یہاں) طواف کریں اور اعتکاف میں بیٹھیں اور رکوع اور سجدہ بجالائیں۔"

☆ درحقیقت ہر مسلمان چاہتا ہے کہ وہ بھی خانۂ کعبہ میں کھڑا ہو کر فریضۂ عبادت ادا کرے، لیکن چونکہ ہر مسلمان کے لیے ایسا کرنا ہر وقت ممکن نہیں تو کم از کم نماز کے لیے اس طرف رخ کرنا ضروری قرار دیا گیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے سے بیت المقدس مسلمانوں کا قبلہ تھا، شروع میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے، یہودی بھی بیت المقدس ہی کی طرف رخ کر کے عبادت کرتے تھے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ اپنا رخ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قبلہ یعنی بیت اللہ کی طرف کر کے نماز پڑھیں چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظریں بار بار آسمان کی طرف اٹھا کرتی تھیں کہ شاید قبلہ کی تبدیلی کا حکم آجائے اور دوبارہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تعمیر کردہ بیت اللہ مسلمانوں کا قبلہ قرار پائے۔ مدینہ منورہ ہجرت کے بعد ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ظہر کی نماز ادا کر رہے تھے تو نماز کے دوران ہی قبلہ کی تبدیلی کا حکم نازل ہو گیا۔

☆ ترجمہ: "(اے پیغمبر!) ہم تمہارے چہرے کو بار بار آسمان کی طرف اٹھتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ چنانچہ ہم تمہارا رخ ضرور اس قبلے کی طرف پھیر دیں گے جو تمہیں پسند ہے۔ لو اب اپنا رخ مسجد حرام کی سمت کر لو اور (آئندہ) جہاں کہیں تم ہو اپنے چہروں کا رخ (نماز پڑھتے ہوئے) اسی کی طرف رکھا کرو اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ یہی بات حق ہے جو ان کے پروردگار کی طرف سے آئی ہے، اور جو کچھ یہ کر رہے ہیں اللہ اس سے غافل نہیں ہے۔" (۲۷)

☆ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران ہی اپنا رخ بیت المقدس سے بیت اللہ کی طرف پھیر دیا۔

قبلہ کے آداب:

خانۂ کعبہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنا مقدس (گھر) قرار دیا ہے اور اسی نسبت سے شہر مکہ کو جس میں بیت اللہ واقع ہے بلد اللہ الحرام یعنی حرمت اور احترام کا شہر کہا جاتا ہے۔ گویا جس طرح دنیا بھر کے گھروں میں کعبہ کو اللہ تعالیٰ سے خاص نسبت ہے اسی طرح دنیا بھر کے شہروں میں مکہ معظّمہ کو اللہ تعالیٰ کی نسبت کا خاص شرف حاصل ہے۔

مکہ معظّمہ تمام روئے زمین میں سب سے افضل اور باعظمت اور اللہ کے نزدیک محبوب ترین جگہ ہے کیوں کہ اس میں کعبۃ اللہ ہے جو قیامت تک کے لیے اہل ایمان کا قبلہ ہے، جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی طواف کرتے تھے اور اسی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔

قبلہ کے کچھ آداب ہیں جن کا ہر مسلمان کو خیال رکھنا چاہیے، یہ آداب درج ذیل ہیں:

١. قبلہ کی طرف پیر نہیں پھیلانے چاہئیں۔
٢. قبلہ کی طرف منہ کر کے نہیں تھوکنا چاہیے۔
٣. بیت الخلاء میں قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے نہیں بیٹھنا چاہیے۔

سوال:١ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) مکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز پڑھتے تھے؟

(ب) اسلام نے قبلہ کے لیے کس چیز کا انتخاب کیا ہے؟

(ج) زمین پر سب سے پہلی عمارت کون سی ہے اور اسے کس نے تعمیر کیا تھا؟

(د) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کس جگہ کو قبلہ بنانا چاہتے تھے؟

(ھ) قبلہ کے آداب لکھیں۔

سوال:۲ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب تک مکہ میں رہے ____________ کی طرف اس طرح منہ کر کے کھڑے ہوتے تھے کہ کعبہ اور ____________ دونوں سامنے ہوتے تھے۔

(ب) ____________ مدینہ سے شمال اور خانۂ کعبہ جنوب کی طرف واقع تھا۔

(ج) مسلمان اس طرف رخ کر کے ____________ کو سجدہ کرتے ہیں کسی عمارت اور پتھر کو سجدہ نہیں کرتے۔

(د) زمین پر سب سے پہلی عمارت بیت اللہ ہے جسے ____________ نے اللہ کے حکم سے تعمیر کیا۔

(ھ) درحقیقت ہر مسلمان چاہتا ہے کہ وہ بھی ____________ میں کھڑا ہو کر فریضۂ ____________ ادا کرے۔

(و) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جد امجد ____________ کا تعمیر کردہ بیت اللہ مسلمانوں کا قبلہ قرار پائے۔

(ز) ____________ تمام روئے زمین میں سب سے افضل اور باعظمت اور اللہ کے نزدیک محبوب ترین جگہ ہے۔

سوال:۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) بیت المقدس کن لوگوں کا قبلہ گاہ تھا؟

(ب) ملت ابراہیمی نے کس چیز کو اپنا قبلہ بنایا؟

(ج) کس نے بیت اللہ کی نئے سرے سے تعمیر کی؟

(د) قبلہ کی تبدیلی کا حکم کس وقت آیا؟

(ھ) اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین جگہ کون سی ہے؟

(و) خانۂ کعبہ کو اللہ تعالیٰ نے کیا قرار دیا ہے؟

سوال:۴ سبق میں سے مندرجہ ذیل الفاظ کے ہم معنیٰ الفاظ تلاش کریں۔

متعین	جگہ	منتشر	حفاظت	شک
صاف	ابتدا	نگاہیں	تعلق	کمر

سبق: ۷	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق:۸ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

- **صحابی:** جس شخص نے ایمان کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ہو اور ایمان کی حالت میں اس کی وفات ہوئی ہو اسے "صحابی" کہتے ہیں۔
- تمام انسانوں میں سب سے افضل انبیا علیہم السلام ہیں، ان کے بعد سب سے افضل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم دین کی بنیاد ہیں، دین کے اول پھیلانے والے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دین حاصل کیا اور ہم لوگوں تک پہنچایا۔

☆ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جگہ جگہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعریف فرمائی ہے۔

ایک جگہ ارشاد ہے:

"وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔" (۲۸)

ترجمہ: "اور مہاجرین اور انصار میں سے جو لوگ پہلے ایمان لائے، اور جنہوں نے نیکی کے ساتھ ان کی پیروی کی، اللہ ان سب سے راضی ہو گیا ہے، اور وہ اس سے راضی ہیں، اور اللہ نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہی بڑی زبردست کامیابی ہے۔"

☆ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعریف اور ان سے خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے۔

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے مقابلے میں سخت ہیں اور آپس میں مہربان اور اے مخاطب تو ان کو دیکھے گا کہ کبھی رکوع

کرنے والے ہیں کبھی سجدہ کرنے والے ہیں اور اللہ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کی عبدیت کے آثار بوجہ تاثیر ان کے چہروں پر نمایاں ہیں یہ ان کے اوصاف توریت میں ہیں اور انجیل میں۔" (۲۹)

☆ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعریف فرمائی ہے اور ان کو اپنی رضامندی اور خوش نودی کا پروانہ عطا فرمایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی کسی صحابی کا نام لیا جاتا ہے تو اس کے ساتھ "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کہا جاتا ہے۔

کیا آپ کو معلوم ہے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سب سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں پھر ان کے بعد کے زمانے کے لوگ اور پھر ان کے بعد کے زمانے کے لوگ۔" (۳۰)

📖 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو، میرے دنیا سے چلے جانے کے بعد تم لوگ صحابہ کرام کی برائیاں نہ کرنا، جس نے ان سے محبت کی اس نے میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے نفرت کی اس نے مجھ سے نفرت کی وجہ سے ان سے نفرت کی۔" (۳۱)

☆ مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ کوئی بھی غیر صحابی خواہ کتنا ہی بلند مقام کیوں نہ ہو کسی بھی صحابی سے خواہ وہ صحابہ کرام میں مقام و مرتبہ کا نہ ہو افضل نہیں ہوسکتا۔

☆ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو والہانہ عقیدت و محبت تھی وہ بیان سے باہر ہے۔ اپنی اولاد اپنے ماں باپ بل کہ خود اپنی جان بھی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اتنی پیاری نہ تھی جتنی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جان۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک ادا ان کو محبوب تھی، ہر وقت پروانوں کی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد حلقہ بنائے رہتے تاکہ ہر عمل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات، سنتیں اور مبارک زندگی ہمیں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ذریعے ہی پہنچی ہیں۔

☆ ان صحابہ کرام میں سب سے زیادہ فضیلت والے چار صحابی ہیں:

1. حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
2. حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
3. حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
4. حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

☆ ان چاروں صحابہ رضی اللہ عنہم کے علاوہ چھ صحابہ رضی اللہ عنہم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی، ان سب کو ملا کر دس صحابہ رضی اللہ عنہم ہوئے انھیں "عشرۂ مبشرہ" کہا جاتا ہے یعنی یہ وہ دس صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصیت کے ساتھ نامزد کر کے اعلان فرمایا کہ یہ جنتی ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ابوبکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، عثمان جنتی ہیں، علی جنتی ہیں، طلحہ جنتی ہیں، زبیر جنتی ہیں، عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ہیں، سعد بن ابی وقاص جنتی ہیں، سعید بن زید جنتی ہیں اور ابوعبیدہ بن الجراح جنتی ہیں۔" [۳۲]

☆ اس حدیث مبارک سے یہ بھی پتا چلا کہ یہ دس حضرات باقی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور پوری امت میں افضل ہیں۔

☆ ہمیں چاہیے کہ ہم صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت کریں اور ان کا اتباع کریں تا کہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی اور خوش ہو جائے۔

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) صحابی کسے کہتے ہیں؟

(ب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں کیا فرمایا؟

(ج) صحابہ رضی اللہ عنہم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیسی محبت تھی؟

(د) "عشرۂ مبشرہ" کے کیا معنیٰ ہیں؟

(ھ) "عشرۂ مبشرہ" کے نام اپنی کاپی میں خوش خط لکھیں۔

سوال:۲ خالی جگہ پر کریں۔

(الف) تمام انسانوں میں سب سے افضل ______ ہیں۔

(ب) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے ______ ہیں۔

(ج) جب بھی کسی صحابی کا نام لیا جاتا ہے تو اس کے ساتھ ______ کہا جاتا ہے۔

(د) سب سے زیادہ فضیلت والے صحابی ______ ہیں۔

(ھ) اور جو مہاجرین و انصار (ایمان لانے میں سب سے) مقدم ہیں اور جتنے لوگ ______ کے ساتھ ان کے پیرو ہیں اللہ تعالیٰ ان سب سے ______ ہوا۔

سوال:۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) صحابہ رضی اللہ عنہم کون ہیں؟

(ب) مسلمانوں کا کس بات پر اجماع ہے؟

(ج) ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

(د) "عشرۂ مبشرہ" کن میں افضل ہیں؟

سوال:۴ سبق میں سے تلاش کر کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی تعریف میں پانچ جملے اپنی کاپی میں لکھیں۔

سوال:۵ دیے گئے نقشے میں سبق میں موجود ۲۰ الفاظ تلاش کریں۔ آپ الفاظ دائیں سے بائیں، بائیں سے دائیں، اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر تلاش کریں۔

ا	ی	م	ا	ن	ھ	و	س	خ	ت	ا	ف	و
ھ	ل	ا	ب	ے	ز	ح	ب	ظ	ع	ب	ا	ل
م	ک	ں	ج	ک	م	ہ	ا	ج	ر	ی	ن	ب
ب	ب	گ	د	ی	ج	د	غ	ص	ی	ج	ص	ا
ا	ج	ح	ھ	ا	ب	ی	ا	ط	ف	د	ا	ک
ر	ا	ط	ر	ل	ج	ن	ت	ی	و	ھ	ر	ج
ک	ر	ل	ن	د	ک	ل	ب	ب	ز	ل	م	ی
ز	د	م	ف	ا	م	ل	ی	ج	ن	ا	و	ب
ع	و	ک	ر	ل	ن	ق	ر	ش	ک	ی	ت	ا
م	ح	ب	ت	و	ا	ت	ب	ا	ع	ہ	ے	ی
ا	ذ	د	ج	ا	ء	ی	ش	و	ح	د	ر	م
ر	س	ر	م	ح	ب	و	ب	ض	ع	ج	و	ا
ش	ص	ع	ق	ی	د	ت	ک	ف	ق	س	ت	ک

عملی مشق بچے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم پر مضامین لکھ کر اسے زبانی یاد کریں اور پھر کلاس میں سنائیں۔

سبق:۸	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

باب دوم: عبادات

عبادات: جو اعمال اللہ تعالیٰ نے ہم پر فرض کیے ہیں (نماز، روزہ، زکوۃ، حج وغیرہ) اور وہ اعمال جن سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں (قرآن کریم پڑھنا، اس کا حفظ کرنا، دین کا علم حاصل کرنا وغیرہ) انھیں "عبادات" کہتے ہیں۔

سبق:۱ حفظ سورۃ

سُوْرَۃُ الضُّحٰی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالضُّحٰى ۝١ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝٢ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝٣ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝٤ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝٥ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝٦ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝٧ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۝٨ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝٩ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝١٠ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝١١

ترجمہ: (اے پیغمبر!) قسم ہے چڑھتے دن کی روشنی کی ۝١ اور رات کی جب اس کا اندھیرا بیٹھ جائے ۝٢ کہ تمھارے پروردگار نے نہ تمھیں چھوڑا ہے، اور نہ ناراض ہوا ہے ۝٣ اور یقیناً آگے آنے والے حالات تمھارے لیے پہلے حالات سے بہتر ہیں ۝٤ اور یقین جانو کہ عن قریب تمھارا پروردگار تمھیں اتنا دے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے ۝٥ کیا اس نے تمھیں یتیم نہیں پایا تھا، پھر (تمھیں) ٹھکانہ دیا؟ ۝٦ اور تمھیں راستے سے ناواقف پایا تو راستہ دکھایا ۝٧ اور تمھیں نادار پایا تو غنی کر دیا ۝٨ اب جو یتیم ہے تم اس پر سختی مت کرنا ۝٩ اور جو سوال کرنے والا ہو، اسے جھڑکنا نہیں ۝١٠ اور جو تمھارے پروردگار کی نعمت ہے اس کا تذکرہ کرتے رہنا ۝١١

☆ سُوْرَۃُ الضُّحٰی مکی سورت ہے اور اس میں ۱۱ آیتیں ہیں۔

☆ تشریح: اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی اور اطمینان کے لیے کئی انعامات ذکر فرمائے ہیں اور کئی وعدے فرمائے ہیں۔ خلاصہ ان کا یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی میں ہر آن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات میں ترقی ہوتی رہے گی، اور دشمنوں کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو تکلیفیں پہنچ رہی ہیں، آخرکار وہ دور ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی بول بالا ہوگا۔

سوال:۱ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے کن دو چیزوں کی قسم کھائی ہے؟

سوال:۲ یتیم کے متعلق اس سورت میں کس چیز سے منع کیا گیا ہے؟

سوال:۳ خالی خانے میں آیت یا اس کا ترجمہ لکھ کر پر کریں۔

(الف)	وَالضُّحٰى	
(ب)	اور یقیناً آگے آنے والے حالات تمھارے لیے پہلے حالات سے بہتر ہیں	
(ج)	وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى	
(د)	اب جو یتیم ہے تم اس پر سختی مت کرنا	
(ھ)	وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ	

سوال:۴ خالی جگہ پر کریں۔

(الف) کہ تمھارے ______ نے تمھیں چھوڑا ہے اور نہ ______ ہوا ہے۔

(ب) اور تمھیں راستے سے ______ پایا تو راستہ دکھایا۔

(ج) اور یقیناً آگے آنے والے ______ تمھارے پہلے والے حالات سے ______ ہیں۔

(د) اور تمھیں ______ سے ناواقف پایا تو راستہ ______۔

(ھ) اور اب جو ______ ہے تم اس پر ______ مت کرنا۔

(و) اور جو سوال کرنے والا ہو اسے ______ نہیں۔

سوال:۵ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی اور اطمینان کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں کیا وعدے فرمائے ہیں؟

سبق:۱	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق:۲ حفظِ سورۃ

سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝١ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝٢ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝٣ يَوْمَىِٕذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝٤ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝٥ يَوْمَىِٕذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝٦ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝٧ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝٨

ترجمہ: جب زمین بھونچال سے جھنجھوڑ دی جائے گی ۝١ اور زمین اپنے بوجھ باہر نکال دے گی ۝٢ اور انسان کہے گا کہ اس کو کیا ہو گیا ہے؟ ۝٣ اس دن زمین اپنی ساری خبریں بتا دے گی ۝٤ کیوں کہ تمھارے پروردگار نے اسے یہی حکم دیا ہوگا ۝٥ اس روز لوگ مختلف ٹولیوں میں واپس ہوں گے، تاکہ ان کے اعمال انھیں دکھا دیے جائیں ۝٦ چناں چہ جس نے ذرہ برابر کوئی اچھائی کی ہوگی، وہ اسے دیکھے گا ۝٧ اور جس نے ذرہ برابر کوئی برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھے گا ۝٨

☆ سُوْرَةُ الزِّلْزَالْ مدنی سورت ہے اور اس میں آٹھ آیتیں ہیں۔

☆ تشریح: سُوْرَةُ الزِّلْزَالْ میں قیامت کا بیان ہے اور اس کی منظر کشی نہایت ہی مؤثر انداز میں بیان کی گئی ہے۔ اس سورت کی آخری دو آیات میں جزا و سزا کا بیان مختصر ہونے کے باوجود ایسے مؤثر انداز میں بیان کیا گیا ہے جو سمجھنے کے لیے کافی ہے۔

☆ اس سورت میں چند اہم باتیں بیان کی گئی ہیں:

کیا آپ کو معلوم ہے

جو شخص سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ پڑھے اس کے لیے یہ سورت آدھے قرآن کے برابر ہوگی (یعنی یہ سورت آدھے قرآن کا ثواب رکھتی ہے)۔

(الف) قیامت کے دن جتنے مردے زمین میں دفن ہیں سب باہر آ جائیں گے۔

(ب) زمین پر کسی نے جو اچھے یا برے عمل کیے ہوں گے زمین ان کی گواہی دے گی۔

(ج) نیک لوگوں کو اپنی نیکیوں کا انعام دکھا دیا جائے گا، اور برے لوگوں کو ان کے برے اعمال کی سزا دکھا دی جائے گی۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ نیکیاں کریں اور برائیوں سے بچیں اور کبھی غلطی سے کوئی گناہ ہو جائے تو فوراً اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیں۔

سوال:۱ دیے گئے خانوں میں آیت یا آیت کا ترجمہ لکھیں۔

(الف)	اِذَا زُلۡزِلَتِ الۡاَرۡضُ زِلۡزَالَهَا	
(ب)	اس دن زمین اپنی ساری خبریں بتا دے گی	
(ج)	یَوۡمَئِذٍ یَّصۡدُرُ النَّاسُ اَشۡتَاتًا لِّیُرَوۡا اَعۡمَالَهُمۡ	
(د)	چناں چہ جس نے ذرہ برابر کوئی اچھائی کی ہوگی وہ اسے دیکھے گا	
(ھ)	وَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ	

سوال:۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب اپنی کاپی میں لکھیں:

(الف) اس دن زمین اپنی ساری خبریں بتا دے گی کا کیا مطلب ہے؟

(ب) لوگوں کو کیا دکھا دیا جائے گا؟

سبق:۲	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق: ۳ حفظِ سورة

سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ① وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ② الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ③ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ④ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ⑤ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ⑥ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ⑦ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ⑧

ترجمہ: (اے پیغمبر!) کیا ہم نے تمھاری خاطر تمھارا سینہ کھول نہیں دیا؟ ① اور ہم نے تم سے تمھارا وہ بوجھ اتار دیا ہے ② جس نے تمھاری کمر توڑ رکھی تھی ③ اور ہم نے تمھاری خاطر تمھارے تذکرے کو اونچا مقام عطا کر دیا ہے ④ چناں چہ حقیقت یہ ہے کہ مشکلات کے ساتھ آسانی بھی ہوتی ہے ⑤ یقیناً مشکلات کے ساتھ آسانی بھی ہوتی ہے ⑥ لہٰذا جب تم فارغ ہو جاؤ تو (عبادت میں) اپنے آپ کو تھکاؤ ⑦ اور اپنے پروردگار ہی سے دل لگاؤ ⑧

☆ سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ مکی سورت ہے اور اس میں آٹھ آیتیں ہیں۔

☆ تشریح: اس سورت میں چند اہم باتیں بیان کی گئی ہیں:

1. اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کارِ نبوت آسان کر دیا۔
2. اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک نام کو یہ بلند مقام عطا فرمایا کہ پوری دنیا میں پانچ وقت اذان میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بھی لیا جاتا ہے۔
3. اگر مشکلات پیش آئیں تو سمجھ لینا چاہیے کہ ان کے بعد آسانی بھی ہوگی۔
4. حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر مصروفیت دین ہی کے لیے تھی، لیکن پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا گیا کہ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ

ان دینی کاموں سے فارغ ہوں تو خالص عبادت مثلاً نفلی نمازوں اور زبانی ذکر میں اپنے آپ کو خوب مشغول رکھیں، یہی حکم ان لوگوں کے لیے بھی ہے جو دینی کاموں میں مشغول رہتے ہیں۔

سُوْرَةُ التِّیْنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ ۝١ وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ ۝٢ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ ۝٣ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۝٤ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ۝٥ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۝٦ فَمَا یُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّیْنِ ۝٧ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِیْنَ ۝٨

ترجمہ: قسم ہے انجیر اور زیتون کی ۝١ اور صحرائے سینا کے پہاڑ طور کی ۝٢ اور اس امن وامان والے شہر کی ۝٣ کہ ہم نے انسان کو بہترین سانچے میں ڈھال کر پیدا کیا ہے ۝٤ پھر ہم اسے پستی والوں میں سب سے زیادہ نچلی حالت میں کر دیتے ہیں ۝٥ سوائے ان کے جو ایمان لائے، اور انھوں نے نیک عمل کیے، تو ان کو ایسا اجر ملے گا جو کبھی ختم نہیں ہوگا ۝٦ پھر (اے انسان!) وہ کیا چیز ہے جو تجھے جزا وسزا جھٹلانے پر آمادہ کر رہی ہے؟ ۝٧ کیا اللہ سارے حکمرانوں سے بڑھ کر حکمران نہیں ہے؟ ۝٨

تشریح: اس سورت کی اہم باتیں یہ ہیں:

1. اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں انجیر اور زیتون کی قسم کھائی ہے جو فلسطین اور شام میں زیادہ پیدا ہوتے

ہیں اور اس میں فلسطین کے ان علاقوں کی طرف اشارہ ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے نبی بنا کر بھیجا تھا اور انھیں انجیل عطا فرمائی تھی۔

☆ پھر صحرائے سینا کے پہاڑ طور کی قسم کھائی جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات عطا فرمائی گئی تھی۔ اور "اس امن و امان والے شہر" کی قسم کھائی جس سے مراد مکہ مکرمہ ہے جہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنا کر بھیجا اور ان پر قرآن کریم نازل فرمایا۔

> **کیا آپ کو معلوم ہے**
>
> ایک صحابی فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عشا کی نماز میں سورۃ التین پڑھتے ہوئے سنا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اچھی آواز والا کسی کو نہیں سنا۔ (۱)

۲ اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لانے والے دنیا میں کتنے ہی اچھے حال میں ہوں ان کا انجام برا ہوگا۔ مگر جو لوگ ایمان لے آئے اللہ تعالیٰ انھیں مرنے کے بعد والی زندگی میں ایسی نعمتیں عطا فرمائے گا جو کبھی ختم نہیں ہوں گی۔

☆ ایک حدیث سے پتا چلتا ہے کہ اس سورت کی آخری آیت کو پڑھنے کے وقت یہ کہنا مستحب ہے:

"بَلیٰ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشّٰاهِدِيْنَ" (کیوں نہیں! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سارے حکمرانوں سے بڑھ کر حکمران ہے۔) (۲)

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) اللہ تعالیٰ نے کس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بلند کر دیا ہے؟

(ب) اگر مشکلات پیش آئیں تو کیا سمجھ لینا چاہیے؟

(ج) سورۃ التین میں اللہ تعالیٰ نے کن چار چیزوں کی قسم کھائی ہے؟

(د) سورۃ التین کی آخری آیت پڑھتے وقت کیا کہنا مستحب ہے؟ ترجمہ سمیت لکھیں۔

سوال:۲ خالی خانوں میں ترجمہ یا آیت لکھیں۔

(الف) اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَكَ صَدۡرَكَ	
(ب) اور ہم نے تمھاری خاطر تمھارے تذکرے کو اونچا مقام عطا کر دیا ہے۔	
(ج) اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ يُسۡرًا	
(د) اور اپنے پروردگار ہی سے لو لگاؤ	
(ھ) وَالتِّيۡنِ وَالزَّيۡتُوۡنِ	
(و) لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِىۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِيۡمٍ	
(ز) کیا اللہ سارے حکمرانوں سے بڑھ کر حکمران نہیں ہے؟	

سوال:۳ اشاروں کی مدد سے پہچانیں۔

اشارے	نام
(الف) ان کا نام اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اذان میں لیا جاتا ہے۔	
(ب) اس پہاڑ کی اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی۔	
(ج) امن وامان والا شہر۔	
(د) اللہ تعالیٰ نے انھیں نبی بنایا تھا اور انجیل عطا فرمائی تھی۔	
(ھ) ان کو توریت عطا فرمائی گئی تھی۔	

عملی مشق | تمام طلبہ وطالبات سورۃ التین زبانی یاد کریں اور عشا کی نماز میں کبھی کبھی اس کو پڑھا کریں۔

سبق:۳	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق: ۴ حفظِ سورۃ

اخیر سورۃ البقرۃ

📖 اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ٝ وَقفة وَاغْفِرْ لَنَا ٝ وَقفة وَارْحَمْنَا ٝ وَقفة اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾

📖 ترجمہ: یہ رسول (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اس چیز پر ایمان لائے ہیں جو ان کی طرف ان کے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے، اور (ان کے ساتھ) تمام مسلمان بھی۔ یہ سب اللہ پر اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں۔ (وہ کہتے ہیں) ہم اس کے رسولوں پر کوئی تفریق نہیں کرتے (کہ کسی پر ایمان لائیں اور کسی پر نہ لائیں) اور وہ یہ کہتے ہیں: ہم نے (اللہ اور اس کے رسول کے احکام کو توجہ سے) سن لیا ہے، اور ہم خوشی سے (ان کی) تعمیل کرتے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار ہم آپ کی مغفرت کے طلب گار ہیں۔ اور آپ ہی کی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے ○ اللہ کسی بھی شخص کو اس کی وسعت سے زیادہ ذمہ داری نہیں سونپتا، اس کو فائدہ بھی اسی کام سے ہوگا جو اپنے ارادے سے کرے گا۔ (مسلمانو! اللہ سے یہ دعا کیا کرو کہ:) اے پروردگار! اگر ہم سے کوئی بھول چوک ہوجائے تو ہماری گرفت نہ فرمائیے۔ اور اے ہمارے پروردگار ہم پر اس طرح کا بوجھ نہ ڈالیے جیسا آپ نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا

تھا۔ اور اے ہمارے پروردگار! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیے جسے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہ ہو۔ اور خطاؤں سے درگزر فرمائیے، ہمیں بخش دیجیے، اور ہم پر رحم فرمائیے۔ آپ ہی ہمارے حامی و ناصر ہیں، اس لیے کافر لوگوں کے مقابلے میں ہمیں نصرت عطا فرمائیے ○

عمل کرنے کی بات

سورۂ بقرۃ کے آخری دو آیتیں جو کوئی کسی رات میں پڑھے گا وہ اس کے لیے کافی ہوں گی۔ (۳)

☆ **تشریح:** انسان کے اختیار کے بغیر جو خیالات اس کے دل میں آ جاتے ہیں ان پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ لہٰذا اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان جان بوجھ کر جو غلط عقیدے دل میں رکھے، یا کسی گناہ کا سوچ سمجھ کر بالکل پکا ارادہ کرے تو اس پر حساب ہوگا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تسلی بھی دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی بوجھ بندوں پر ایسا نہیں ڈالا جاتا اور کسی ایسی چیز کا مطالبہ ان سے نہیں کیا جاتا جو ان کی استطاعت سے باہر ہو۔ سورۂ بقرہ کی یہ آخری دو آیات ہیں، ان کے بڑے فضائل حدیث شریف میں آئے ہیں:

۱. یہ آیتیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے خاص الخاص خزانوں میں سے ہیں جو اس کے عرشِ عظیم کے تحت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیاتِ رحمت اس امت کو عطا کی ہیں، یہ دنیا اور آخرت کی ہر بھلائی اور ہر خیر اپنے اندر لیے ہوئے ہیں۔
۲. یہ آیتیں سراپا رحمت ہیں اور اللہ تعالیٰ کے تقرب کا خاص وسیلہ ہیں اور ان میں بڑی جامع دعا ہے۔

☆ لہٰذا ہم سب کو چاہیے کہ ان آیات کو زبانی یاد کرلیں اور روزانہ رات کو سونے سے پہلے پڑھ لیا کریں۔

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) حساب کس چیز پر ہوگا؟
(ب) سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیا تسلی دی گئی ہے؟
(ج) سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتوں کے دو فضائل لکھیں۔

(د) انسان کے اختیار کے بغیر جو خیالات دل میں آجاتے ہیں ان پر کتنا گناہ ہوتا ہے؟

(ھ) مسلمان جن پر ایمان لائے ہیں اور ان کا تذکرہ ان آیات میں ہے وہ لکھیں۔

سوال:۲ خالی خانے پُر کریں۔

(الف) اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ [ ] وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۔

(ب) رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ [ ] اَوْ اَخْطَاْنَا ۔

(ج) اے ہمارے پروردگار! ہم آپ کی [ ] کے طلب گار ہیں۔

(د) اے ہمارے پروردگار! اگر ہم سے کوئی [ ] ہو جائے تو ہماری گرفت نہ فرمائے۔

(ھ) اور اے ہمارے پروردگار! ہم پر ایسا [ ] نہ ڈالیے جسے اٹھانے کی ہم میں [ ] نہ ہو۔

(و) اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی بوجھ [ ] پر ایسا نہیں ڈالا جاتا اور کسی ایسی چیز کا [ ] ان سے نہیں کیا جاتا جو ان کی [ ] سے باہر ہو۔

(ز) یہ آیتیں سراپا رحمت ہیں اور اللہ تعالیٰ کے [ ] کا خاص وسیلہ ہیں اور ان میں بڑی [ ] دعا ہے۔

عملی مشق | تمام بچوں کو سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات زبانی یاد کروائیں اور کلاس میں ان سے پڑھوائیں۔

سبق:۴	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق:۵ دعا کی فضیلت واہمیت

- **دعا:** اللہ تعالیٰ سے مانگنے کو دعا کہتے ہیں۔ دعا دراصل وہی ہے جو دل کی گہرائی سے اور اس یقین کی بنیاد پر ہو کہ زمین و آسمان کے سارے خزانے صرف اللہ تعالیٰ کے قبضہ و اختیار میں ہیں اور وہ اپنے در کے سائلوں، مانگنے والوں کو عطا فرماتا ہے اور مجھے جب ہی ملے گا جب وہ عطا فرمائے گا۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے خطاب کر کے فرمایا:

  "تم اللہ سے دعا مانگنے میں عاجز نہ بنو اور کوتاہی نہ کرو اس لیے کہ دعا کرتے رہنے کی صورت میں ہرگز کوئی شخص (کسی ناگہانی آفت سے) ہلاک نہ ہوگا۔"(۴)

☆ اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کرنا سخت غرور و تکبر کی علامت ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ سے نہ مانگنا بھی تکبر کی نشانی ہے جس شخص کو بندگی کا پورا پورا احساس ہوگا تو اس کا سر اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدے کے لیے جھک جائے گا اور اس کے ہاتھ دعا کے لیے اٹھ جائیں گے۔

☆ دعا مومن کا ہتھیار ہے دین کا ستون ہے آسمانوں اور زمین کی روشنی ہے کیوں کہ مومن دعا کے ذریعہ اپنی اور دوسروں کی بلا اور مصیبتیں دور کرتا ہے اور دعا کے ذریعہ آسمان اور زمین کی تاریکیاں جاتی رہتی ہیں۔

دعا کے ذریعہ دل کو سکون ملتا ہے، جو شخص فراخی وخوش حالی میں دعا کا التزام کرتا ہے وہ ہر بلا اور آفت سے محفوظ رہتا ہے اور جو دعا کرنا چھوڑ دیتا ہے وہ بلا و مصائب کا شکار ہو جاتا ہے۔

☆ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ "جس کے لیے دعا کا دروازہ کھل جاتا ہے اس کے لیے قبولیت کے دروازے بھی کھول دیئے جاتے ہیں۔"(۵) دعا کی توفیق مل جانا ہی اس کے قبول ہونے کی علامت ہے، دعا میں بندہ اپنی عاجزی اور حاجت مندی کا اقرار کرتا ہے اور سراپا عاجز بن کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کر کے یقین رکھتا ہے کہ صرف اللہ ہی دینے والا ہے، وہی داتا ہے، اس کے سوا کوئی دینے والا نہیں، وہ قادر ہے، کریم ہے، بے نیاز ہے، جتنا چاہے دے سکتا ہے، اس کے خزانے لامحدود ہیں، نہ کبھی ختم ہو سکتے ہیں اور نہ ان میں کمی آ سکتی ہے۔

📖 حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کیا میں تمہیں وہ عمل بتاؤں جو تمہارے دشمنوں سے بچاؤ کرے اور تمہیں بھرپور روزی دلائے وہ یہ ہے کہ اپنے اللہ سے دعا کیا کرو رات میں اور دن میں، کیوں کہ دعا مومن کا خاص ہتھیار یعنی اس کی خاص طاقت ہے۔"(٦)

📖 حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو اللہ سے نہ مانگے اس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔"(۷)

☆ دنیا میں کوئی ایسا نہیں ہے جو سوال کرنے سے ناراض نہ ہوتا ہو، ماں باپ تک کا یہ حال ہوتا ہے، کہ اگر بچہ ہر وقت مانگے اور سوال کرے تو وہ بھی چڑ جاتے ہیں، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ ایسا رحیم وکریم اور بندوں پر اتنا مہربان ہے کہ جو بندہ اس سے نہیں مانگے وہ اس سے ناراض ہوتا ہے اور مانگنے پر اسے پیار آتا ہے۔

"ہر رات میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ مسلمان بندہ اس میں دنیا و آخرت کی جو خیر مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرماتے ہیں۔"(۸)

☆ دعا مانگنے والے کو دعا کرنے پر تین چیزوں میں سے کوئی ایک

چیز ضرور ملتی ہے، جو اس نے مانگا ہے وہ دے دیا جاتا ہے، یا اس کی دعا کو آخرت میں ذخیرہ بنا دیا جاتا ہے، یا پھر آنے والی کوئی مصیبت یا تکلیف اس دعا کی وجہ سے روک دی جاتی ہے۔

☆ حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ اس بندے کو جس نے دنیا میں بہت سی ایسی دعائیں کی ہوں گی جو بظاہر دنیا میں قبول نہیں ہوئی ہوں گی ان دعاؤں کے حساب میں جمع شدہ ذخیرہ آخرت میں عطا فرمائیں گے تو بندے کی زبان سے نکلے گا:

"اے کاش! میری کوئی بھی دعا دنیا میں قبول نہ ہوئی ہوتی اور ہر دعا کا پھل یہیں ملتا۔"(۹)

کسی کو بد دعا نہ دیں:

اس کے علاوہ ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ احادیث میں اپنی جان مال اور اولاد کو بد دعا دینے سے منع کیا گیا ہے، کیوں کہ ممکن ہے کہ یہ بد دعا ایسے وقت میں کی جائے جو قبولیت کا وقت ہو اور وہ بد دعا قبول ہو جائے۔ لہٰذا ہم اپنے آپ کو اور کسی اور کو بھی بد دعا دینے سے پرہیز کریں۔(۱۰)

کن لوگوں کی دعا خاص طور سے قبول ہوتی ہے؟ احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ

مندرجہ ذیل لوگوں کی دعا خاص طور سے قبول ہوتی ہے:

۱. اولاد کے حق میں ماں باپ کی دعا۔
۲. مسافر اور پردیسی کی دعا۔
۳. مظلوم کی دعا جب تک وہ بدلہ نہ لے لے۔
۴. حاجی کی دعا۔
۵. مجاہد کی دعا۔
۶. بیمار کی دعا۔
۷. ایک بھائی کی دوسرے بھائی کے لیے غائبانہ دعا۔

قبولیت دعا کے خاص احوال و اوقات:

۱. فرض نماز کے بعد۔
۲. قرآن مجید ختم کرنے کے بعد۔
۳. اذان اور اقامت کے درمیان۔
۴. بارش برسنے کے وقت۔

۵ اللہ کی راہ میں جہاد کے وقت۔ ۶ جب بیت اللہ سامنے ہو۔

۷ رات کے آخری حصہ میں۔ ۸ روزہ افطار کرنے کے وقت۔

دعا مانگنے کے آداب:

۱ باوضو ہونا۔ ۲ قبلہ رخ ہونا۔ ۳ دوزانو بیٹھنا۔

۴ دونوں ہاتھ پھیلا کر اوپر اٹھا کر دعا مانگنا۔ ۵ دونوں ہاتھوں کے درمیاں تھوڑا سا فاصلہ رکھنا۔

۶ اللہ جل شانہ کے اسماءِ حسنیٰ اور اعلیٰ صفات کا واسطہ دے کر دعا مانگنا۔

۷ دعا کے شروع میں اور آخر میں درود شریف پڑھنا۔

۸ اپنی ذات سے دعا شروع کرنا پھر اپنے ماں باپ اور تمام مسلمانوں کے لیے دعا کرنا۔

۹ پورے یقین کے ساتھ دعا مانگنا۔

۱۰ دعا کے آخر میں آمین کہنا اور دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لینا۔

☆ اس سبق میں ہم نے دعا کے بارے میں بہت سی اہم باتیں پڑھی ہیں، ہمیں چاہیے کہ ان پر خود بھی عمل کریں اور دوسروں کو بھی بتائیں تاکہ ہر مسلمان اللہ تعالیٰ سے خوب دعا مانگنے والا بن جائے۔

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں:

(الف) دعا کیا ہے؟

(ب) دعا کرنے کے چند فائدے لکھیں۔ دعا نہ کرنے کا ایک نقصان لکھیں۔

(ج) دعا کے فوائد دیکھ کر انسان آخرت میں کیا کہے گا؟

(د) اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کرنا کس چیز کی علامت ہے؟

(ہ) بددعا کیوں نہیں کرنی چاہیے؟

سوال:۲ خالی جگہ پر کریں۔

(الف) اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کرنا سخت ________ اور ________ کی علامت ہے۔

(ب) جس کے لیے دعا کا دروازہ کھل جاتا ہے اس کے لیے ________ کے دروازے بھی ________ دیے جاتے ہیں۔

(ج) جو اللہ تعالیٰ سے نہ مانگے اس پر اللہ تعالیٰ ________ ہوتا ہے۔

(د) دعا مانگنے والے کو ________ کرنے پر تین چیزوں میں سے کوئی ________ چیز ضرور ملتی ہے۔

سوال:۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) فراخی اور خوش حالی میں دعا کا التزام کرنے سے کیا ہوتا ہے؟

(ب) جس شخص کو بندگی کا پورا احساس ہوگا وہ کیا کرے گا؟

(ج) دعا میں بندہ اپنی کس چیز کا اقرار کرتا ہے؟

(د) دعا مانگنے والے کو دعا کرنے پر کیا چیزیں ملتی ہیں؟

(ھ) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر کتنا رحیم و کریم اور مہربان ہے؟

سوال:۴ اپنی کاپی میں مندرجہ ذیل طریقے سے کالم بنا کر پُر کریں۔

جن لوگوں کی دعا خاص طور پر قبول ہوتی ہے	قبولیت دعا کے خاص احوال و اوقات	دعا مانگنے کے آداب

سبق:۵	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق: ٦ زکوٰۃ

📖 **زکوٰۃ:** اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق اپنے مال کا مقررہ حصہ مسلمان غریب، فقیر کو مالک بنا کر دینے کو "زکوٰۃ" کہتے ہیں۔

📖 زکوٰۃ ہر مسلمان عاقل بالغ، مرد اور عورت پر جو نصاب کے مالک ہوں فرض ہے، اور جو شخص زکوٰۃ ادا نہ کرے وہ سخت گناہ گار ہوگا۔

☆ شہادت توحید و رسالت اور اقامت صلاۃ کے بعد زکوٰۃ اسلام کا تیسرا رکن ہے، قرآن مجید میں ستر سے زیادہ مقامات پر اقامت صلوٰۃ اور اداء زکوٰۃ کا ذکر اس طرح ساتھ ساتھ کیا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دین میں ان دونوں کا مقام اور درجہ قریب قریب ایک ہی ہے۔

☆ زکوٰۃ میں نیکی اور افادیت کے تین پہلو ہیں:

1. بندۂ مومن جس طرح نماز کے قیام اور رکوع و سجود کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے حضور میں اپنی بندگی کا اظہار جسم و جان اور زبان سے کرتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا و رحمت اور اس کا قرب اس کو حاصل ہو اسی طرح
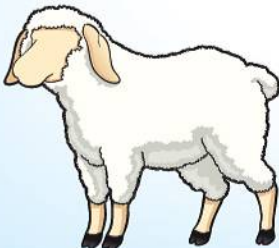
زکوٰۃ ادا کرکے وہ اس کی بارگاہ میں اپنا مال اسی غرض سے پیش کرتا ہے اور اس کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لیے وہ اس کو قربان کرتا ہے، یعنی زکوٰۃ بھی نماز کی طرح ایک اہم عبادت ہے۔

۲ دوسرا پہلو زکوٰۃ میں یہ ہے کہ اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے ضرورت منداور پریشان حال بندوں کی خدمت واعانت ہوتی ہے، اس پہلو سے زکوٰۃ اخلاقیات کا نہایت ہی اہم باب ہے۔

یاد رکھنے کی بات

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمھارے اسلام کی تکمیل اس میں ہے کہ مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔" (۱۱)

۳ تیسرا پہلو اس میں افادیت کا یہ ہے کہ مال کی محبت جو کہ ایک نہایت مہلک روحانی بیماری ہے، زکوٰۃ اس کا علاج اور اس کے گندے اور زہریلے اثرات سے نفس کی تطہیر اور تزکیہ کا ذریعہ ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے:

وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی○الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَکّٰی○ (۱۲)

ترجمہ: "اور اس (آگ) سے ایسے پرہیزگار شخص کو دور رکھا جائے گا○ جو اپنا مال پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے (اللہ کے راستے میں) دیتا ہے○"

زکوٰۃ دینے سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے اور مصائب وآفات ٹل جاتی ہیں اور انسان کی جان ومال آفات سے محفوظ رہتے ہیں۔ زکوٰۃ دینے سے مال ودولت اور زندگی میں برکت ہوتی ہے اور زکوٰۃ دینے میں بخل کرنے سے آسمانی برکتوں کے دروازے بند ہوجاتے ہیں، حدیث شریف میں ہے جو قوم زکوٰۃ روک لیتی ہے اللہ تعالیٰ ان پر قحط اور خشک سالی مسلط کر دیتا ہے اور آسمان سے بارش بند ہوجاتی ہے۔ (۱۳)

☆ لہٰذا ہر مسلمان صاحب نصاب کو خوش دلی سے زکوٰۃ دینی چاہیے اور یہ یقین رکھنا چاہیے کہ جو مال ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں گے اللہ تعالیٰ اس کا کئی گنا بدل ہمیں دنیا اور آخرت میں عطا فرمائیں گے۔

☆ عبداللہ بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: "تین کام ایسے ہیں کہ جو شخص ان کو کرے گا ایمان کا ذائقہ چکھے گا، صرف اللہ کی عبادت کرے اور یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اپنے مال کی زکوٰۃ ہر سال اس طرح دے کہ اس کا نفس اس پر خوش ہو اور اس پر آمادہ کرتا ہو۔" (۱۴)

☆ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ جو مال زکوٰۃ میں ادا کیا جاتا ہے وہی بڑھنے والا ہے۔

ترجمہ: "اور جو زکوٰۃ تم اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے ارادے سے دیتے ہو، تو جو لوگ بھی ایسا کرتے ہیں وہ ہیں جو (اپنے مال کو) کئی گنا بڑھا لیتے ہیں۔" (۱۵)

زکوٰۃ کا نصاب:

☆ اگر کسی کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی ہو یا ان دونوں میں سے کسی ایک کی قیمت کے برابر تجارت کا مال یا اتنا روپیہ ہو جو ضرورت سے زیادہ اور قرض سے خالی ہو تو وہ شخص نصاب کا مالک ہوگا۔

☆ جب اس پر ایک قمری (اسلامی) سال گذر جائے تو اس مال کا چالیسواں حصہ (ڈھائی فیصد) زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے۔

📖 **مصارفِ زکوٰۃ:** وہ آٹھ اقسام کے لوگ جن کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے اور ان کے بارے میں قرآن کریم کی سورۃ توبہ کی آیت نمبر ۶۰ میں ذکر ہے مندرجہ ذیل ہیں:

۱. **فقراء:** یعنی عام غریب اور مفلس لوگ، اس میں وہ لوگ بھی داخل ہیں جن پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔
۲. **مساکین:** وہ حاجت مند جن کے پاس اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے کچھ نہ ہو اور بالکل خالی ہاتھ ہوں۔
۳. **عاملین:** یعنی لوگوں سے ان کی زکوٰۃ وصول کرنے والا عملہ۔
۴. **مؤلفۃ القلوب:** ایسے لوگ جن کی تالیف قلب اور دل جوئی کسی دینی اور قومی بہتری کے لیے ضروری ہو۔

5. **رقاب:** یعنی غلاموں اور قیدیوں کی آزادی اور گلوخلاصی کے لیے۔
6. **غارمین:** جن لوگوں پر کوئی ایسا مالی بار آ پڑا ہو جس کے اٹھانے کی ان میں طاقت نہ ہو جیسے قرض یا تاوان وغیرہ۔
7. **فی سبیل اللہ:** دین کی نصرت و حفاظت اور اعلاء کلمۃ اللہ کے سلسلے کی ضروریات۔
8. **ابن السبیل:** وہ مسافر جنہیں مسافرت میں ہونے کی وجہ سے مدد کی ضرورت ہو۔[۱۶]

ان لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں:

1. وہ مال دار جس پر خود زکوٰۃ فرض ہے۔
2. بنو ہاشم اور سید (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان والے)۔
3. ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی، بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی وغیرہ۔
4. شوہر اور بیوی ایک دوسرے کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔
5. مال دار آدمی کی نابالغ اولاد۔
6. غیر مسلم۔

☆ **زکوٰۃ کے مسائل:** زکوٰۃ دیتے وقت یا زکوٰۃ دینے کے لیے مال الگ کرتے وقت زکوٰۃ کی نیت ضروری ہے یعنی یہ نیت کرے کہ یہ زکوٰۃ کی رقم ہے، بغیر نیت کے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

☆ زکوٰۃ میں مستحق کو مالک بنانا ضروری ہے اگر زکوٰۃ کے پیسوں سے کنواں کھدوا دیا، یا سڑک بنوادی تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

☆ زمین کی پیداوار اور مویشیوں (گائے، بکری وغیرہ) پر بھی زکوٰۃ فرض ہوتی ہے، ان کی تفصیل علماء کرام سے معلوم کر لی جائے۔

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) زکوٰۃ کسے کہتے ہیں؟

(ب) زکوٰۃ کی اہمیت پر چند جملے لکھیں۔

(ج) زکوٰۃ کی نیت کس وقت کرنی ضروری ہے؟

(د) کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے؟

(ھ) زکوٰۃ میں نیکی اور افادیت کے تین پہلو لکھیں۔

سوال:۲ زکوٰۃ کے مستحق اور ان کے ناموں کو خانوں میں لکھ کر مکمل کریں۔

	مستحقین	نام
(الف)	عام غریب اور مفلس لوگ	
(ب)		عاملین
(ج)	وہ مسافر جنہیں مسافرت میں ہونے کی وجہ سے مدد کی ضرورت ہو	
(د)		غارمین
(ھ)	دین کی نصرت وحفاظت اور اعلائے کلمۃ اللہ کے سلسلے کی ضروریات	

سوال:۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) زکوٰۃ کن پر فرض ہے؟

(ب) زکوٰۃ دینے کے تین فائدے لکھیں۔

(ج) مال و دولت اور سونے چاندی کے علاوہ اور کن چیزوں پر بھی زکوٰۃ ہے؟

(د) کن کاموں میں زکوٰۃ کا مال خرچ کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی؟

سوال:۴ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) شہادتِ توحید ورسالت اور اقامت ________ کے بعد زکوٰۃ اسلام کا ________ رکن ہے۔

(ب) زکوٰۃ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے ضرورت منداور ________ بندوں کی خدمت و ________ ہوتی ہے۔

(ج) زکوٰۃ دینے سے اللہ تعالیٰ ________ ہوتا ہے اور مصائب و ________ ٹل جاتی ہیں۔

(د) جو مال زکوٰۃ میں ادا کیا جاتا ہے وہی ________ والا ہے۔

(ھ) زکوٰۃ میں مستحق کو ________ بنانا ضروری ہے۔

سوال:۴ لکیر کے ذریعے ملا کر جملے مکمل کریں۔

(الف)	(ب)
جو شخص زکوٰۃ ادا نہ کرے	برکتوں کے دروازے بند ہوجاتے ہیں۔
زکوٰۃ دینے سے مال و دولت	ایک اہم عبادت ہے۔
زکوٰۃ میں بخل کرنے سے آسمانی	اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔
زکوٰۃ بھی نماز کی طرح	خوش دلی سے زکوٰۃ دینی چاہیے۔
زکوٰۃ دینے سے	وہ سخت گناہ گار ہوگا۔
لہٰذا ہر مسلمان صاحبِ نصاب کو	اور زندگی میں برکت ہوتی ہے۔

سبق:۶	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق: ۷ کسبِ حلال

📖 اللہ تعالیٰ نے انسان کو جن صلاحیتوں سے نوازا ہے ان صلاحیتوں کو اچھی طرح استعمال کر کے خود بھی نفع اٹھانا اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچانا محنت کی عظمت کہلاتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایسا بنایا ہے کہ وہ زندگی میں باہمی تعاون اور ایک دوسرے سے لین دین کا محتاج ہے۔ ہر انسان اور طبقے کی ضرورت دوسرے سے وابستہ ہے۔ شہر کے لوگوں کو غلہ خریدنے کے لیے کسان کی ضرورت ہے جو کھیتی باڑی کر کے غلہ اگائے تاکہ یہ اس سے غلہ خرید سکیں۔ اسی طرح کسان کو ضرورت ہے ان شہری کارخانے والوں کی جن سے وہ برتن، کپڑا اور دوسری ضرورت کا سامان خرید سکے۔ غرض سب کو ایک دوسرے کے تعاون اور مدد کی ضرورت ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے اس امت کو ایمانیات اور عبادات کے ساتھ ساتھ اخلاق اور معاشرت بھی سکھائی ہے۔ انسانوں سے کس طرح خرید و فروخت کرنی ہے، صنعت و تجارت، محنت اور مزدوری کس طرح کرنی ہے ان کے بارے میں واضح ہدایات دی ہیں۔

☆ اسلامی احکامات کے مطابق تجارت، ملازمت اور کھیتی باڑی وغیرہ کرنے سے یہ دنیا کے کام نہیں رہتے بل کہ دین اور عبادت بن کر جنت میں لے جانے کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔

☆ **کسب حلال:** کسبِ حلال یعنی جائز اور حلال طریقے سے روزی کمانا عین عبادت ہے اور موجبِ اجرو ثواب ہے۔

📖 ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"کسی نے کبھی کوئی کھانا اس سے بہتر نہیں کھایا کہ اپنے ہاتھوں کی محنت سے کما کر کھائے، اور اللہ تعالیٰ کے پیغمبر داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں سے کام کر کے کھاتے تھے۔" (۱۷)

☆ یعنی سب سے اچھی کمائی یہی ہے کہ آدمی اپنے ہاتھ سے کوئی ایسا کام کرے جس سے اس کی اور اس کے گھر والوں کی کھانے پینے کی ضروریات پوری ہوں۔ حضرت داؤد علیہ السلام ایسا ہی کرتے تھے، قرآن کریم میں ہے کہ وہ لوہے کی زرہ بنا کر فروخت کرتے تھے۔ مختلف انبیا علیہم السلام نے اللہ تعالیٰ کے دین کی دعوت کے ساتھ مختلف طریقوں سے اپنی روزی کمائی، جس سے ہمیں بھی محنت کی عظمت کا سبق ملتا ہے۔ (۱۸)

☆ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی بچپن میں بکریاں چرایا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے ہو کر تجارت کی اور اس غرض سے شام گئے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بھی مختلف شعبوں سے وابستہ تھے۔

> **کیا آپ کو معلوم ہے**
>
> اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "اے ایمان والو تم ہمارے رزق میں سے حلال اور طیب کھاؤ (اور حرام سے بچو)۔" (۱۹)

📖 انصارِ مدینہ کھیتی باڑی کرتے تھے جب کہ مہاجرین صحابہ رضی اللہ عنہم اکثر تجارت پیشہ تھے، امہات المؤمنین میں سے بھی بعض دست کاری کے ذریعہ کماتی تھیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتی تھیں۔

☆ اسلام نے بھیک مانگنے اور دوسروں سے سوال کرنے کو ناپسند کیا ہے بل کہ اس کی ترغیب دی ہے کہ انسان دوسروں سے مانگنے کے بجائے ان پر خرچ کرنے والا بنے۔ صرف یہی نہیں کہ اسلام نے حلال

کمانے کو پسند کیا ہے بل کہ حرام کمانے سے سختی سے منع کیا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا کہ

ترجمہ: "وہ گوشت اور جسم کا وہ حصہ جنت میں نہیں جا سکے گا جس کی نشوونما حرام مال سے ہوئی ہو۔ اور ہر ایسا گوشت اور جسم جو حرام مال سے پلا بڑھا ہے، دوزخ اس کی زیادہ مستحق ہے۔" [۲۰]

☆ محنت کر کے حلال کمانے والا کبھی محتاج نہیں ہوتا، وہ اور اس کے گھر والے مطمئن اور خوش حال رہتے ہیں۔ محنت کرنے والا صحت مند، تن درست اور چاق و چوبند رہتا ہے۔ محنت کر کے حلال کمانے والا معاشرے کا ایک کارآمد شہری بن جاتا ہے اور پورے معاشرے کو نفع پہنچاتا ہے۔

☆ ہم سب کو چاہیے کہ محنت کو اپنی زندگی کا شعار بنائیں۔ سستی اور کاہلی سے دور رہیں اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی صلاحیتوں سے خود بھی فائدہ اٹھائیں اور دوسروں کو بھی نفع پہنچائیں۔

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) محنت کی عظمت کسے کہتے ہیں؟

(ب) اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امت کے ذریعے کیا سکھایا ہے؟

(ج) سب سے اچھی کمائی کون سی ہے؟

(د) کون سا گوشت اور جسم جنت میں نہ جا سکے گا؟

سوال:۲ خالی جگہ پر کریں۔

(الف) اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایسا بنایا ہے کہ وہ زندگی میں باہمی __________ اور ایک دوسرے سے لین دین کا __________ ہے۔

(ب) جائز اور حلال طریقے سے روزی کمانا عین ________ اور موجب ________ ہے۔

(ج) ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ________ میں بکریاں چَراتے تھے۔

(د) محنت کرنے اور حلال کمانے والا کبھی ________ نہیں ہوتا۔

سوال: ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) کسان کو کس کی ضرورت ہے؟

(ب) اسلامی احکامات کے مطابق تجارت، ملازمت اور کھیتی باڑی کرنے سے کیا ہوتا ہے؟

(ج) حضرت داوٴد علیہ السلام کیا فروخت کرتے تھے؟

(د) انصارِ مدینہ اور مہاجرین صحابہ رضی اللہ عنہم کیا کرتے تھے؟

(ہ) محنت کر کے حلال کمانے کا کوئی ایک فائدہ لکھیں۔

سوال: ۴ اشاروں کی مدد سے پہچان کر ان کے بارے میں لکھیں۔

اشارے	نام
(الف) باہمی تعاون اور لین دین کے محتاج۔	
(ب) آخری نبی۔	
(ج) جائز اور حلال طریقے سے روزی کمانا	
(د) اپنے ہاتھوں سے کام کر کے کھاتے تھے	
(ہ) اپنے بچپن میں بکریاں چَراتے تھے	
(و) کھیتی باڑی کرتے تھے	
(ز) تجارت پیشہ تھے	

سبق: ۷	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق:۸ اسلام میں عبادت کا تصور

☆ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات کا نام ہے، اسلام اپنے ماننے والوں کی زندگی کے ہر شعبے کے بارے میں رہنمائی کرتا ہے اور کسی بھی موقع پر انھیں لاعلم نہیں چھوڑتا۔

☆ **عبادت کا مفہوم:** عبادت کے معنیٰ عام طور سے وہ چند مخصوص اعمال سمجھے جاتے ہیں جن کو انسان اللہ تعالیٰ کی عظمت اور کبریائی میں بجالاتا ہے، لیکن عبادت کا اصل مفہوم یہ ہے کہ "ہر وہ کام جس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی خوش نودی ہو عبادت میں داخل ہے۔" اس میں نماز روزہ حج اور زکوٰۃ بھی داخل ہیں اور تجارت ملازمت اور خدمتِ خلق وغیرہ بھی شامل ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی عاجزی اور بندگی کا اظہار کرنا اور اس کے احکام کو بجالانا عبادت کہلاتا ہے۔ اگر کوئی انسان بظاہر کیسے ہی اچھے کام کرے لیکن اس سے مقصود دکھلاوا اور شہرت ہو اور اپنی بندگی کا اظہار اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت نہ ہو تو وہ عبادت نہیں کہلائے گا۔

☆ دوسری طرف ہر وہ نیک کام چاہے وہ نماز، روزہ حج اور زکوٰۃ ہو یا بیماروں کی خبر گیری، غریبوں کی مدد یا جانوروں پر رحم کرنا ہو، اگر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کیا جائے اور اس میں مخلوق کا بھی فائدہ ہو عبادت کہلائے گا۔

☆ قرآن وحدیث سے بھی ہمیں یہی پتا چلتا ہے، مثلاً:

1. ترجمہ: "اچھی بات کہنا اور معاف کرنا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے پیچھے ستانا ہو۔" [۲۱]
یعنی کسی ٹوٹے ہوئے دل اور پریشان حال کو تسلی دینا اور کسی کو معاف کر دینا بھی عبادت ہے۔

2. ہر اچھا کام صدقہ (نیکی) ہے۔ [۲۱]

3. تمھارا کسی بھائی کو دیکھ کر مسکرانا بھی نیکی ہے۔

4. راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کا ہٹانا بھی نیکی ہے۔

> **کیا آپ کو معلوم ہے**
> رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے کوئی تھوڑی سی نیکی کو بھی معمولی نہ سمجھے۔" [۲۲]

5. بیوہ اور غریب کے لیے کوشش کرنے والے کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے برابر ہے اور اس کے برابر ہے جو دن بھر روزہ رکھتا ہو اور رات کو نماز پڑھتا ہو۔ [۲۳]

6. لوگوں کے درمیان لڑائی جھگڑے کے اسباب دور کرنا اور محبت پھیلانا ایسی عبادت ہے جس کا درجہ دوسری عبادات سے بھی بڑھ کر ہے۔

📖 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ایک دن فرمایا: "کیا میں تم کو روزہ، نماز اور زکوٰۃ سے بھی بڑھ کر درجہ کی چیز نہ بتاؤں؟ وہ آپس کے تعلقات کا درست کرنا ہے۔" [۲۴] یعنی آپس میں صلح صفائی کروا دینا اور اختلافات ختم کروانا بھی بہت بڑی عبادت ہے۔

📖 **انسان کی زندگی کا مقصد کیا ہے؟:** انسانی زندگی کا مقصد اپنے خالق و مالک کی عبادت ہے۔ یہی مقصد قرآن کریم میں بھی بیان فرمایا گیا ہے:

"اور میں نے جنات اور انسانوں کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔" [۲۵]

☆ اب ایک عبادت وہ ہے جو صرف بندے اور اس کے رب کے درمیان ہے، اس کا نام نماز ہے۔

☆ دوسری طرف ایک عبادت زکوٰۃ اور صدقہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہے مگر اس میں غریبوں، مسکینوں اور ناداروں کا بھی بہت فائدہ ہے۔

☆ ایک عبادت روزہ ہے جس میں انسان اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی خاطر تکلیف اٹھاتا اور مشقت برداشت کرتا ہے، بھوکا، پیاسا رہتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے۔

☆ اسی طرح ساری دنیا کے مسلمانوں میں اخوت، محبت اور رشتۂ اتحاد قائم کرنے والی عبادت کا نام حج ہے۔

☆ غرض مسلمان کی چوبیس گھنٹے کی زندگی عبادت بن سکتی ہے اگر اس کا ہر کام اللہ تعالیٰ کے احکامات اور سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہو۔ یہی ہر مسلمان کی زندگی کا مقصد اور یہی اصل کامیابی ہے۔

☆ ذیل میں چند کام ایسے لکھے جا رہے ہیں جن کا تعلق نماز، روزہ اور عبادات سے تو نہیں مگر اسلام میں ان کا شمار بھی عبادت میں ہوتا ہے اور ان پر بڑے اجر و ثواب کی خوش خبری دی گئی ہے۔

١ پڑوسیوں کا خیال رکھنا۔
٢ یتیموں اور بیواؤں کی مدد کرنا۔
٣ مظلوموں کی مدد کرنا۔
٤ بھولے اور بھٹکے ہوؤں کو راستہ دکھانا۔
٥ ایمان داری سے تجارت کرنا۔
٦ بھوکوں کو کھانا کھلانا۔
٧ درخت لگانا۔
٨ نوکروں سے اچھا سلوک کرنا۔
٩ بڑوں کا ادب کرنا۔
١٠ بیماروں کی عیادت کرنا۔

سوال:١ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) عبادت کا اصل مفہوم کیا ہے؟

(ب) نماز اور روزہ کے علاوہ اور کون سے کام عبادت میں داخل ہیں؟

(ج) انسان کی زندگی کا کیا مقصد ہے؟

(د) روزہ کیسی عبادت ہے؟

(ھ) ہماری چوبیس گھنٹے کی زندگی عبادت کیسے بن سکتی ہے؟

سوال:۲ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) اسلام ایک ________ ضابطۂ حیات کا نام ہے۔

(ب) اچھی بات کہنا اور معاف کرنا اس ________ سے بہتر ہے جس کے پیچھے ستانا ہو۔

(ج) تمھارا کسی بھائی کو دیکھ کر ________ بھی نیکی ہے۔

(د) راستے سے کسی ________ چیز کا ہٹا دینا بھی نیکی ہے۔

(ھ) انسان کی زندگی کا مقصد اپنے خالق و مالک کی ________ ہے۔

سوال:۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) کیسے کام کو عبادت نہیں کہیں گے؟

(ب) عبادت کے بارے میں قرآن و حدیث سے ہمیں کیا پتا چلتا ہے؟

(ج) کس عبادت کا درجہ دوسری عبادات سے بڑھ کر ہے؟

(د) زکوٰۃ میں کس کا فائدہ ہے؟

(ھ) بیوہ اور غریب کے لیے کوشش کرنے والے کا کیا مرتبہ ہے؟

(و) آپ پانچ ایسے کام لکھیں جو نماز، روزہ جیسی عبادات میں شامل نہیں مگر ان کا بہت ثواب ہے اور پھر ان نیک کاموں کو کریں۔

سوال:۴ مندرجہ ذیل الفاظ کے جملے بنائیں۔

اعمال	عظمت	شہرت	بندگی	مخلوق	اطاعت	نیکی	صلح

سوال:۵ سبق میں موجود احادیث اپنی کاپی میں لکھیں۔

سبق:۸	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

بابِ سوم (الف): احادیث

احادیث: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی باتوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کیے ہوئے کاموں کو ''احادیث'' کہتے ہیں۔

سبق: ۱ ① اعمال کی پابندی کا فائدہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

''اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهٗ بِمِثْلِ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيْمًا صَحِيْحًا'' (۱)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی بندہ بیمار ہو یا سفر میں جائے (اور اس بیماری یا سفر کی وجہ سے اپنے عبادت وغیرہ کے معمولات پورا نہ کر سکے) تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے اعمال اسی طرح لکھے جاتے ہیں جس طرح وہ صحت و تندرستی کی حالت میں اور زمانۂ اقامت کی حالت میں کیا کرتا تھا۔''

☆ تشریح: یہ اللہ تعالیٰ کا خاص لطف و کرم اور اپنے بندوں پر احسان ہے کہ اگر کوئی آدمی بیماری یا سفر جیسی مجبوری کی وجہ سے اپنے ذکر و عبادت وغیرہ کے معمولات پورے نہ کر سکے تو اللہ تعالیٰ اس کے اعمال نامہ میں اپنے فضل و کرم سے وہ معمولات لکھواتا ہے جو یہ آدمی تندرستی اور اقامت کی حالت میں کیا کرتا تھا۔

عمل کرنے کی بات

''جب کوئی شخص بیمار کی عیادت کے لیے جاتا ہے تو وہ رحمت میں غوطہ لگاتا ہے اور جب اس کے پاس بیٹھتا ہے تو رحمت میں ٹھہر جاتا ہے۔'' (۲)

۲ عیادت کا اہم ادب

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

''اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيْضِ فَنَفِّسُوْا لَهُ فِيْ اَجَلِهٖ فَاِنَّ ذَالِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَيُطِيْبُ بِنَفْسِهٖ''[۳]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اس کی عمر کے بارے میں اس کو خوش کرو (یعنی اس کی عمر اور زندگی کے بارے میں اچھی اور اطمینان بخش باتیں کرو، مثلاً یہ کہ آپ کی حالت الحمدللہ اچھی ہے، ان شاء اللہ آپ جلد ہی ٹھیک ہو جائیں گے) اس طرح کی باتیں کسی ہونے والی چیز کو روک تو نہ سکیں گی (اور جو اللہ تعالیٰ چاہے گا وہی ہوگا) لیکن اس سے اس کا دل خوش ہوگا (عیادت کا مقصد بھی یہی ہے)۔"

☆ تشریح: بیماروں کی عیادت کرنا ان کو تسلی دینا اور ان کی خدمت اور ہمدردی کو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونچے درجے کا نیک عمل اور ایک طرح کی مقبول ترین عبادت قرار دیا ہے اور مختلف طریقوں سے اس کی ترغیب دی ہے۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خود بھی یہی معمول تھا کہ بیماروں کی عیادت فرماتے اور ان سے ایسی باتیں کرتے جس سے ان کو تسلی ہوتی اور ان کا غم ہلکا ہوتا، ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیے۔

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) بیمار کو بیماری میں کن اعمال کا ثواب ملتا رہتا ہے؟

(ب) مریض کو کس طرح تسلی دینا چاہیے؟

(ج) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماروں کی عیادت کو کیسا عمل قرار دیا ہے؟

(د) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا معمول تھا؟

سوال:۲ خالی جگہ پر کریں۔

(الف) اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ ________ كُتِبَ لَهُ بِمِثْلِ ________ يَعْمَلُ مُقِيْمًا صَحِيْحًا۔

(ب) اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيْضِ ________ لَهُ فِيْ اَجَلِهٖ فَاِنَّ ذَالِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَ ________ بِنَفْسِهٖ۔

سوال:۳ خالی خانوں میں الفاظ لکھ کر جملے مکمل کریں۔

(الف) [ ] (اور اس بیماری یا سفر کی وجہ سے اپنی عبادت وغیرہ کے معمولات پورا نہ کر سکے تو [ ] اسی طرح لکھے جاتے ہیں جس طرح وہ صحت وتندرستی کی حالت میں اور زمانہ [ ]

(ب) جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو [ ] خوش کرو۔

(ج) [ ] اور ان کی خدمت اور ہم دردی کو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے [ ] عبادت قرار دیا ہے۔

(د) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خود بھی یہی [ ] تھا کہ بیماروں کی [ ] فرماتے۔

سبق:۱	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق: ۲ ۳ خواہشات کو دین کے تابع کرنا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

''لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ تَبْعًا لِمَا جِئْتُ بِہٖ''۔(۴)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک اس کی خواہشات میری لائی ہوئی ہدایت کے تابع نہ ہوجائیں۔"

☆ تشریح: اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ حقیقی ایمان اور مکمل ایمان جب ہی حاصل ہوسکتا ہے اور ایمانی برکات اس وقت ہی مل سکتی ہیں جب انسان کے دل کی چاہت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات کے تابع ہوجائے۔

۴ غصے پر قابو پانا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

''لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَۃِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِکُ نَفْسَہٗ عِنْدَ الْغَضَبِ''۔(۵)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پہلوان (اور طاقت ور) وہ نہیں جو مدمقابل کو پچھاڑ دے بل کہ پہلوان (اور شہ زور درحقیقت) وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔"

☆ تشریح: مطلب یہ ہے کہ انسان کا سب سے بڑا اور مشکل سے زیر ہونے والا دشمن اس کا نفس ہے جو اس کو غلط کاموں پر ابھارتا ہے۔ خاص طور پر غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھنا بہت ہی مشکل ہوتا ہے، اسی لیے حقیقی طاقت ور وہی ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے اور کوئی غلط کام نہ کرے۔

"تم میں سے مجھے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے سب سے قریب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں گے۔"(۶)

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) کون مؤمن نہیں ہوسکتا؟

(ب) حقیقی ایمان کب حاصل ہوسکتا ہے؟

(ج) طاقت ور کون ہے؟

سوال:۲ خالی جگہ پر کریں۔

(الف) لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ ______ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ۔

(ب) لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا ______ یَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ ______

(ج) تم میں سے کوئی شخص ______ نہیں ہوسکتا جب تک اس کی ______ میری لائی ہوئی ہدایت کے تابع نہ ہوجائیں۔

(د) ______ اور طاقت ور وہ نہیں ہے جو مدمقابل کو ______ بل کہ پہلوان اور شہ زور ______ وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔

سوال:۳ صحیح جواب کے گرد دائرہ بنائیں۔ اور خالی جگہ میں اسے لکھیں۔

(الف) انسان کا سب سے بڑا اور مشکل سے زیر ہونے والا دشمن اس کا ______ ہے۔
(دوست ۔ شیر ۔ نفس ۔ پڑوسی)

(ب) غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھنا بہت ہی ______ ہوتا ہے۔
(آسان ۔ مشکل ۔ ناممکن ۔ خطرناک)

(ج) حقیقی طاقت ور وہی ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے اور کوئی ______ کام نہ کرے۔
(اچھا۔ مناسب۔ صحیح۔ غلط)

سبق:۲	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق: ۳ ⑤ جوتے پہننے کا ادب

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

''اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَاْ بِالْیَمِیْنِ وَاِذَا نَزَعَ فَلْیَبْدَاْ بِالشِّمَالِ ، لِتَکُنِ الْیُمْنٰی اَوَّلَھُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرَھُمَا تُنْزَعُ''(۷)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو پہلے سیدھے پاؤں میں پہنے اور جب نکالنے لگے تو پہلے الٹے پاؤں سے نکالے (یعنی) سیدھا پیر جوتا پہننے میں مقدم اور نکالنے میں مؤخر ہو۔"

☆ تشریح: جوتا پہننے سے پیروں کو آرام ملتا ہے اور وہ محفوظ بھی رہتے ہیں، چوں کہ انسانی جسم میں سیدھا پیر الٹے پیر سے افضل ہے اس لیے جوتا پہننے میں بھی سیدھے پیر کو ترجیح دینی چاہیے۔ لہٰذا جوتا پہنتے وقت پہلے سیدھے پیر میں پہنا جائے اور اتارتے وقت پہلے الٹے پیر سے اتارا جائے۔

⑥ مسلمان سے مصافحہ کرنے کا ثواب

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

''مَامِنْ مُسْلِمَیْنِ یَلْتَقِیَانِ فَیَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَھُمَا قَبْلَ اَنْ یَّفْتَرِقَا''(۸)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے دونوں کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔"

☆ تشریح: ایک دوسرے سے ملاقات کے وقت محبت وخوشی اور جذبۂ اکرام واحترام کے اظہار کا ایک ذریعہ سلام کرنا ہے اور اسی کے ساتھ مصافحہ بھی ہے جو عام طور سے سلام کے ساتھ اس کے بعد کیا جاتا ہے۔ ایک حدیث سے یہ

عمل کرنے کی بات

"تم باہمی مصافحہ کیا کرو اس سے کینہ کی صفائی ہوتی ہے اور آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو اس سے تم میں باہمی محبت پیدا ہوگی اور دلوں سے دشمنی دور ہوگی۔"(۹)

بھی پتا چلتا ہے کہ سلام کی تکمیل مصافحہ ہے جو کہ گناہوں کی معافی کا بھی ذریعہ ہے۔

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) جوتا پہننے اور اتارنے کا مسنون طریقہ لکھیں۔

(ب) مصافحہ کرنے کا کیا فائدہ ہے؟

(ج) جوتا پہننے اور اتارنے سے متعلق حدیث اور اس کا ترجمہ اپنی کاپی میں لکھیں۔

سوال:۲ خالی خانوں میں الفاظ لکھ کر جملے مکمل کریں۔

(الف) جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں [　　　] معاف کر دیے جاتے ہیں۔

(ب) سلام کی تکمیل [　　　] معافی کا بھی ذریعہ ہے۔

(ج) [　　　] اس سے کینہ کی صفائی ہوتی ہے۔

(د) آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو [　　　] اور دلوں سے دشمنی دور ہوگی۔

سوال:۳ ہر جملے میں ایک لفظ غلط ہے۔ آپ اس لفظ کے گرد دائرہ بنائیں اور صحیح لفظ خالی جگہ میں لکھیں۔

(الف) جوتا پہننے سے پیروں کو درد ________ ملتا ہے۔

(ب) جوتا پہنتے وقت پہلے الٹے ________ پیر میں پہنا جائے۔

(ج) سلام کی ابتدا ________ مصافحہ ہے۔

سبق:۳	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

احادیث

سبق: ۴ — ۷ تلاوتِ قرآن کی برکت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

''مَنْ قَرَأَ عَشْرَ اٰیَاتٍ فِیْ لَیْلَۃٍ لَمْ یُکْتَبْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ''[۱۰]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص دس آیتوں کی تلاوت کسی رات میں کرے وہ اس رات میں غافلین میں سے شمار نہیں ہوگا۔“

☆ تشریح: دس آیات پڑھنا نہایت آسان ہے اور اس میں دیر بھی نہیں لگتی۔ اتنی ذرا سی عبادت سے انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل رہنے والوں میں شامل ہونے سے بچ جائے تو کتنی خوش نصیبی کی بات ہے۔ ہم سب کو اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔

۸ ذکر اللہ کی فضیلت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

''اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ: اَنَا مَعَ عَبْدِیْ اِذَا ذَکَرَنِیْ وَ تَحَرَّکَتْ بِیْ شَفَتَاہُ''[۱۱]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جس وقت بندہ میرا ذکر کرتا ہے اور میری یاد میں اس کے ہونٹ حرکت کرتے ہیں تو اس وقت میں اپنے اس بندے کے ساتھ ہوتا ہوں۔“

☆ تشریح: اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی اللہ تعالیٰ کا بندہ اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ کا قرب اور رضامندی فوراً حاصل ہوجاتی ہے جو وہ ذکر کے ذریعے حاصل کرنا چاہتا ہے۔

دل میں بٹھالینے کی بات

"چار کلمے اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں:
سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، ان میں سے جس کو چاہو پہلے پڑھو۔"
(یہ چاروں کلمے قرآن کریم کے بعد سب سے افضل ہیں اور یہ قرآن کریم ہی کے کلمات ہیں)۔[۱۳]

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) کون غافلین سے شمار نہیں ہوگا؟

(ب) اللہ تعالیٰ کس بندے کے ساتھ ہوتا ہے؟

(ج) قرآن کریم کے بعد سب سے افضل کلمات کون سے ہیں؟

سوال:۲ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) مَنْ قَرَاَ عَشْرَ ________ فِیْ لَیْلَةٍ لَمْ یُكْتَبْ مِنَ ________

(ب) ________ وہ اس رات میں غافلین ________۔

(ج) اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ: ________ اِذَا ذَكَرَنِیْ وَ تَحَرَّكَتْ ________

(د) چار کلمے اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں ________، ________، ________
ان میں سے ________ پہلے پڑھو۔

نوٹ: چاروں اسباق میں دی گئی احادیث اور ان کا ترجمہ زبانی یاد کریں اور انھیں دہراتے رہیں اس طرح یہ احادیث ان شاء اللہ تعالیٰ یاد بھی رہیں گی اور ان پر عمل کرنا بھی آسان رہے گا۔

سبق: ۴	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

احادیث

بابِ سوم: (ب) مسنون دعائیں

مسنون دعائیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دعائیں مانگیں اور امت کو سکھائیں، ان کو "مسنون دعائیں" کہتے ہیں۔

سبق: ۵ ① آبِ زم زم پینے کی دعا

''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ''[1]

ترجمہ: "اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں نفع دینے والا علم، کشادہ روزی اور ہر بیماری سے پوری شفا۔"

☆ تشریح: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جب آبِ زم زم پیتے تو یہ دعا پڑھتے، اس دعا میں تین بہت اہم چیزیں مانگی گئی ہیں جن کا مل جانا بڑی خوش نصیبی کی بات ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ: "آبِ زم زم جس مقصد کے لیے پیا جائے اس مقصد کے لیے مفید ہوتا ہے۔"

☆ لہٰذا یہ دعا ہم یاد کرلیں، ویسے بھی یہ دعا مانگیں اور جب اللہ تعالیٰ ہمیں بیت اللہ لے جائے تو وہاں آبِ زم زم پینے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیں۔

۲ تمام مسلمانوں کے لیے مغفرت کی دعا

"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ" (۲)

ترجمہ: "اے اللہ! تو میرے اور تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کے اور تمام مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے گناہ بخش دے۔"

یاد رکھنے کی بات

"خوشی ہو اور مبارک ہو اس بندے کو جو اپنے نامۂ اعمال میں بہت زیادہ استغفار پائے۔" (۳)

☆ تشریح: حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص دن میں ۲۵ یا ۲۷ مرتبہ تمام مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کے لیے مغفرت کی دعا مانگے گا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان مستجاب الدعوات (جن کی دعائیں اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوتی ہیں) لوگوں میں شامل ہو جائے گا جن کی دعاؤں سے زمین والوں کو رزق دیا جاتا ہے۔

☆ یہ دعا ہم خود بھی یاد کر کے روزانہ پڑھیں اور اپنے بہن بھائیوں اور دوستوں کو بھی سکھائیں۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات بہت پسند ہے کہ اس کے بندوں کی خدمت و خیر خواہی اور ان کو نفع پہنچانے کی کوئی کوشش کرے۔ مسلمان مردوں اور عورتوں کی مغفرت کے لیے دعا کرنے والے بھی اللہ تعالیٰ کے مقرب اور مقبول بندے بن جاتے ہیں۔ ہم سب کو اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔

مشق

سوال ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) اس سبق میں دی گئی دونوں دعائیں ترجمہ سمیت اپنی کاپی میں لکھیں۔

(ب) آبِ زم زم پینے کا کیا فائدہ ہے؟

(ج) تمام مسلمانوں کے لیے مغفرت کی دعا مانگنے کا کیا فائدہ ہے؟

(د) اللہ تعالیٰ کو کیا بات بہت پسند ہے؟

(ہ) تمام مسلمانوں کے لیے دن میں کتنی مرتبہ دعا کرنی چاہیے؟

سوال:۲ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں نفع دینے والا ________ کشادہ ________ اور ہر بیماری سے پوری ________۔

(ب) آبِ زم زم جس ________ کے لیے پیا جائے اس مقصد کے لیے ________ ہوتا ہے۔

(ج) اللہ تعالیٰ کو یہ بات بہت پسند ہے کہ اس کے بندوں کی ________ وخیر خواہی اور ان کو ________ پہچانے کی کوئی کوشش کرے۔

(د) اے اللہ! تو میرے اور تمام ________ مردوں اور مومن ________ کے اور تمام ________ مردوں اور مسلمان ________ کے گناہ بخش دے۔

(ہ) مسلمان مردوں اور عورتوں کی ________ کے لیے دعا کرنے والے بھی اللہ تعالیٰ کے ________ اور ________ بندے بن جاتے ہیں۔

سوال:۳ مندرجہ ذیل حروف سے سبق میں سے تلاش کر کے دس الفاظ بنائیں۔ آپ ایک لفظ کو دو یا زیادہ بار بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

ا	گ	ہ	ب	ز	م	ل
د	ن	و	ر	ح	ش	ت
ص	ق	ی	ج	آ	غ	پ

سبق:۵	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سر پرست	

سبق:٦ ③ سخت خطرے کے وقت کی دعا

📖 ''اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَّوْعَاتِنَا''(۴)

📖 ترجمہ: ”اے اللہ! ہماری پردہ پوشی فرما اور ہماری گھبراہٹ کو بے خوفی اور اطمینان سے بدل دے۔“

☆ تشریح: غزوۂ خندق کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس نازک وقت کے لیے کوئی خاص دعا ہے جو ہم اللہ کے حضور میں عرض کریں، حالت یہ ہے کہ ہمارے دل مارے دہشت کے اچھل اچھل کے گلوں میں آرہے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں اللہ تعالیٰ کے حضور میں یوں عرض کرو اور یہ دعا بتلائی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آندھی بھیج کر دشمنوں کے منہ پھیر دیے اور اس آندھی ہی سے اللہ تعالیٰ نے ان کو شکست دی۔

④ فکر اور پریشانی کے وقت کی دعا

📖 ''اَللّٰهَ اَللّٰهَ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا''(۵)

📖 ترجمہ: ”اللہ اللہ وہی میرا رب ہے، میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا/کرتی۔“

☆ تشریح: حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”میں تمھیں ایسے کلمے بتادوں جو پریشانی اور فکر کے وقت تم کہا کرو، (ان شاء اللہ تعالیٰ وہ تمھارے لیے باعثِ سکون ہوں گے، پھر یہ کلمات بتائے)۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں خواتین بھی دین کی باتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھتی تھیں اور دوسروں کو بتاتی تھیں۔ مسلمان بچیوں کو خود بھی دین سیکھنا چاہیے اور دوسروں کو سکھانا چاہیے۔

”تم میں سے جس کے لیے دعا کا دروازہ کھل گیا اس کے لیے رحمت کے دروازے کھل گئے۔“ (٦)

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) غزوۂ خندق کے دن جو دعا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھنے کو بتلائی وہ ترجمہ سمیت اپنی کاپی میں لکھیں۔

(ب) غزوۂ خندق میں خوف کی کیا حالت تھی؟

(ج) جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے دعا پڑھی تو اس کے بعد کیا ہوا؟

(د) حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دعا بتائی ترجمہ سمیت اپنی کاپی میں لکھیں۔

سوال:۲ خالی خانے بھریں۔

(الف) ________ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا۔

(ب) اَللّٰہَ اللّٰہَ رَبِّیْ ________

(ج) ________ میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا/کرتی۔

(د) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں خواتین بھی ________ باتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھتی تھیں اور دوسروں کو ________ تھیں۔

	دستخط سرپرست		دستخط معلم/معلمہ	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	سبق:۶

سبق: ۷ — ۵ جسمانی صحت اور عافیت کی دعا

"اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ"(۷)

ترجمہ: "اے اللہ! تو مجھے جسمانی صحت و عافیت عطا فرما، اے اللہ! تو میری قوتِ سماعت میں عافیت وسلامتی عطا فرما، اے اللہ! تو میری قوتِ بینائی میں عافیت وسلامتی عطا فرما تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔"

☆ تشریح: جسمانی صحت و عافیت قوتِ سماعت اور بینائی کی ہر انسان کو ضرورت ہے۔ یہ تمام نعمتیں ہمیں اللہ تعالیٰ ہی نے عطا فرمائی ہیں، ان نعمتوں کی حفاظت کے لیے اللہ تعالیٰ سے صبح اور شام اوپر دی گئی دعا ۳ مرتبہ ضرور مانگا کریں۔
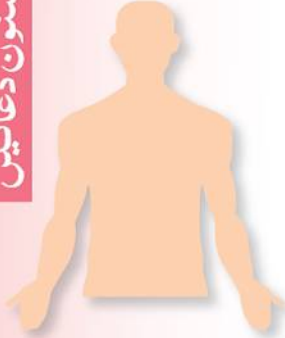
۶ بیماریوں سے محفوظ رہنے کی دعا

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَ مِنْ سَیِّئِ الْاَسْقَامِ"(۸)

ترجمہ: "اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، برص، جذام اور پاگل پن سے اور سب خراب بیماریوں سے۔"

☆ تشریح: برص، جذام، جنون اور اسی طرح بہت سی بیماریاں ایسی ہیں جن کی وجہ سے لوگ مریض سے دور بھاگتے ہیں، اور مریض کی عیادت بھی اچھی طرح نہیں ہو پاتی۔ بلاشبہ ان بیماریوں سے ہر انسان کو پناہ مانگنی چاہیے۔

دل میں بٹھالینے کی بات

"اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو (رب العالمین) مجھے شفا دیتا ہے۔" (۹)

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) جسمانی صحت اور عافیت کی دعا ترجمہ سمیت اپنی کاپی میں لکھیں۔

(ب) بیماریوں سے محفوظ رہنے کی دعا ترجمہ سمیت اپنی کاپی میں لکھیں۔

سوال:۲ خالی خانے بھریں۔

(الف) اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ، ______ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ ______

(ب) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ ______ وَ مِنْ سَیِّئِ الْاَسْقَامِ

(ج) اے اللہ! ______ برص، جذام اور پاگل پن سے اور سب ______

(د) اے اللہ! تو مجھے جسمانی ______ وعافیت عطا فرما اے اللہ! تو میری قوتِ ______ میں عافیت و ______ عطا فرما، اے اللہ! تو میری بینائی میں ______ وسلامتی عطا فرما، تیرے سوا کوئی ______ نہیں ہے۔

سبق:۷	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق: ۸ ⑦ مہینے کا نیا چاند دیکھنے کی دعا

"اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَ رَبُّكَ اللّٰهُ"،(۱۰)

ترجمہ: "اے اللہ! یہ چاند ہمارے لیے امن و ایمان اور سلامتی و اسلام کا چاند ہو۔ (اے چاند) تیرا رب اور میرا رب اللہ ہے۔"

☆ تشریح: اسلامی مہینے بارہ ہیں، ہر مہینہ زندگی کا ایک مرحلہ ہے، جب ایک مہینہ ختم ہو کر دوسرے مہینے کا چاند آسمان پر نمودار ہوتا ہے تو گویا اعلان ہو جاتا ہے کہ ہر آدمی کی زندگی کا ایک مرحلہ پورا ہو کے آگے کا مرحلہ شروع ہو رہا ہے۔ ایسے موقع کے لیے مناسب ترین دعا یہی ہو سکتی ہے کہ یہ مرحلہ یعنی نیا مہینہ بھی امن و ایمان اور اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کے ساتھ گذرے۔ ہر اسلامی مہینے کے شروع ہونے پر ہم سب کو یہ دعا اہتمام سے مانگنی چاہیے۔

⑧ سورج نکلنے کے وقت کی دعا

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَقَالَنَا يَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا"(۱۱)

ترجمہ: "اس اللہ کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے جس نے ہمیں یہ آج کا دن دکھایا اور ہمارے (کل کے) گناہوں کے سبب ہمیں ہلاک نہ کر ڈالا۔"

☆ تشریح: ہم سب کے لیے رات کے بعد صبح ہوتی ہے اور دن ختم ہونے کے بعد شام شروع ہو جاتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشادات اور اپنے اسوۂ حسنہ سے ہمیں یہ سکھایا ہے کہ ہم ہر صبح اور شام اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلق کو مستحکم کریں۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کریں اور اپنے قصوروں کا اعتراف کر کے اس سے معافی مانگیں۔

عمل کرنے کی بات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نئے چاند کو دیکھتے تو تین مرتبہ فرماتے: "ھِلَالُ خَیْرٍ وَّ رُشْدٍ" (یہ خیر اور ہدایت کا چاند ہو)۔ (۱۲)

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) مہینے کا نیا چاند دیکھنے کی دعا ترجمہ سمیت اپنی کاپی میں لکھیں۔

(ب) سورج نکلنے کے وقت کی دعا ترجمہ سمیت اپنی کاپی میں لکھیں۔

(ج) تمام اسلامی مہینوں کے نام اپنی کاپی میں لکھیں۔

(د) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کیا سکھایا ہے؟

سوال:۲ خالی خانے پُر کریں۔

(الف) اَللّٰھُمَّ اَھِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ ______ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَ ______

(ب) اے اللہ! یہ چاند ______ اور اسلام اور سلامتی کا چاند ہو ______

(ج) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَقَالَنَا يَوْمَنَا هٰذَا ______

(د) اس اللہ کا (لاکھ لاکھ) ______ ہے جس نے ہمیں یہ ______ کا دن دکھایا اور ہمارے (کل کے) ______ کے سبب ہمیں ______ نہ کر ڈالا۔

سبق:۸	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

باب چہارم: (الف) سیرت

📖 **سیرت:** ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات کو سیرت کہتے ہیں۔

سبق: ۱ فتح مکہ سے وصال تک

☆ صلح حدیبیہ کے اگلے سال ۷ھ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ عمرہ کے لیے روانہ ہوئے۔ مکہ مکرمہ پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ کے درمیان سعی کی۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے خانۂ کعبہ کی چھت پر کھڑے ہو کر اذان دی۔

☆ عمرہ ادا کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین دن مکہ میں رہے پھر حدیبیہ میں ہونے والے معاہدے کے تحت واپس مدینہ منورہ چلے گئے۔
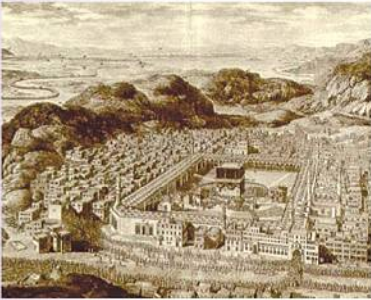
☆ **فرماں رواؤں کو دعوتِ اسلام:** صلح حدیبیہ نے تبلیغِ اسلام کا دروازہ کھول دیا۔ حدیبیہ سے واپس آ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہِ ذی الحجہ محرم ۶ھ میں بادشاہوں کے نام دعوتِ اسلام کے خطوط بھیجنے کا ارادہ فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: "اے لوگو! میں تمام عالم کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں، تمام دنیا کو یہ پیغام پہنچاؤ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔"(۱)

📖 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن بادشاہوں کو خطوط بھیجے ان میں سے چند یہ ہیں:

❶ قیصرِ روم ❷ خسرو پرویز شاہ ایران

❸ نجاشی شاہِ حبشہ ❹ مقوقس شاہ مصر و اسکندریہ وغیرہ۔

☆ **فتح خیبر:** سورۂ فتح جس میں اللہ تعالیٰ نے صلح حدیبیہ کو کھلی فتح قرار دیا تھا، اسی سورت میں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو بہت سی فتوحات کی خوش خبری دی۔ چناں چہ ۷ھ میں

خیبر فتح ہوا جس میں مسلمانوں کو بہت سا مالِ غنیمت حاصل ہوا۔ اس کے بعد مکہ فتح ہوا اور پھر غزوۂ حنین میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔

☆ **صلح حدیبیہ کا ٹوٹنا:** صلح حدیبیہ کی وجہ سے مسلمانوں اور کفارِ قریشِ مکہ کے درمیان جنگ بندی کا معاہدہ ہو گیا تھا مگر قریش اس معاہدے کی پاسداری نہ کر سکے۔ قریش کے ایک حلیف قبیلے بنو بکر نے مسلمانوں کے حلیف قبیلے بنو خزاعہ پر حملہ کر کے ان کے لوگوں کو مار ڈالا۔ یہ حملہ صلح حدیبیہ کی کھلم کھلا خلاف ورزی تھی، اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاہدہ باقی رکھنے کے لیے تین شرائط قریشِ مکہ کے سامنے رکھیں:

۱. مقتولین خزاعہ کی دیت دی جائے۔
۲. یا بنو بکر سے علیحدہ ہو جائیں۔
۳. یا معاہدہ حدیبیہ توڑنے کا اعلان کر دیں۔

☆ قریش نے گھمنڈ میں آ کر معاہدہ توڑنا منظور کر لیا۔[۲]

کیا آپ کو معلوم ہے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ یا چودہ روز علیل رہے جس میں سے آخری ہفتہ کی تیمار داری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حصہ میں آئی۔

☆ **مدینہ منورہ سے روانگی:** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس رمضان المبارک کو دس ہزار جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بعد نمازِ عصر مدینہ منورہ سے فتح کے ارادے سے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں عرب قبائل بھی ساتھ مل گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی خبر مکہ والوں کو پہنچ گئی۔ انھوں نے ابوسفیان اور چند آدمیوں کو تحقیق کے لیے روانہ کیا۔ لشکر کے قریب پہنچنے پر یہ لوگ گرفتار کر لیے گئے، ابوسفیان کی اسلام دشمنی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ستانے کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو معاف کر دیا اور ان کا اعزاز و اکرام فرمایا۔

☆ چوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ جنگ کرنے کا نہیں تھا بل کہ سب کو ساتھ ملانے کا تھا لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عام معافی اور امن کا اعلان فرمایا:

"جو شخص ہتھیار ڈال دے، یا ابوسفیان کے گھر میں پناہ لے لے یا خانۂ کعبہ میں پناہ لے لے یا اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے اسے امان ہے۔"[۳]

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سرِ مبارک تواضع سے خم تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ فتح اور سورۂ نصر خوش الحانی سے تلاوت فرما رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے ساتھ انتہائی نرمی اور رحم و کرم کا معاملہ فرمایا اور اذیتیں دینے اور ستانے والوں کو معاف فرما دیا۔ فتح مکہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔

☆ **حجۃ الوداع:** ۱۰ھ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا آخری حج ادا فرمایا، اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے لیے ارادہ فرمایا اور عام اعلان فرما دیا کہ اس حج کے سفر میں جو ساتھ چلنا چاہے چلے۔

☆ حج کے موقع پر میدانِ عرفات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جامع خطبہ دیا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی نصیحتیں فرمائیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

ترجمہ: "اے لوگو! تمھاری جانیں اور آبرو اور اموال آپس میں ایک دوسرے پر حرام ہیں جیسا کہ یہ دن اور یہ مہینہ اور یہ شہر حرمت والا ہے۔ میں تمھارے درمیان ایسی محکم چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم اس کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے کتاب اللہ اور سنت۔"(۴)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حج کے بعد حج کی نوبت نہیں آئی اس لیے اس حج کو حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

☆ سفرِ آخرت کی تیاری: حجۃ الوداع سے واپسی کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفرِ آخرت کی تیاری شروع فرما دی اور تسبیح و تحمید اور استغفار میں مشغول ہو گئے۔

☆ **علالت کی ابتدا:** ماہِ صفر کے اخیر عشرہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سر میں درد اور بخار کی شکایت ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ یا چودہ روز علیل رہے، اس حالت میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم جماعت کے ساتھ نمازیں ادا فرماتے رہے۔ بعض اوقات دو آدمیوں کے سہارے سے مسجد تشریف لے جاتے۔ جب مسجد تشریف لے جانا بالکل ممکن نہ رہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کے آخری ایام حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے

میں گزرے اور وصال بھی اسی حجرے میں ہوا۔ وصال کی خبر سنتے ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم انتہائی رنج وغم اور صدمے سے دوچار ہوگئے۔ کئی صحابہ رضی اللہ عنہم وصال کی خبر تسلیم کرنے کو تیار نہ تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی کی یہ حالت ہوگئی تھی کہ تلوار لے کر کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے جو شخص یہ کہے گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا ہے میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ (۵)

☆ اس موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مسجدِ نبوی میں خطبہ دیا جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی تصدیق کی جس سے صحابہ رضی اللہ عنہم کو تحمل ہوا۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور خاندان کے دوسرے افراد نے غسل دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ جنازہ جماعت سے نہیں پڑھی گئی، بل کہ لوگ ٹولیوں کی صورت میں آتے اور دعا مانگ کر رخصت ہوجاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں ہوئی۔

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) صلح حدیبیہ کے اگلے سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا؟

(ب) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کن بادشاہوں کو خطوط لکھے؟

(ج) صلح حدیبیہ باقی رکھنے کے لیے کیا شرائط رکھی گئیں؟

(د) صلح حدیبیہ کیوں ٹوٹی؟

(ھ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امن اور معافی کا کیا اعلان فرمایا؟

(و) حجۃ الوداع کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نصیحتیں فرمائیں؟

(ز) وصال کی خبر سنتے ہی صحابہ رضی اللہ عنہم کی کیا حالت ہوئی؟

سوال:۲ صحیح جواب منتخب کر کے لکھیں۔

(الف) حدیبیہ کے اگلے سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ ________ کے لیے روانہ ہوئے۔ (حج ۔ عمرہ ۔ تبوک)

(ب) صلح حدیبیہ کی وجہ سے مسلمانوں اور ________ کے درمیان جنگ بندی کا معاہدہ ہو گیا تھا۔ (یہود ۔ عیسائیوں ۔ قریشِ مکہ)

(ج) قریش نے گھمنڈ میں آکر معاہدہ ________ منظور کرلیا۔ (دوبارہ ۔ توڑنا ۔ ماننا)

(د) فتح مکہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس ________ تشریف لے گئے۔ (مدینہ منورہ ۔ بیت المقدس ۔ شام)

(ھ) اس موقع پر ________ نے مسجدِ نبوی میں خطبہ دیا۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ ۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)

سوال:۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) سورۃ فتح میں اللہ تعالیٰ نے کس چیز کی خوش خبری دی؟

(ب) خانۂ کعبہ کی چھت پر کس نے اذان دی؟

(ج) قریش کس معاہدے کی پاس داری نہ کر سکے؟

(د) حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے کب اور کتنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو لے کر روانہ ہوئے؟

(ھ) لشکر کے قریب پہنچنے پر کن کو گرفتار کرلیا گیا؟

(و) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کتنے روز علیل رہے؟

سوال:۴ اشاروں کی مدد سے پہچانیں۔

اشارے	نام
(الف) جنگ بندی کا معاہدہ۔	
(ب) اس کا طواف کیا گیا۔	
(ج) ان کے درمیان سعی کی گئی۔	
(د) ان کا اعزاز و اکرام فرمایا گیا۔	
(ہ) سورۂ فتح کی خوش الحانی سے تلاوت فرمانے والے۔	
(و) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔	
(ز) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے والے۔	
(ح) جماعت سے نہیں پڑھی گئی۔	

سوال:۵ سبق میں موجود جملے ترتیب کے خلاف لکھ دیے گئے ہیں۔ آپ ان کو صحیح ترتیب کے مطابق اپنی کاپی میں لکھیں:

(الف) قریش نے گھمنڈ میں آ کر معاہدہ توڑنا منظور کر لیا۔

(ب) حجۃ الوداع کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفرِ آخرت کی تیاری شروع فرمادی۔

(ج) صلح حدیبیہ نے تبلیغِ اسلام کا دروازہ کھول دیا۔

(د) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور خاندان کے دوسرے افراد نے غسل دیا۔

(ہ) سنہ ۱۰ ھ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا آخری حج ادا فرمایا۔

سبق:۱	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق: ۲ حضرت موسیٰ علیہ السلام

☆ **اللہ تعالیٰ کی رحمت:** اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے، اس نے ان کی دنیا اور آخرت کی ساری ضرورتوں کا بندوبست کیا ہے۔ ان ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے اس نے اپنے خاص بندوں کو نبی اور رسول بنا کر بھیجا۔ انھی رسولوں میں سے ایک حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بھیجا۔

📖 **تعارف:** حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سلسلۂ نسب چند واسطوں کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔ ان کے والد محترم کا نام عمران اور والدہ محترمہ کا نام یوخاند ہے، سلسلۂ نسب اس طرح ہے: موسیٰ بن عمران بن قامت بن لاوی بن یعقوب علیہ السلام۔

☆ **کٹھن حالات:** اللہ تعالیٰ نے جس زمانے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مصر میں پیدا کیا اس زمانے میں مصر میں دو قومیں آباد تھیں، ایک حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد جنھیں بنی اسرائیل کہا جاتا تھا اور دوسری قبطی قوم تھی، اس زمانے کا بادشاہ فرعون اسی قبطی قوم میں سے تھا۔ فرعون اپنے آپ کو خدا کہتا تھا بنی اسرائیل ویسے تو نبیوں کی اولاد تھے مگر ان کے اعمال خراب ہو گئے تھے، ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے ان سے حکومت چھین لی گئی تھی اور فرعون نے ان پر جبریہ حکومت قائم کر رکھی تھی۔ فرعون نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا تھا اور ان پر طرح طرح کے ظلم ڈھاتا تھا، ان سے گھٹیا سے گھٹیا کام لیتا، گدھوں، گھوڑوں کی خدمت کرواتا اور کم مزدوری دیتا۔

> **کیا آپ کو معلوم ہے**
>
> قرآن کریم میں ہے: "اور جب موسیٰ (علیہ السلام) اپنی بھرپور جوانی کو پہنچے اور پورے جوان ہو گئے تو ہم نے انھیں حکمت اور علم سے نوازا۔" (۲)

سیرت

📖 **حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش اور پرورش:** فرعون کے دربار کے کسی کاہن نے پیشن گوئی کی کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کے ہاتھ سے فرعون کی حکومت کو زوال آئے گا۔ اس لیے

فرعون نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل میں جو لڑکا پیدا ہو اسے قتل کر دیا جائے اور لڑکیوں کو باقی رکھا جائے۔

☆ اسی زمانے میں بنی اسرائیل کے ایک نیک شخص عمران کے گھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو ان کی والدہ بہت گھبرائیں کہ ان کو قتل کر دیا جائے گا۔

☆ اس وقت اللہ تعالیٰ نے ان کی والدہ کو بذریعہ وحی یہ تسلی دی:

ترجمہ: "پھر جب تمہیں اس کے بارے میں کوئی خطرہ ہو تو اسے دریا میں ڈال دینا اور ڈرنا نہیں اور نہ صدمہ کرنا، یقین رکھو ہم اسے واپس تمہارے پاس پہنچا کر رہیں گے اور اس کو پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر بنائیں گے۔" (۷)

☆ جب خطرہ بڑھا تو ان کی والدہ نے انھیں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ایک صندوق میں بند کر کے دریائے نیل میں ڈال دیا، صندوق بہتا ہوا فرعون کے محل کے پاس آ پہنچا، اس کی بیوی آسیہ نے صندوق میں بچہ دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے ملکہ کے دل میں بچے کی محبت ڈال دی، ملکہ نے فرعون سے کہا: "یہ بچہ میری اور تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، اسے قتل نہ کرو ہو سکتا ہے یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا ہم اس کو بیٹا بنا لیں۔" (۸)

☆ فرعون نے ملکہ کی بات مان لی، اللہ تعالیٰ کی قدرت غالب ہو کر رہی، فرعون ان کو قتل نہ کروا سکا۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے محل میں پرورش پاتے ہوئے جوان ہو گئے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا نبی بنا لیا اور آپ سے فرمایا:

"اے موسیٰ! میں تمہارا معبود ہوں اور میں نے تم کو نبوّت کے لیے منتخب کیا ہے۔" (۹)

📖 **دو معجزے:** اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دو معجزے عطا کیے پہلا معجزہ لاٹھی کا تھا جس کو حضرت موسیٰ علیہ السلام زمین پر ڈالتے تو وہ اژدھا بن کر دوڑنے لگتی، جب اٹھا لیتے تو دوبارہ لاٹھی بن جاتی۔ دوسرا معجزہ یہ تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنا سیدھا ہاتھ بغل میں ڈالتے پھر نکالتے تو اللہ کے حکم

سیرت

سے ان کا ہاتھ سفید، روشن اور چمکدار ہو کر نکلتا۔

☆ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان دو نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کی قوم کے پاس تبلیغ کے لیے روانہ کیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا:

"اے پروردگار! آپ میرے بھائی ہارون کو بھی نبی بنا دیجیے تا کہ ہم دونوں مل کر تیری زیادہ سے زیادہ پاکی بیان کریں اور تیرا خوب ذکر کریں۔" اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول کی اور دونوں کو ہدایت دی کہ فرعون کے پاس جا کر نرمی سے بات کرو۔ (۱۰)

ترجمہ: "فرعون کے پاس چلے جاؤ، اس نے بہت سرکشی اختیار کر رکھی ہے۔ اور اس سے کہو کہ کیا تمھیں یہ خواہش ہے کہ تم سنور جاؤ اور یہ کہ میں تمھارے پروردگار کا راستہ دکھاؤں تو تمھارے دل میں خوف پیدا ہو جائے؟" (۱۱)

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام معجزات اور اپنے رب کی ہدایت لے کر مصر آئے اور اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کو لے کر فرعون کے دربار میں جا پہنچے اور اسے دونوں معجزے دکھائے، فرعون اور اس کے درباری یہ دونوں معجزے دیکھ کر حیران رہ گئے مگر پھر بھی ایمان نہ لائے۔

☆ **مقصدِ نبوّت:** انبیا علیہم السلام جہاں انسانوں کو ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حکم دیتے تھے وہاں وہ ان کی دنیا کو بھی سدھارنے اور انھیں انسانوں کی غلامی اور ظلم سے آزاد کرانے اور باعزت انسان بنانے کے لیے بھی کام کرتے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نہ صرف فرعون کو ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف بلایا بل کہ اسے یہ بات بھی کہی کہ وہ بنی اسرائیل کو غلامی ظلم و جبر اور قید سے آزاد کرے۔

☆ **فرعون کا رویہّ:** فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کوئی بات نہ مانی بلکہ ان پر اپنی بڑائی اور حکومت کا رعب جتایا اور انھیں قتل کر دینے کی دھمکیاں دیں۔

☆ **جادوگروں سے مقابلہ:** فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مقابلے کے لیے اپنے جادوگروں کو بھی جمع کیا، ایک دن وہ سب جمع ہوئے اور انھوں نے اپنی رسیاں زمین پر ڈالیں تو وہ سانپ بن کر

دوڑنے لگیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنا عصا زمین پر ڈالا تو وہ اژدھا بن گیا اور سارے سانپوں کو نگل گیا، یہ دیکھ کر سارے جادوگر مسلمان ہو گئے، فرعون نے ان جادگروں کو جو مسلمان ہو گئے تھے سخت سزائیں دیں مگر وہ ایمان اور اسلام پر جمے رہے۔

☆ **اللہ تعالیٰ کی نشانیاں:** حضرت موسیٰ علیہ السلام اس دوران بنی اسرائیل کی تربیت کرتے رہے اور یہ لوگ فرعون کے مظالم کو برداشت کرتے رہے، لیکن جب ظلم حد سے بڑھا تو اللہ تعالیٰ نے یکے بعد دیگرے فرعون اور اس کی قوم پر مختلف نشانیاں بھیجیں، تاکہ وہ اپنے برے افعال سے باز آجائیں اور بنی اسرائیل کو ستانا چھوڑ دیں، ان نشانیوں میں قحط، پھلوں کی کمی، طوفان، ٹڈیوں کا عذاب، جوؤں کا عذاب، مینڈکوں کا عذاب اور خون کا عذاب شامل ہیں۔

☆ فرعون اور اس کے درباری عذاب کو دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دعا کے لیے کہتے اور جب عذاب ٹل جاتا تو دوبارہ انکار کرنے لگتے۔ قرآن کریم نے بھی اعلان کر دیا ہے کہ:

''وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا''(۱۲)

ترجمہ: "اور اگرچہ ان کے دلوں کو ان (کی سچائی) کا یقین ہو چکا تھا، مگر انہوں نے ظلم اور تکبر کی وجہ سے ان کا انکار کیا۔"

☆ **ہجرت کا حکم:** جب نوبت یہاں تک پہنچی کہ فرعون کا انکار بغض و عداوت کی حد تک پہنچ گیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کا جا بجا مذاق اڑایا جانے لگا، دھمکیاں دی جانے لگیں تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ اب تم بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے فلسطین ہجرت کر جاؤ۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے رات کو نکلے اور فلسطین کی طرف روانہ ہوئے صبح کو فرعون اور اس کے لشکر نے ان کا پیچھا کیا اور بحر احمر کے کنارے جالیا۔ جب بنی اسرائیل نے لشکر دیکھا تو بڑے گھبرائے اور فریاد کی، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے سمندر پر اپنا عصا مارا اور وہ درمیان سے پھٹ کر دو حصے ہو گیا اور راستہ بن گیا، بنی اسرائیل حفاظت سے پار ہو گئے۔

☆ **فرعون اور اس کے لشکر کی غرقابی:** دوسری طرف جب فرعون اور اس کا لشکر درمیان میں پہنچا تو پانی کے دونوں حصے اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپس میں مل گئے۔ اس طرح فرعون اور اس کا لشکر غرق ہو گیا، اللہ تعالیٰ کے حکم سے سمندر نے فرعون کی لاش کو پانی سے باہر پھینک دیا اور لوگوں کے لیے عبرت بنا دیا۔ [۱۳]

☆ **دنیا والوں کے لیے نصیحت:** فرعون اور اس کا لشکر سمندر میں ڈوب گیا، نہ اس کی حکومت کام آئی نہ محلات و باغات کام آئے نہ مال کام آیا نہ لشکر اور وہ اپنے برے انجام کو پہنچا۔

☆ دوسری طرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دین کے لیے محنت اور کوشش، ان کی جرات اور بہادری، ان کی حکمت و دانائی اور مظلوموں کی مدد کرنا ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے۔

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کس زمانے میں پیدا کیا؟

(ب) کاہن نے کیا پیشن گوئی کی تھی؟

(ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام مقصدِ نبوت کو کس طرح ادا کرتے تھے؟

(د) فرعون اور اس کے لشکر کی غرقابی میں دنیا والوں کے لیے کیا نصیحت ہے؟

(ھ) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہجرت کا حکم کیوں دیا گیا؟

سوال:۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سلسلۂ نسب لکھیں۔

(ب) مصر میں کونسی دو قومیں آباد تھیں؟

(ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کہاں ڈال دیا؟

(د) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دو معجزے کون سے تھے؟

(ھ) اللہ تعالیٰ نے فرعون کی قوم پر کیا نشانیاں بھیجیں؟

سوال:۳ خالی جگہ پر کریں۔

(الف) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا ________ اور ________ کرنے والا ہے۔

(ب) بنی اسرائیل ویسے تو نبیوں کی اولاد تھے مگر ان کے ________ خراب ہو گئے تھے۔

(ج) اللہ تعالیٰ نے ملکہ کے دل میں ________ کی محبت ڈال دی۔

(د) اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ________ معجزے عطا کیے۔

(ھ) اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ اب تم ________ کو لے کر مصر سے ________ ہجرت کر جاؤ۔

سوال:۴ اشاروں کی مدد سے پہچانیں۔

اشارے	نام
(الف) حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد۔	
(ب) فرعون اسی قوم میں سے تھا۔	
(ج) ان کا سلسلۂ نسب چند واسطوں سے حضرت یعقوب علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔	
(د) لاٹھی، سیدھا ہاتھ روشن اور چمک دار۔	
(ھ) انھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو صندوق میں لٹا کر دریا میں ڈال دیا۔	
(و) ان کے دل میں اللہ تعالیٰ نے بچے کی محبت ڈال دی۔	
(ز) یہ سب بحر احمر میں غرق ہو گئے۔	

سبق:۲	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سیرت

سبق: ۳ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

نام ونسب: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام عبداللہ کنیت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور لقب صدیق تھا، والدہ کا نام اُمّ رومان رضی اللہ عنہا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا کا لقب صدیقہ، خطاب اُمّ المؤمنین اور کنیت اُمّ عبداللہ تھی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بعثت کے چوتھے سال پیدا ہوئیں، ازواجِ مطہرات میں سے یہ شرف تنہا ان ہی کو حاصل ہے کہ ان کے والدین ان کی پیدائش سے پہلے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر ایمان لا کر اسلام قبول کر چکے تھے۔

☆ ہجرت سے پہلے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نکاح مکہ مکرمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوا اور پھر رخصتی ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں ہوئی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بچپن ہی سے بے حد ذہین اور عقل مند تھیں۔

☆ ایک مرتبہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا گڑیوں سے کھیل رہی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آ گئے، ان گڑیوں میں ایک گھوڑا بھی تھا جس کے دائیں اور بائیں دو پر لگے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: عائشہ یہ کیا ہے؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ گھوڑا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑوں کے تو پر نہیں ہوتے۔
آپ رضی اللہ عنہا نے برجستہ جواب دیا: حضرت سلیمان علیہ السلام کے گھوڑوں کے تو پر تھے۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس جواب پر مسکرا دیے۔(۱۴)

☆ اس واقعے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حاضر جوابی، مذہبی واقفیت اور ذہانت کا پتا چلتا ہے۔

☆ **تعلیم و تربیت:** عربوں میں لکھنے پڑھنے کا زیادہ رواج نہیں تھا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سارے قریش میں علمِ انساب اور اشعار کے ماہر تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے علم انساب کی واقفیت اور شاعری کا ذوق والد صاحب سے سیکھا تھا۔

☆ رخصتی کے بعد انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہ کر علمِ دین حاصل کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دینی تعلیمی مجالس روزانہ مسجدِ نبوی میں لگتیں، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا چھوٹا سا حجرہ مسجدِ نبوی سے بالکل ملا ہوا تھا۔ جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے آپ سنتیں، اگر کبھی کوئی بات سمجھ نہ آتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر تشریف لانے کے بعد پوچھ لیتیں۔ اس طرح دن رات علوم و معارف کے سیکھنے میں آپ رضی اللہ عنہا مشغول رہتیں۔

📖 امام زہری رحمہ اللہ کا قول ہے کہ اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علم کا تمام امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن اور تمام عورتوں کے ساتھ موازنہ کیا جائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا علم سب سے بڑھ جائے گا۔

کیا آپ کو معلوم ہے

ازواجِ مطہرات میں سے صرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تھا۔(۱۵)

☆ **دینی خدمت:** حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے سے جو دینی علوم آپ رضی اللہ عنہا نے حاصل کیے اس نے آپ رضی اللہ عنہا کو عالمِ اسلام کے لیے رشد و ہدایت اور علم و فضل کا مرکز و منبع بنا دیا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جو ایک جلیل القدر صحابی ہیں فرماتے ہیں کہ:

”جب کبھی ہم لوگوں یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو کسی بات اور کسی مسئلہ کے بارے میں شبہ ہوا تو ہم نے امّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو ان کے پاس اس کے بارے میں علم پایا۔“(١٦)

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا قرآن کریم، علمِ فرائض، حرام و حلال، فقہ اور بہت سے دوسرے علوم میں ماہر تھیں۔ اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم بھی فرائض کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے علم حاصل کیا کرتے تھے۔

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث کی کتابوں میں دو ہزار سے زائد احادیث نقل کی گئی ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے شاگردوں میں صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین کی بڑی تعداد شامل ہے۔

☆ **عبادت کا شغف اور صدقات کی کثرت:** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سنتوں اور نوافل کی بہت پابند تھیں، اسی طرح نفلی روزے بھی کثرت سے رکھتی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے کئی حج بھی کیے۔ ایک مرتبہ کسی نے آپ رضی اللہ عنہا کو ایک لاکھ درہم ہدیہ میں بھیجے، انھوں نے وہ ساری رقم تقسیم کر دی اور اپنے لیے کچھ نہ رکھا حالاں کہ اس روز خود روزے سے تھیں۔

☆ **آپ رضی اللہ عنہا کے فضائل:** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بے شمار فضائل ہیں، اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو سلام بھیجا۔ ازواجِ مطہرات میں آپ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے قبل ایک ہفتہ قیام فرمایا، اسی حجرۂ مبارک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور اسی حجرے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں آپ رضی اللہ عنہا کی پاک دامنی کے بارے میں آیات نازل فرمائیں۔

📖 **وصال:** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ١٧ رمضان المبارک ۵۷ھ میں ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی جو مدینہ منورہ کے قائم مقام حاکم

سیرت

تھے اور وصیت کے مطابق جنت البقیع میں رات کے وقت دفن کیا گیا۔

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی زندگی ہر زمانے کی مسلمان خواتین اور بچیوں کے لیے بہترین نمونہ ہے۔

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نام و نسب کے بارے میں لکھیں۔

(ب) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حاضر جوابی، مذہبی واقفیت اور ذہانت سے متعلق واقعہ لکھیں۔

(ج) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دینی علوم و معارف کس طرح سیکھے؟

(د) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عبادت اور صدقات کے بارے میں لکھیں۔

(ھ) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کیا فرمایا؟

سوال:۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کب ہوا؟

(ب) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کس چیز کا ذوق سیکھا؟

(ج) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں امام زہری رحمہ اللہ کا قول نقل کریں۔

(د) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے شاگردوں میں کن کی بڑی تعداد شامل ہے؟

(ھ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال اور تدفین کہاں ہوئی؟

سوال:۳ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بعثت کے ________ سال پیدا ہوئیں۔

(ب) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دینی اور تعلیمی مجالس ________ مسجدِ نبوی میں لگتیں۔

(ج) اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم بھی ____________ کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے علم ____________ کرتے تھے۔

(د) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سنتوں اور ____________ کی بہت پابند تھیں۔

(ھ) ازواج مطہرات میں سے آپ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ ____________ تھیں۔

سوال:۴ جملے مکمل کریں:

(الف) ازوج مطہرات میں سے یہ شرف تنہا ____________________

(ب) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا چھوٹا سا حجرہ ____________________

(ج) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا قرآن کریم، فرائض ____________________

(د) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ____________________

(ھ) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بچپن ہی سے ____________________

(و) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے شاگردوں میں ____________________

سوال:۵ نقشے میں دیے گئے حروف کی مدد سے سبق میں دیے گئے کم از کم دس الفاظ بنائیں۔ آپ ایک حرف کو دو یا زیادہ مرتبہ بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

ص	ک	ث	ی	ء
م	ب	ہ	ج	ت
ذ	ش	چ	پ	ن
ا	ر	ف	غ	ق
ع	ح	و	ل	ض

سبق:۳	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق: ۴ مشاہیرِ اسلام

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سب سے آگے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد تابعین اور تبع تابعین ہیں جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے دین کو خود بھی سیکھا اور دوسروں تک پہنچایا۔ ان حضرات کے بعد بھی اس امت میں بے شمار ایسے لوگ اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائے جن کی زندگیاں دوسرے مسلمانوں اور انسانوں کے لیے مشعلِ راہ ہیں، ان کو ہم مشاہیرِ اسلام کہتے ہیں۔

☆ ان کی زندگی کے واقعات پڑھنے سے بھی دلوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بڑھتی ہے۔ اس سبق میں ہم حضرت فریدالدین رحمۃ اللہ علیہ اور سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں پڑھیں گے۔

حضرت فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

📖 آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اسمِ گرامی مسعود اور لقب فریدالدین ہے، آپ کے والد کا نام شیخ سلیمان ہے جو بڑے دین دار عالم تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نسب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جا کر ملتا ہے جو مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ۵۶۹ ھ میں ملتان کے ایک قصبے کھوتوال میں پیدا ہوئے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد بچپن ہی میں انتقال کر گئے تھے۔

☆ **تعلیم و تربیت:** جس زمانے میں آپ پیدا ہوئے اس وقت ملتان کا شمار علم و فضل کے عظیم مراکز میں ہوتا تھا۔ جس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر بارہ سال کی ہوئی تو آپ کی والدہ آپ کو ابتدائی تعلیم کے لیے ملتان لے گئیں۔ ملتان میں سب سے پہلے آپ نے قرآن کریم حفظ کیا اور اس کے بعد اس وقت کے مشہور عالمِ دین مولانا منہاج الدین رحمۃ اللہ علیہ سے آپ نے تفسیر قرآن، علومِ حدیث، فقہ اور دوسرے مروجہ علوم حاصل کیے۔

☆ **بیعت:** جس مسجد میں آپ تھے وہاں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار جو خواجہ معین الدین اجمیری

سیرت

رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے تشریف لائے اور آپ سے گفتگو فرمائی۔

☆ بابا فرید حضرت خواجہ قطب الدین بختیار رحمۃ اللہ علیہ کے علم و معرفت سے بہت متاثر ہوئے اور آپ کے ہاتھ پر بیعت ہو گئے۔

☆ **حصولِ علم کے لیے سفر:** حضرت فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ نے حصولِ علم کی خاطر بلخ، بخارا، مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کا سفر بھی کیا۔ اس کے بعد آپ دوبارہ اپنے آبائی قصبے کھوتوال تشریف لے گئے اور والدہ محترمہ کی زیارت کے بعد حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس دہلی تشریف لے گئے۔

☆ **عبادت میں مشغولی:** دہلی میں آپ اپنا زیادہ تر وقت عبادت میں گزارتے اور مہینے میں صرف دو مرتبہ اپنے پیرومرشد کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ آپ کی عبادت اور ریاضت کو دیکھ کر خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ بہت خوش ہوئے اور آپ کے لیے دعا فرمائی۔ حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد آپ نے اجودھن کو اپنے قیام کا مرکز بنایا۔

☆ اجودھن کا موجودہ نام پاک پتن ہے، آپ نے اس علاقے کے لوگوں کو اسلام کی تعلیمات سے روشناس کرانا شروع کیا۔ وہاں کے رہنے والے دین سے بالکل ناواقف اور مختلف قسم کے توہمات میں مبتلا تھے۔ وہاں رہنے والا ایک ہندو جوگی بھی اپنے جادو کے ذریعے لوگوں کو گمراہ کر رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغ سے وہ ہندو جوگی بالآخر مسلمان ہو گیا اور دوسرے، بہت سے لوگ بھی نہ صرف یہ کہ مسلمان ہو گئے بل کہ نہایت اچھے اخلاق اور کردار کے مالک بن گئے۔

☆ **آپ کے اخلاق اور کردار:** حضرت فرید الدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی سادگی اور قناعت کا اعلیٰ نمونہ تھی۔ امیروں، غریبوں، حکام اور رعایا سب کے ساتھ آپ یکساں سلوک کرتے۔ آپ نے بہت سادہ زندگی گزاری، جو کچھ آپ کے پاس آتا آپ اسے ضرورت مندوں اور محتاجوں میں تقسیم فرما دیتے۔ غیر مسلموں کے ساتھ بھی آپ حسنِ سلوک سے پیش آتے جسے دیکھ کر بہت بڑی تعداد میں

غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا۔

☆ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پوری زندگی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور دینِ اسلام کی ترویج و اشاعت میں گزری۔ آپ کے اقوالِ زریں اور صوفیانہ شاعری آج بھی لوگوں کے دلوں کو اللہ تعالیٰ کی معرفت کی طرف بلانے کے لیے کارگر ہیں۔

☆ **عبادت کا شغف:** آپ اپنے اکثر اوقات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزارتے، آپ کثرت سے روزے رکھتے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتے۔

سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ

☆ مسلمان فاتحین میں ایک نمایاں نام سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے، سلطان صلاح الدین ایک نڈر اور ذہین جرنیل ہونے کے علاوہ نہایت متقی اور عبادت گزار انسان تھے۔

📖 آپ کا اصل نام یوسف اور والد کا نام نجم الدین ایوب تھا۔ سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ ۵۳۱ھ میں عراق کے شہر تکریت میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد موصل کے حکمران عماد الدین زنگی کے ملازم تھے۔ سلطان صلاح الدین ایوبی نے اپنے والد اور چچا اسد الدین شیر کوہ سے فوجی تربیت حاصل کی۔

☆ سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ جن حالات میں پلے بڑھے وہ زمانہ مسلمانوں کے انتشار و افتراق کا زمانہ تھا۔ مسلمانوں میں آپس کا اتحاد نہ ہونے کی وجہ سے عیسائیوں کی طاقت روز بروز بڑھ رہی تھی اور وہ مسلمانوں کے علاقوں پر قبضہ کر رہے تھے۔ حالات اس قدر خراب ہو چکے تھے کہ عیسائیوں نے مسلمانوں کے قبلۂ اول بیت المقدس پر بھی قبضہ کر لیا تھا جس پر مسلمان گزشتہ پانچ سو سال سے حکومت کر رہے تھے جو کہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر فتح ہوا تھا۔

☆ سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کی دیرینہ خواہش قبلۂ اول کو عیسائیوں سے آزاد کرانے کی تھی۔ یورپ کی ساری عیسائی ریاستیں سلطان کے مقابلے کے لیے جمع ہو گئیں، مگر سلطان صلاح الدین ایوبی کی عزم و ہمت کا مقابلہ نہ کر سکیں اور یوں ۹۰ سال بعد بیت المقدس دوبارہ مسلمانوں کے قبضے میں آ گیا۔

کیا آپ کو معلوم ہے

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سب سے افضل اللہ تعالیٰ کے نزدیک نرم خو، رحم دل اور عادل و منصف سربراہِ حکومت ہوں گے۔(۱۷)

"مسجد اقصیٰ کی حقیقی تصویر"

☆ سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ بڑے بہادر اور مضبوط عزم و استقلال کے مالک انسان تھے۔ آپ کئی ملکوں کے حاکم ہوکر بھی نہایت سادہ زندگی گزارتے تھے۔ کسی قسم کی بھی مشکل آپ کا راستہ روک نہیں سکتی تھی۔ آپ نے کئی مواقع پر اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے تھوڑی سی فوج کے ساتھ بڑے لشکر کا مقابلہ کیا اور اسے شکستِ فاش دی۔

☆ آپ ذاتی طور پر نہایت سخی، معاف کرنے والے اور صبر و تحمل کے پیکر تھے۔ تیسری صلیبی جنگ جس میں آپ نے عیسائیوں کو شکست دی کے بعد آپ نے بیت المقدس میں رہنے والے تمام عیسائیوں کو عام معافی دے دی۔ عورتوں اور بچوں کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا حتیٰ کہ ان میں سے غریب لوگوں کی مالی امداد بھی کی۔

☆ حکومت کی تمام آمدنی آپ نے عام لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ ان کی وسیع و عریض سلطنت میں غریبوں اور مسکینوں کے لیے لنگر خانے، مدرسے اور ہسپتال عام تھے جن سے وہ فائدہ اٹھاتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی رعایا ان سے بہت محبت کرتی تھی۔

☆ سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نہ صرف ایک بہادر جرنیل ایک نیک دل حاکم بل کہ ایک نہایت اچھے مسلمان بھی تھے۔ آپ کثرت سے عبادت کرتے، قرآن مجید سنتے تو آپ پر گریہ طاری ہوجاتا۔ یہی وجہ ہے کہ سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ آج بھی مسلمانوں کے دلوں میں زندہ ہیں۔

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) حضرت فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے ابتدائی حالات لکھیں۔

(ب) آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اجودھن میں کیا خدمات انجام دیں؟

(ج) آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پوری زندگی کیسی گزری؟

(د) سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کن حالات میں پلے بڑھے؟

(ھ) سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کیسے انسان تھے؟

سوال:۲ خالی خانے پُر کریں۔

(الف) شیخ سلیمان بڑے ________ عالم تھے۔

(ب) جس زمانے میں آپ پیدا ہوئے اس زمانے میں ملتان کا شمار ________ و ________ کے عظیم مراکز میں ہوتا تھا۔

(ج) ________ میں آپ اپنا وقت زیادہ تر عبادت میں گزارتے۔

(د) امیروں، غریبوں، ________ اور ________ سب ہی کے ساتھ آپ یکساں سلوک کرتے۔

(ھ) سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ ایک نڈر اور ذہین ________ ہونے کے علاوہ ایک نہایت ________ اور عبادت گزار انسان تھے۔

(و) سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کی ________ خواہش قبلۂ اول کو ________ سے آزاد کرانے کی تھی۔

(ز) حکومت کی تمام آمدنی آپ نے عام لوگوں کی ________ و ________ کے لیے وقف کر رکھی تھی۔

(ح) سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ آج بھی ________ کے دلوں میں زندہ ہیں۔

سوال:۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کو کون ملتان لے گیا اور کیوں؟

(ب) حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کس سے بہت متاثر ہوئے؟

(ج) حصولِ علم کی خاطر حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے کن علاقوں کا سفر کیا؟

(د) سلطان صلاح الدین رحمۃ اللہ علیہ نے فوجی تربیت کس سے حاصل کی؟

(ھ) قبلۂ اول کتنے سال بعد دوبارہ مسلمانوں کے قبضے میں آیا؟

(و) سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ حاکم ہو کر بھی کیسی زندگی گزارتے تھے؟

(ز) عیسائیوں کو شکست دینے کے بعد آپ نے ان سے کیسا سلوک کیا؟

سوال:۴ اشاروں کی مدد سے پہچانیں۔

اشارے	نام
(الف) ملتان میں سب سے پہلے آپ نے قرآن کریم حفظ کیا۔	
(ب) حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ۔	
(ج) اپنے جادو کے ذریعے لوگوں کو گمراہ کرنے والا۔	
(د) مسلمانوں کا قبلۂ اول۔	
(ھ) بڑے بہادر اور عزم و استقلال کے مالک۔	
(و) ان کو عام معافی دے دی گئی۔	

سیرت

سبق:۴	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

باب چہارم (ب): اخلاق وآداب

- **اخلاق:** ایک انسان کے اندر جو اچھی صفات ہونی چاہئیں (سچائی، امانت داری، سخاوت وغیرہ) اور جن بری عادتوں سے پاک وصاف ہونا چاہیے (جھوٹ، غیبت وغیرہ) ان کو ''اخلاق'' کہتے ہیں۔
- **آداب:** اسلام نے ہمیں رہنے سہنے، کھانے پینے وغیرہ کے جو اصول بتائے ہیں ان کو ''آداب'' کہتے ہیں۔

سبق: ۵ سخاوت کی فضیلت اور بخل کی مذمت

- سخاوت کا مطلب ہے اپنا مال اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ضرورت مندوں پر خرچ کرنا اور اس خرچ کرنے کے بدلے میں ان سے تعریف وتوصیف اور بدلہ نہ چاہنا۔

☆ سخاوت کی بہت سی صورتیں ہوسکتی ہیں مثلاً اپنا مال کسی کو دے دینا، اپنا حق معاف کر دینا، کسی دوسرے کی مدد کے لیے اپنے جسم کی قوت کو خرچ کرنا، اپنے دماغ کی قوت کو دوسروں کے فائدہ پہنچانے کے لیے خرچ کرنا، وغیرہ۔

☆ اللہ تعالیٰ کو یہ بات بہت پسند ہے کہ جو مال ودولت اور صلاحیت اس نے کسی بندے کو عطا فرمائی ہے وہ بندہ اس میں ان لوگوں کو بھی شریک کرے جو اس نعمت سے محروم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی قرآن کریم میں بھی تعریف فرمائی ہے:

''یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں مسکین کو اور یتیم کو اور قیدی کو اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم تم کو محض اللہ کے واسطے کھلاتے ہیں نہ تو ہم اس کا تم سے بدلہ چاہتے ہیں نہ اس کا شکریہ چاہتے ہیں۔''(۱)

یاد رکھنے کی بات

''ان کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، ایک دانہ کی سی ہے جس سے سات بالیں اگتی ہیں، ہر بال میں سو دانے ہوتے ہیں اور اللہ جس کے لیے چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے اور اللہ کشائش والا ہے سب جانتا ہے۔''(۲)

☆ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سخی انسان کی تعریف فرمائی ہے، ارشاد فرمایا:

"سخی انسان اللہ سے قریب ہے، اللہ کے بندوں سے قریب ہے اور جنت سے قریب ہے۔"(۳)

☆ ایک دوسری حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

ترجمہ: "سخاوت جنت میں ایک درخت ہے پس جو شخص سخی ہوگا وہ اس کی ایک ٹہنی پکڑ لے گا جس کے ذریعے وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اور بخل جہنم کا ایک درخت ہے جو شخص بخیل ہوگا وہ اس کی ایک ٹہنی پکڑ لے گا یہاں تک کہ وہ ٹہنی اس کو جہنم میں داخل کر کے رہے گی۔"(۴)

☆ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہایت سخی تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت کا یہ حال تھا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کا سوال کیا گیا ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں "نہیں" (انکار) فرمایا ہو۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ جو مال یا صلاحیت اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہے اسے دوسروں پر خرچ کریں اور روک کر نہ رکھیں۔ اپنے مال سے دوسروں کی مدد کریں اپنے علم کو پھیلائیں، اپنی کلاس کے بچوں کو اگر سبق یاد نہ ہو تو ان کو سبق سمجھا دیں، یہ بھی سخاوت ہی میں شمار ہوگا۔

بخل

☆ بعض لوگ اپنی یا اپنے گھر والوں کی جائز ضرورتوں پر بھی خرچ نہیں کرتے۔ یتیموں، مسکینوں اور ضرورت مندوں پر اپنا مال خرچ نہیں کرتے، ایسے لوگ بخیل یا کنجوس کہلاتے ہیں۔

☆ بخل سے مراد یہ ہے کہ انسان دولت رکھتے ہوئے بھی نہ تو اپنی اور اپنے گھر والوں کی جائز ضروریات مثلاً لباس، خوراک، علاج معالجہ، راحت و آرام وغیرہ پر مناسب طریقے سے خرچ کرے اور نہ ہی دوسرے ضرورت مندوں پر خرچ کرے بلکہ دولت جمع کرنے کی دھن میں دن رات لگا رہے۔

☆ اللہ تعالیٰ بخل کو ناپسند کرتے ہیں، چنانچہ ارشاد ہے:

اَلَّذِیۡ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ يَحۡسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخۡلَدَهٗ ۚ كَلَّا لَيُنۡۢبَذَنَّ فِى الۡحُطَمَةِ ۖ [۵]

ترجمہ: "جس نے مال اکٹھا کیا ہو، اور اسے گنتا رہتا ہو۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے ہمیشہ زندہ رکھے گا۔ ہرگز نہیں! اس کو تو ایسی جگہ میں پھینکا جائے گا جو چورا چورا کرنے والی ہے۔"

☆ **بخل سے بچاؤ:** اسلام نے بخل کو ناپسند کیا ہے اور بھوکوں کو کھانا کھلانا، محتاجوں کی مدد کرنا یتیموں کی پرورش کرنا، مقروضوں کی امداد کرنا ضروری قرار دیا ہے۔

☆ اسلام میں زکوۃ ادا کرنے کو بڑی اہمیت دی گئی ہے، اسی طرح سے نفلی صدقات کی ترغیبات اسی لیے ہیں کہ مسلمانوں کے دل بخل جیسی بری خصلت سے پاک رہیں۔

☆ **بخل کی دوسری اقسام:** بخل صرف مال خرچ نہ کرنے کا نام نہیں ہے، بل کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کسی کو جو نعمت دی ہے مثلاً: علم، عقل، جسمانی قوت، عہدہ یا منصب وغیرہ اس سے دوسروں کو فائدہ نہ پہنچانا بھی بخل کی ایک صورت ہے، ہم سب کو اس سے بچنا چاہیے۔

☆ **درمیانی راستہ:** فضول خرچی اور بخل کی درمیانی راہ اعتدال اور میانہ روی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ فضول خرچی اور بے جا خرچ سے پرہیز کریں اسی طرح بخل سے بھی بچیں۔

☆ قرآن کریم میں نیک بندوں کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

"جب وہ خرچ کرتے ہیں تو نہ اسراف کرتے ہیں اور نہ کنجوسی کرتے ہیں، بلکہ ان دونوں کے درمیان اعتدال کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔" [۶]

☆ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں ہمیں بہترین ہدایت دی ہے کہ:

"مَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ" [۷]

ترجمہ: "جس نے میانہ روی اختیار کی وہ کبھی تنگ دست نہ ہوگا۔"

☆ میانہ روی اچھی عادت اور فضول خرچی اور بخل بری عادتیں ہیں، جو بچے فضول خرچی کرتے ہیں اپنا

جیب خرچ اور عیدی فضول کاموں میں ضائع کرتے ہیں، ضرورت کے وقت وہ پریشان ہوتے ہیں۔

☆ ہمیں چاہیے کہ پیسہ ضائع نہ کریں اور ضرورت کے مواقع پر خرچ کریں، ان شاء اللہ تعالیٰ اس طرح ہم بہت سی پریشانیوں سے بچ جائیں گے۔

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) سخاوت کسے کہتے ہیں؟

(ب) سخاوت کی چند صورتیں لکھیں۔

(ج) اللہ تعالیٰ کو کیا بات بہت پسند ہے؟

(د) سبق میں دی گئی تمام احادیث اپنی کاپی میں خوش خط لکھیں۔

(ھ) بخل کسے کہتے ہیں؟

سوال:۲ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) سخی انسان اللہ سے ________ ہے، اللہ کے ________ سے قریب ہے اور ________ سے قریب ہے۔

(ب) اسلام میں ________ ادا کرنے کو بڑی اہمیت دی گئی ہے۔

(ج) جس نے ________ اختیار کی وہ کبھی تنگ دست نہ ہوگا۔

(د) اسلام نے ________ کو ناپسند کیا ہے۔

(ھ) جب وہ خرچ کرتے ہیں تو نہ ________ کرتے ہیں اور نہ ________ کرتے ہیں۔

(و) جس نے ________ اختیار کی وہ کبھی تنگ دست نہ ہوگا۔

(ز) جو مال یا ________ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہے اسے دوسروں پر خرچ کریں۔

سوال:۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جب سوال کیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا جواب دیتے؟

(ب) بخل سے کیا مراد ہے؟

(ج) اسلام نے کس چیز کو ضروری قرار دیا ہے؟

(د) قرآن کریم میں نیک بندوں کی کس طرح تعریف کی گئی ہے؟

(ھ) فضول خرچی اور بخل کی درمیانی راہ کیا ہے؟

سوال:۴ آپ اپنی کلاس میں کس طرح سخاوت کا مظاہرہ کر سکتے ہیں؟ اس بارے میں تین باتیں لکھیں۔

سوال:۵ اشاروں کی مدد سے نام لکھیں۔

اشارے	نام
(الف) اپنا مال اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے خرچ کرنا اور ان سے بدلہ نہ چاہنا۔	
(ب) اللہ سے قریب، بندوں سے قریب اور جنت سے قریب۔	
(ج) انھوں نے کسی سوال کے جواب میں نہیں کبھی نہیں کہا۔	
(د) اپنی یا اپنے گھر والوں کی جائز ضرورت پر بھی خرچ نہ کرنے والے۔	
(ھ) اللہ تعالیٰ اس کو ناپسند کرتے ہیں۔	
(و) بخل اور فضول خرچی کی درمیانی راہ۔	
(ز) اسے اختیار کرنے والا تنگ دست نہیں ہوگا۔	

اخلاق و آداب

سبق:۵	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق:۶ آلودگی اور اسلامی تعلیمات

☆ اکیلا اللہ تعالیٰ اس کائنات کا خالق و مالک ہے۔ پوری کائنات اس نے انسان کے فائدے کے لیے بنائی ہے، سورج، چاند، زمین، آسمان، پہاڑ، دریا اور سمندر وغیرہ سب سے انسان بے شمار فائدے اٹھا رہا ہے۔

☆ انسان سورج سے روشنی اور حرارت حاصل کرتا ہے، اب تو سورج سے بجلی بھی بنائی جارہی ہے۔ زمین سے انسان فصلیں، اناج اور طرح طرح کے پھل اور سبزیاں حاصل کرتا ہے۔ سمندر اور دریاؤں سے انسان مچھلیاں حاصل کرتا ہے۔

☆ **آلودگی:** ان سب فائدے والی چیزوں سے نفع اٹھاتے اٹھاتے انسان ان چیزوں کو نقصان بھی پہنچا رہا ہے، اس نقصان میں بڑا کردار آلودگی کا ہے۔ آلودگی کئی قسم کی ہوتی ہے جیسے صنعتی آلودگی، فضائی آلودگی، پانی کی آلودگی، شور کی آلودگی، زمین کی آلودگی وغیرہ۔

☆ **آلودگی کی وجہ:** ان سب چیزوں کی آلودگی کی وجہ مشینی اور صنعتی ترقی ہے جس میں ماحول کا خیال نہ رکھنے کی وجہ سے آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ بڑے بڑے کارخانے اپنا آلودہ مواد سمندروں، دریاؤں اور نہروں میں پھینک رہے ہیں جس سے پانی آلودہ ہو رہا ہے۔ انھی کارخانوں سے نکلنے والا دھواں فضا کو آلودہ کر رہا ہے۔

☆ سڑکوں پر دوڑنے والی ناکارہ گاڑیوں کا دھواں اور شور بھی فضائی آلودگی کا سبب ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کچرے کی بہتات اور اس کی صفائی کے ناکافی انتظامات بھی آلودگی کا ذریعہ ہیں۔ درخت اور جنگلات جو آلودگی روکنے کا سب سے بہترین ذریعہ ہیں کی بے دریغ کٹائی بھی آلودگی بڑھانے کا ذریعہ بن رہی ہے۔

یاد رکھنے کی بات

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"جو شخص بنجر زمین کو کاشت کے قابل بناتا ہے تو اسے اس کا اجر ملتا ہے۔" (۸)

☆ فصلیں اگانے کے لیے کیمیائی کھادوں کا بہت زیادہ استعمال اور کیڑے مار ادویات کے استعمال سے بھی زمینی آلودگی بڑھ رہی ہے۔ بڑے بڑے شہر مزید پھیلتے جا رہے ہیں جس کی وجہ سے صفائی ستھرائی کے انتظامات ناکافی ثابت ہو رہے ہیں۔

☆ **آلودگی میں اضافے کے نقصانات:** آلودگی میں اضافے کی وجہ سے فضا آلودہ ہو رہی ہے جس کی وجہ سے سانس کی تکالیف اور دوسری مہلک بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ پانی آلودہ ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی نعمتیں مچھلیاں اور آبی حیات متاثر ہو رہی ہے۔ مچھلیاں مر رہی ہیں یا ان کی پیداوار میں کمی ہو رہی ہے۔ مچھلیاں خوراک اور تجارت کا ایک اہم ذریعہ ہیں جو بری طرح متاثر ہو رہا ہے۔

☆ زرعی زمینوں سے زیادہ فصل حاصل کرنے کی لالچ میں کیمیائی کھادوں اور کیڑے مار ادویات کے استعمال سے وقتی طور پر تو فصلیں زیادہ حاصل ہو جاتی ہیں مگر اس کا نتیجہ کچھ عرصے بعد زمینوں کے خراب اور بنجر ہونے کی صورت میں نکلتا ہے۔ گاڑیوں کے دھویں اور شور کی وجہ سے بھی لوگ بہت سی بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں۔

☆ **آلودگی میں کمی کیسے ہو:** اگر ہم صحیح معنوں میں اسلامی طرزِ معاشرت اپنالیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ آلودگی کے مسائل حل ہو سکتے ہیں، مثلاً:

۱ زیادہ سے زیادہ درخت لگانے سے فضائی آلودگی پر بڑی آسانی سے قابو پایا جاسکتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت لگانا صدقۂ جاریہ قرار دیا ہے۔ اگر ہم میں سے ہر فرد درخت لگائے اور اس کی حفاظت بھی کرے تو ہمارا پورا ملک بہت جلد ہرا بھرا ہوسکتا ہے۔ پھل دار درخت لگانے کی اہمیت کا اندازہ لگانے کے لیے یہ حدیث کافی ہے:

ترجمہ: "جو شخص پودا لگاتا ہے پھر اس درخت سے جتنا پھل پیدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ پھل کی پیداوار کے بقدر پودا لگانے والے کے لیے اجر لکھ دیتے ہیں۔"(۹)

درختوں کے ذریعے نہ صرف فضائی آلودگی میں کمی ہوتی ہے بل کہ درخت اور جنگلات سیلاب سے بچاؤ، زمین کے کٹاؤ اور دوسرے بہت سے فوائد حاصل ہونے کا بھی ذریعہ ہیں۔

۲ اسلام نے گندگی پھیلانے کو سخت ناپسند کیا ہے، یہی وجہ ہے کہ سایہ دار درختوں اور راستے میں استنجا کرنے کو گناہ کی چیز قرار دیا ہے۔ اسی طرح بہتے پانی میں استنجا کرنا بہت بری بات ہے۔ اسلام نے پینے کے برتن میں سانس لینے کو بھی منع کیا ہے۔

☆ لہٰذا آبی ذخائر کو آلودہ ہونے سے بچانے کے لیے اسلامی اصولوں پر عمل کر کے اس پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ فیکٹریوں اور کارخانوں کا گندا پانی اور کوڑا کرکٹ دریاؤں، سمندروں اور نہروں میں نہ پھینکا جائے اور اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمت کی حفاظت کی جائے۔

☆ شور و غل سے بھی فضا آلودہ ہوتی ہے، اسلام نے شور و غل کو بھی ناپسند کیا ہے۔ بہت زیادہ فصلوں کی لالچ میں کیمیائی کھادوں کے استعمال اور کیڑے مار ادویات کے بے تحاشا استعمال کو روکنے کے لیے قناعت جیسے اسلامی اصولوں کی پاسداری ضروری ہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ زرعی زمینیں بنجر نہیں ہوں گی اور مسلسل فصل دیتی رہیں گی۔

☆ **ہماری ذمہ داری:** ہمیں چاہیے کہ انفرادی اور اجتماعی طور پر اسلامی طرزِ معاشرت کو اپنائیں تاکہ آلودگی اور اس سے ہونے والے مسائل پر قابو پاسکیں۔ اس طرح ہم اپنے ملک کو سرسبز و شاداب اور رہنے کے قابل بنا سکتے ہیں۔

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) آلودگی کی چند قسمیں لکھیں۔

(ب) آلودگی کیوں بڑھ رہی ہے؟

(ج) آلودگی کے دو نقصانات لکھیں۔

(د) آلودگی کس طرح کم کی جاسکتی ہے؟

(ھ) پھل دار درخت لگانے والے کو کیا اجر ملتا ہے؟

سوال:۲ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) اب تو سورج کی روشنی سے __________ بھی بنائی جا رہی ہے۔

(ب) درخت اور جنگلات آلودگی __________ کا بہترین ذریعہ ہیں۔

(ج) درخت لگانا صدقۂ __________ ہے۔

(د) شور و غل سے بھی فضا __________ ہوتی ہے۔

(ھ) سڑکوں پر دوڑنے والی ناکارہ گاڑیوں کا __________ اور __________ بھی فضائی آلودگی کا سبب ہے۔

(و) اگر ہم صحیح معنوں میں __________ طرزِ معاشرت اپنالیں تو ان شاءاللہ تعالیٰ آلودگی کے __________ حل ہو سکتے ہیں۔

سوال:۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) انسان جن ذرائع سے اپنی خوراک حاصل کرتا ہے ان میں سے تین ذرائع اور ان سے حاصل ہونے والی خوراک کے نام لکھیں۔

(ب) فضائی آلودگی کن چیزوں سے بڑھتی ہے؟

(ج) پانی آلودہ ہونے سے کیا نقصان ہو رہا ہے؟

(د) ہماری کیا ذمہ داری ہے؟

سوال:۴ ذیل میں دی گئی چیزوں سے حاصل ہونے والے تین، تین فوائد لکھیں:

۱ سورج۔ ۲ سمندر۔ ۳ جنگلات/درخت

سوال:۵ درخت کے گرد دیے گئے دائروں میں درختوں کے فائدے لکھیں۔

سبق:۶	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق: ۷ مساوات

☆ ہم مسجد سے آنے والی اذان کی آواز روزانہ سنتے ہیں۔اس اذان کے بعد مسلمان مسجد میں جا کر نماز پڑھتے ہیں۔نماز میں امیر، غریب، کالے، گورے بلاتفریق رنگ ونسل وغیرہ کے ایک صف میں ایک ساتھ کھڑے ہوکر نماز پڑھتے ہیں۔

☆ حج کے موقع پر ساری دنیا کے مسلمان ایک جیسا احرام پہن کر ایک ساتھ تمام مناسکِ حج ادا کرتے ہیں۔جمعہ اور عیدین کی نماز میں بھی تمام مسلمان ایک ساتھ، ایک صف میں کھڑے ہوکر اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہوتے ہیں۔ان تمام اجتماعات سے ہمیں کیا پیغام ملتا ہے؟ یہ اسلام کا نظامِ مساوات ہے۔

☆ اسلام مساوات کا دین ہے، اس میں تمام انسانوں کا درجہ ایک جیسا ہے۔مساوات کا مطلب بھی یہی ہے کہ برابر یا ایک جیسا ہونا۔کسی کالے کو گورے پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی برتری حاصل نہیں ہے۔برتری کا اگر کوئی معیار ہے تو وہ صرف تقویٰ ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کا خوف اور اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری۔

☆ اسلام میں تقویٰ کو جو اہمیت حاصل ہے اس کا اثر یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم وتربیت نے نسل، رنگ، وطن، خاندان، مال و دولت، حسب ونسب غرض خود ساختہ انسانی معیارات کو مٹا کر صرف
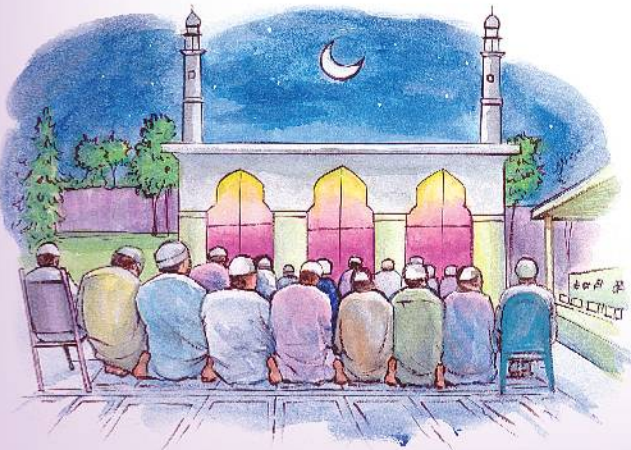
اخلاق و آداب

ایک ہی امتیازی معیار قائم کر دیا، جس کا نام تقویٰ ہے اور جو سارے نیک اعمال کی جڑ ہے۔ اسی کو قرآن کریم نے یوں بیان کیا ہے:

ترجمہ: "ہم نے تم کو مختلف خاندانوں اور قبیلے صرف اس لیے بنایا تا کہ ایک دوسرے کو پہچانو، اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیز گار (متقی) ہے۔"(۱۰)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آخری حج کیا اس موقع پر فرمایا:

ترجمہ: "اے لوگو! تمھارا رب ایک ہے، تمھارا باپ ایک ہے، تم سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو اور آدم علیہ السلام مٹی سے بنے تھے۔ تم میں سے اللہ کے نزدیک زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی اور پرہیز گار ہے۔"(۱۱)

☆ **معاشرے کے لیے اسلامی تعلیمات:** اگر ہم اسلامی تعلیمات پر نظر ڈالتے ہیں تو پتا چلتا ہے کہ اسلام نے معاشرے کے تمام طبقات خصوصاً کمزوروں کا خیال رکھا ہے اور ان کے حقوق کی حفاظت کی ہے۔ آیئے اس بارے میں چند احادیث پڑھتے ہیں:

کیا آپ کو معلوم ہے

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی تم میں زیادہ اچھا اور بھلا ہے جو اپنی بیوی کے حق میں اچھا ہو اور میں اپنی بیویوں کے لیے بہت اچھا ہوں۔"(۱۲)

۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کوئی چیز دینے میں اپنی سب اولاد کے ساتھ مساوات اور برابری کا معاملہ کرو۔ اگر میں اس معاملے میں کسی کو ترجیح دیتا تو عورتوں (یعنی بیٹیوں) کو ترجیح دیتا۔ یعنی مساوات اور برابری ضروری نہ ہوتی تو میں حکم دیتا کہ لڑکیوں کو لڑکوں سے زیادہ دیا جائے۔"(۱۳)

۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: "جس بندے یا بندی پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیٹیوں کی ذمہ داری ڈالی گئی (اور اس نے اس ذمہ داری کو ادا کیا) اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو یہ بیٹیاں اس کے لیے دوزخ سے بچاؤ کا سامان بن جائیں گی۔"(۱۴)

☆ ان احادیث سے خاص کر لڑکیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ آج بھی بہت سے علاقوں میں لڑکی کو ایک بوجھ اور مصیبت سمجھا جاتا ہے اور اس کے پیدا ہونے پر گھر میں خوشی کے بجائے غم کی فضا بن جاتی ہے۔

☆ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنِ سلوک صرف بیٹیوں کا حق ہی نہیں بتلایا بل کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر داخلۂ جنت اور دوزخ کے عذاب سے نجات کا اعلان بھی فرما دیا۔

٣ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کھانا اور لباس نوکر یا خادم کا حق ہے اور یہ بھی اس کا حق ہے کہ اسے ایسے کام کی تکلیف نہ دی جائے جسے کرنے کی اس میں طاقت نہ ہو۔"(١٥)

نوکروں اور خادموں کے حقوق میں سے یہ ہے کہ انھیں کھانا اور کپڑا دیا جائے۔ ایک حدیث میں غلاموں کو اس کے آقا کا بھائی بتایا گیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر انھیں کوئی مشکل کام کرنے کو دیا جائے تو مالک خود بھی اس میں ان کی مدد کرے۔

📖 ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ اپنے نوکروں اور غلاموں کی غلطیوں کو ہر روز ستر دفعہ معاف کر دیا جائے۔ (١٦)

☆ اسلام کی نظر میں مالک اور نوکر برابر ہیں دونوں انسان ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں، یہی وجہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں غلاموں کو بھی بڑی عزت اور اہمیت حاصل تھی۔

☆ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ عرب نہیں تھے اور کالے رنگ کے حبشی غلام تھے۔ مسلمان ہونے کے بعد وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن بنے اور اپنے تقویٰ اور نیکی کی وجہ سے انھیں اتنا بلند مقام ملا کہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ انھیں یاسیّدی (اے میرے آقا!) کہہ کر پکارتے تھے۔ (١٧)

☆ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی عرب کے رہنے والے نہیں تھے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اپنے گھر کا ایک فرد قرار دیتے تھے۔ اسی طرح بہت سی مثالیں ہیں

جس سے پتا چلتا ہے کہ اسلام نے سارے نسلی امتیازات مٹا کر تمام مسلمانوں کو ایک لڑی میں پرو دیا تھا۔

☆ اسلام میں نہ صرف یہ کہ سب برابر ہیں بل کہ سب کے لیے انصاف اور قانون بھی ایک جیسا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے زمانے میں اگر کوئی بڑا آدمی بھی جرم کرتا تھا تو اسے بھی سزا ملتی تھی اور اس کے ساتھ کوئی رعایت نہیں برتی جاتی تھی۔

☆ ہمیں بھی چاہیے کہ مساوات کے اسلامی اصولوں پر انفرادی اور اجتماعی طور پر عمل پیرا ہوں۔ اپنے ملک میں اسلام کے ان سنہری اصولوں کو نافذ کریں تا کہ ہمارا ملک امن کا گہوارہ بن جائے۔

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) مسجد سے ہونے والی اذان کے بعد کیا ہوتا ہے؟

(ب) اسلام میں تقویٰ کو جو اہمیت حاصل ہے اس کا کیا اثر ہے؟

(ج) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری حج کے موقع پر کیا فرمایا؟

(د) بیٹیوں کی ذمہ داری ادا کرنے پر کیا فضائل بیان کیے گئے ہیں؟

سوال:۲ صحیح جواب منتخب کر کے خالی جگہ پر کریں۔

(الف) حج کے موقع پر ساری دنیا کے مسلمان ایک جیسا ________ پہن کر ایک ساتھ تمام مناسک حج ادا کرتے ہیں۔ (بیج۔احرام۔عمامہ)

(ب) کسی کالے کو گورے پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی ________ حاصل نہیں ہے۔ (برابری۔کمی۔برتری)

(ج) کوئی چیز دینے میں اپنی سب اولاد کے ساتھ مساوات اور ________ کا معاملہ کرو۔ (برابری۔کمی۔زیادتی)

(د) اسلام کی نظر میں مالک اور ____________ برابر ہیں۔ (دوست۔آقا۔نوکر)

(ہ) اسلام میں انصاف اور قانون ____________ کے لیے ایک جیسا ہے۔ (سب۔چند۔غریب)

سوال:۳ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) جمعہ اور عیدین کی نماز میں کیا ہوتا ہے؟

(ب) اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت والا کون ہے؟

(ج) غلاموں اور نوکروں کی غلطیوں کو کتنی مرتبہ معاف کر دینا چاہیے؟

(د) مساوات سے متعلق ہماری کیا ذمہ داری ہے؟

سوال:۴ اشاروں کی مدد سے سبق میں سے تلاش کر کے لکھیں۔

اشارے	نام
(الف) مسجد سے نماز کے لیے دی جانے والی آواز۔	
(ب) برتری کا معیار۔	
(ج) ان کی پرورش کے بڑے فضائل ہیں۔	
(د) سارے انسان ان کی اولاد ہیں۔	
(ہ) مشکل کام میں مالک ان کی مدد کرے۔	
(و) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن۔	
(ز) حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اپنے گھر کا فرد قرار دیتے تھے۔	
(ح) امیر المؤمنین۔	
(ط) بیٹیوں کی تعلیم و تربیت کی اہمیت بتانے والے۔	

سبق:۷	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

سبق: ۸ حقوق العباد

☆ خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کا یہ خاص امتیاز ہے کہ اس میں انسانی زندگی کے تمام شعبوں کے متعلق واضح ہدایات دی گئی ہیں۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دی گئی ہدایات اور تعلیمات کو بنیادی طور پر دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

۱ حقوق اللہ

۲ حقوق العباد

📖 حقوق اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کے وہ حقوق ہیں جو اس نے اپنے بندوں پر عائد کیے ہیں، مثلاً: نماز، روزہ اور حج وغیرہ۔

☆ دوسرا حصہ حقوق العباد سے متعلق ہے، ان حقوق میں والدین، اولاد، رشتے دار، پڑوسی، مہمان، غریبوں، مسکینوں، خدام، غلاموں اور بیماروں وغیرہ کے حقوق شامل ہیں۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام کے حقوق احسن طریقے سے نہ صرف خود ادا کیے بل کہ دوسروں کو بھی ان حقوق کے ادا کرنے کی ترغیب اور حکم دیا ہے۔ آج ہم رشتے داروں، مہمانوں اور بیماروں کے حقوق کے بارے میں پڑھیں گے۔

اخلاق و آداب
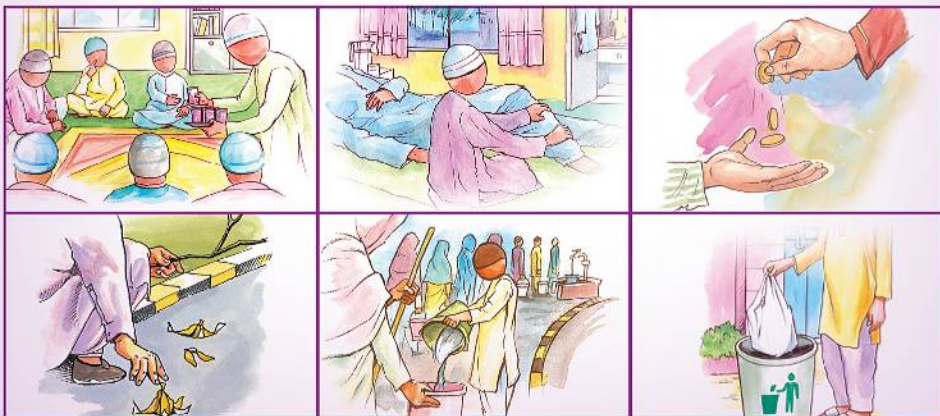
☆ رشتے داروں کے حقوق: اسلام میں والدین کے علاوہ دوسرے رشتے داروں کے ساتھ حسن سلوک اوران کے حقوق کی ادائیگی پر بھی بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔اس حق کی ادائیگی کا نام "صلۂ رحمی" ہے۔قرآن کریم میں جہاں والدین کی خدمت اوران کے ساتھ حسنِ سلوک کی تاکید فرمائی گئی ہے وہیں "وذوی القربیٰ" فرما کر دوسرے رشتے داروں کے ساتھ حسنِ سلوک اوران کے حقوق کی ادائیگی کی بھی تلقین کی گئی ہے۔

☆ قرآن کریم میں کئی جگہ رشتے داروں کے حقوق ادا کرنے کی تاکید کی گئی ہے اوراس کو انسان کا احسان نہیں بل کہ اس کا فرض قرار دیا گیا ہے:

١ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ [١٨] ترجمہ: "اور قرابت والے کو اس کا حق ادا کرو۔"

٢ "اور اصل نیکی اس کی ہے جس نے مال کو اس کی محبت پر قرابت داروں کو دیا۔" [١٩]

٣ ایک جگہ عدل اور احسان کا حکم دینے کے بعد تیسرا حکم رشتے داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کا دیا۔
ترجمہ: "بے شک اللہ انصاف اور حسنِ سلوک اور قرابت دار کو دینے کا حکم کرتا ہے۔" [٢٠]

☆ ایک صحابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آ کر عرض کیا: "یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی بات بتا دیجیے جو مجھے جنت میں لے جائے۔"

📖 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو، کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ، نماز پوری ادا کرو، زکوٰۃ دو اور صلہ رحمی کرو۔" [٢١]

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رشتے داروں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آتے، ان کی خبر گیری کرتے، ان کی مالی امداد کرتے، ان کی ضروریات پوری فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے:
ترجمہ: "جس کو یہ پسند ہو کہ اس کی روزی میں وسعت اور اس کی عمر میں برکت ہو تو اس کو چاہیے کہ صلۂ رحمی کرے۔" [٢٢]

☆ اس حدیث سے پتا چلتا ہے کہ جو لوگ اپنے خاندان والوں کے ساتھ نیکی کا برتاؤ کرتے ہیں، صلۂ رحمی کرتے ہیں اور ان کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آتے ہیں تو ان کے خاندان میں پیار و محبت کی فضا قائم ہوتی ہے، دل کو

سکون اور اطمینان حاصل ہوتا ہے جس کی وجہ سے ان کے مال اور عمر میں برکت اور زیادتی ہوتی ہے۔

☆ **مہمانوں کے حقوق:** اسلام نے ہمیں مہمانوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کی تعلیم دی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہیے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔"(۲۳)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے کہ:

ترجمہ: "جس نے نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی، حج ادا کیا، رمضان المبارک کے روزے رکھے اور مہمان کا اکرام کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔"(۲۴)

☆ مہمان نوازی تمام انبیا علیہم السلام کی سنت ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام بڑے مہمان نواز تھے۔ اسی طرح ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی مہمانوں کا بہت اعزاز و اکرام فرماتے تھے۔ اس لیے ہمیں

یاد رکھنے کی بات

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، دعوت قبول کرنا اور چھینک آنے پر "یَرْحَمُكَ اللّٰهُ" کہنا۔"(۲۵)

چاہیے کہ ہم مہمانوں کے کھانے پینے اور راحت و آرام کا خیال رکھیں تا کہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو جائے۔

☆ جب مہمان گھر آئیں تو ان سے مسکرا کر ملیں، پہلے دن مہمان کو جتنا ممکن ہو اچھا کھانا کھلائیں۔ مہمان کے آتے ہی کھانے پینے کی جو چیز میسر ہو وہ جلد لا کر اس کے سامنے رکھیں۔ کسی بہانے تھوڑی دیر کے لیے مہمان کو اکیلا چھوڑ دیں تا کہ ان کو آرام کرنے کا یا دوسری ضروریات سے فارغ ہونے میں تکلیف نہ ہو۔ جب مہمان رخصت ہونے لگے تو اسے گھر کے دروازے تک چھوڑنے کے لیے جائیں۔

☆ **بیماروں کے حقوق:** ایک طبقہ جو ہماری ہمدردی اور دل جوئی کا مستحق ہے بیماروں اور مریضوں کا ہے۔ بیمار انسان اپنی خبر گیری اور خدمت خود نہیں کر سکتا، ان کی دیکھ بھال، خدمت، اور تیمارداری بھی ایک

انسانی فرض ہے، اس فرض کا نام عیادت ہے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے یہ بات پتا چلتی ہے کہ عیادت صرف مریض کا حال دریافت کرنے کا نام نہیں ہے بل کہ ان کی تیمارداری اور حسبِ استطاعت دوا اور علاج کی فکر بھی اس میں شامل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماروں کی عیادت کی خاص تاکید فرمائی ہے، عیادت کے آداب سکھائے ہیں، اس کی دعائیں سکھائیں ہیں اور اس کو ثواب بتایا ہے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی بیماروں کی عیادت فرماتے، ان کو تسلی دیتے ان سے ایسی باتیں کرتے کہ ان کا غم ہلکا ہو۔ اللہ کا نام اور اس کا کلام پڑھ کر دم فرماتے اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتے۔

📖 ایک صحابی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ جب جنگ میں زخمی ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا خیمہ مسجد میں لگوا دیا تا کہ بار بار ان کی عیادت کی جا سکے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف مسلمانوں بل کہ غیر مسلم مریضوں کی بھی عیادت فرماتے تھے۔

☆ ایک یہودی لڑکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور اس سے فرمایا: "تم اللہ کا دین اسلام قبول کر لو" اس نے اپنے والد کی طرف دیکھا، والد نے لڑکے سے کہا تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بات مان لو۔ اس لڑکے نے اسلام قبول کر لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا: "تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے اس لڑکے کو جہنم سے بچا لیا۔"[۲۶]

☆ ہمیں بھی چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں مریضوں کی عیادت کریں، ان کے علاج معالجہ کی فکر اور انتظام کریں، جتنا ممکن ہو ان کے ساتھ مالی تعاون کریں۔ مریضوں کے راحت و آرام کا خیال رکھیں، ان کی دعائیں لیں اور ان کی عیادت کے دوران کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے ان کو تکلیف ہیں مثلاً: زور سے بولنا یا ان کے پاس دیر تک بیٹھنا وغیرہ۔

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) حقوق اللہ اور حقوق العباد میں کون سے حقوق داخل ہیں؟

(ب) صلۂ رحمی کسے کہتے ہیں؟

(ج) مہمان نوازی کے چند آداب لکھیں۔

(د) عیادت کسے کہتے ہیں؟

(ھ) عیادت کے چند آداب لکھیں۔

سوال:۲ خالی جگہ پر کریں۔

(الف) بے شک اللہ انصاف اور حسنِ ________ اور قرابت دار کو دینے کا ________ کرتا ہے۔

(ب) اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو کسی کو اس کا ________ نہ بناؤ، نماز پوری ________ کرو، زکوٰۃ دو اور ________ کرو۔

(ج) اسلام نے ہمیں ________ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کی تعلیم دی ہے۔

(د) جو شخص اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ________ رکھتا ہو اس کو چاہیے کہ ________ کا اکرام کرے۔

(ھ) جب مہمان گھر آئیں تو ان سے ________ کر لیں۔

سوال:۳ مندرجہ ذیل الفاظ کے الٹ سبق میں سے تلاش کر کے لکھیں۔

امیروں	غیر	میزبان	نفرت
برائی	مصروف	صحت مند	تنگی

سوال:۴ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

(ب) حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رشتے داروں کے ساتھ کس طرح پیش آتے؟

(ج) جو لوگ اپنے خاندان والوں کے ساتھ نیکی کا برتاؤ کرتے ہیں اس کا انھیں کیا فائدہ ہوتا ہے؟

(د) کون جنت میں داخل ہوگا؟

(ھ) کسی بہانے مہمان کو تھوڑی دیر کے لیے اکیلا کیوں چھوڑ دینا چاہیے؟

(و) کن صحابی رضی اللہ عنہ کا خیمہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں لگوایا اور کیوں؟

سوال:۵ صحیح جواب منتخب کریں اور خالی جگہ میں لکھیں۔

(الف) رشتے داروں کے حقوق کی ادائیگی کا نام ________ ہے۔

(میل جول ۔ صلۂ رحمی ۔ حمایت ۔ مدد)

(ب) جب مہمان رخصت ہونے لگے تو اسے گھر کے دروازے تک ________ کے لیے جائیں۔

(لینے ۔ بلانے ۔ چھوڑنے ۔ ملوانے)

(ج) بیمار انسان اپنی خبر گیری اور ________ خود نہیں کر سکتا۔

(خدمت ۔ عیادت ۔ مدد ۔ علاج)

(د) عیادت میں تیمارداری اور حسبِ ________ دوا اور علاج کی فکر بھی شامل ہے۔

(ضرورت ۔ استطاعت ۔ موقع ۔ خیال)

سبق:۸	یہ سبق دس دن میں پڑھائیں	دستخط معلم/معلمہ		دستخط سرپرست	

حوالہ جات

ایمانیات

1. النساء:۵۹
2. صحیح المسلم، الایمان، باب الدلیل علی من رضی باللہ ربا........
   الرقم:۵۶
3. النساء:۶۵
4. الحشر:۷
5. الاحزاب:۶
6. الاعراف:۱۵۷
7. کنز العمال، الایمان، باب الثانی فی اعتصام الکتاب و السنۃ،
   الرقم:۱۰۸۳
8. البقرۃ:۱۶۵
9. مجمع الزوائد، الادعیۃ، باب الادعیۃ الماثورۃ عن رسول اللہ صلی اللہ
   علیہ وسلم...... الرقم:۱۷۴۱۲
10. فاطر:۲۸
11. الانفال:۳۳
12. سنن ابی داؤد، سجود القرآن، باب فی الاستغفار، الرقم:۱۵۱۸
13. جامع الترمذی، الدعوات، باب، الرقم:۳۴۹۰
14. مجمع الزوائد، الادعیۃ، باب الادعیۃ الماثورۃ عن رسول اللہ صلی اللہ
   علیہ وسلم، الرقم:۱۷۴۲۳
15. النمل:۵۳
16. اٰل عمران:۸
17. ھود:۹۰
18. یٰسٓ:۳۸تا۴۰
19. التوبۃ:۵۱
20. صحیح المسلم، القدر، باب فی الامر بالقوۃ وترک العجز........
   الرقم:۲۶۶۴
21. الصحیح البخاری، الرقاق، باب التواضع، الرقم:۶۵۰۲
22. مسند احمد، مسند ابی امامۃ رضی اللہ عنہ، الرقم:۲۲۵۱۲
23. اٰل عمران:۳۱
24. اٰل عمران:۳۸
25. صحیح البخاری، مناقب الانصار، باب اسلام عمر بن خطاب رضی اللہ
   عنہ، الرقم:۳۸۶۶
26. البقرۃ:۱۳۵
27. البقرۃ:۱۴۳
28. التوبۃ:۱۰۰
29. الفتح:۲۹
30. الصحیح البخاری، الرقاق، باب مایحذر من زھرۃ الدنیا و التنافس
   فیھا، الرقم:۶۴۲۸
31. جامع الترمذی، المناقب، باب، الرقم:۳۸۶۲
32. سنن ابی داؤد، السنۃ، باب فی الخلفاء، الرقم:۴۶۴۹

عبادات

1. الصحیح البخاری، الاذان، باب القراءۃ فی العشاء، الرقم:۷۶۹
2. سنن ابی داؤد، الصلاۃ، باب مقدار الرکوع و السجود، الرقم:۸۸۷
3. الصحیح البخاری، فضائل القرآن، باب فضل البقرۃ، الرقم:۵۰۰۹
4. المستدرک للحاکم، الامامۃ و صلاۃ الجماعۃ، الدعاء والتکبیر
   والتسبیح والتھلیل... الرقم:۱۸۱۸
5. مصنف ابن ابی شیبۃ، باب فی فضل الدعا، ۲۳/۷
6. مجمع الزوائد، الادعیۃ، باب الاستنصار بالدعا، الرقم:۱۷۱۹۹
7. جامع الترمذی، الدعوات، باب منہ، الرقم:۳۳۷۳
8. صحیح المسلم، صلاۃ المسافرین و قصرھا، باب فی اللیل ساعۃ
   مستجاب فیھا الدعاء، الرقم:۷۵۷
9. شعب الایمان للبیھقی، ذکر فصول فی الدعاء یحتاج الی معرفتھا،
   عبدی انی امرتک.... الرقم:۱۱۴۱
10. الصحیح البخاری، التفسیر، باب قال ابن عباس رضی اللہ عنہ،
   الرقم:۳۰۸
11. المعجم الکبیر للطبرانی، باب العین، علقمۃ بن ناجیۃ........
   الرقم:۱۴۷۱۳
12. اللیل:۱۷
13. السنن الکبریٰ للبیھقی، باب الوفاء بالعھد اذا کان العقد مباحًا وما
   ورد من التشدید......، ۲۳۰/۹
14. سنن ابی داؤد، الزکوٰۃ، باب فی زکوٰۃ السائمۃ، الرقم:۱۵۸۲
15. الروم:۳۹
16. التوبۃ:۶۰
17. السنن الکبریٰ للبیھقی، باب کسب الرجل و عملہ بیدیہ، ۱۲۷/۶
18. الانبیاء:۸۰
19. البقرۃ:۱۷۲
20. مسند احمد، مسند جابر بن عبداللہ، ۳۲۱/۳
21. البقرۃ:۲۶۳
22. الصحیح البخاری، الادب، باب کل معروف صدقۃ، الرقم:۶۰۲۱
23. الصحیح لمسلم، البر و الصلۃ والاداب، باب الاستحباب طلاقۃ الوجہ
   عند اللقاء، الرقم:۲۶۲۶
24. الصحیح البخاری، النفقات، باب فضل النفقۃ علی الاھل، الرقم:۵۳۵۳
25. سنن ابی داؤد، الادب، باب اصلاح ذات بین، الرقم:۴۹۱۹
26. الذاریات:۵۶

احادیث

1. الصحیح البخاری، الجھاد، باب مایکتب للمسافر مثل ماکان یعمل...
   الرقم:۲۹۹۶
2. مسند احمد، مسند کعب بن مالک، ۴۶۰/۳
3. جامع الترمذی، الطب، باب، الرقم:۲۰۸۷
4. الاربعون للنوویہ، الحدیث الحادی والاربعون، ۴۱/۱

حوالہ جات

5. الصحیح البخاری،الادب،باب الحذر من الغضب،الرقم:۶۱۱۴
6. مصنف ابن ابی شیبة،ماذکر فی حسن الخلق وکراھیة الفحش،۸۸/۶
7. الصحیح البخاری،اللباس،باب ینزع النعل الیسریٰ،لارقم:۵۸۵۵
8. سنن ابی داؤد،الادب،باب فی المصافحة،الرقم:۵۲۱۲
9. الموطالمالک،الجامع،باب ماجاء فی المھاجرة،الرقم:۳۳۶۸
10. المعجم الکبیر،باب الصاد،صدی بن عجلان ابوامامة بن باھلی.....، الرقم:۷۷۶۳
11. سنن ابن ماجة،الادب،باب فضل الذکر،الرقم:۳۷۹۲
12. الصحیح لمسلم،الأداب،باب کراھة التسمیة بالاسماء القبیحة.....، الرقم:۲۱۳۷

مسنون دعائیں

1. المستدرک للحاکم،اول کتاب مناسک،۱۲۰/۲
2. مصنف ابن ابی شیبة،باب مایدعی فی الصلاة علی الجنائز،۱۲۷/۷
3. سنن ابن ماجة،الادب،باب الاستغفار،الرقم:۳۸۱۸
4. مسند احمد،مسند ابی سعید خدری رضی اللّٰہ عنہ،۳/۲
5. سنن ابی داؤد،سجود القرأن،باب فی الاستغفار،الرقم:۱۵۲۵
6. جامع الترمذی،الدعوات،باب فی دعاء النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم، الرقم:۳۵۸۴
7. سنن ابی داؤد،الادب،باب مایقول اذا اصبح،الرقم:۵۰۹۰
8. سنن ابی داؤد،سجود القرآن،باب فی الاستعاذة،الرق،:۱۵۵۴
9. الشعراء:۸۰
10. جامع الترمذی،الدعوات،باب مایقول عند رؤیة الھلال، الرقم:۳۴۵۱
11. الصحیح لمسلم،صلاة المسافرین وقصرھا،باب ترتیل القراءة و اجتناب الھذ.......الرقم:۸۲۲
12. سنن ابی داؤد،الادب،باب مایقول الرجل اذا رای الھلال،الرقم:۵۰۹۲

سیرت

1. المعجم الکبیر،باب المیم،من اسمہ المسور،۸/۲۰
2. السنن الکبریٰ للبیھقی،۲۲۳/۹
3. سنن ابی داؤد،الخراج والفئ والامارة،باب ماجاء فی خبر مکة، الرقم:۳۰۲۲
4. سنن ابن ماجة،المناسک،باب حجة رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، الرقم:۳۰۷۴
5. السنن الکبریٰ للبیھقی،۱۴۲/۸
6. القصص:۱۴
7. القصص:۷
8. القصص:۹
9. طٰہٰ:۱۲،۱۳
10. طٰہٰ:۴۴
11. النازعات:۱۷-۱۹
12. النمل:۱۴
13. الشعراء:۲۳-۲۶
14. سنن ابی داؤد،الادب،باب اللعب بالبنات،الرقم:۴۹۳۲
15. مصنف ابن ابی شیبة،الفضائل،ماذکر فی عائشة رضی اللّٰہ عنہ،۵۲۸/۷
16. جامع الترمذی،الادب،باب فضل عائشہ رضی اللّٰہ عنھا،الرقم:۳۸۸۳
17. جامع الترمذی،الاحکام،باب ماجاء فی الامام العادل،الرقم:۱۳۲۹

اخلاق وآداب

1. الدھر:۸،۹
2. البقرة:۲۶۱
3. جامع الترمذی،البر والصلة،باب ماجاء فی السخاء،الرقم:۱۹۶۱
4. شعب الایمان للبیھقی،التاسع والثلاثون من شعب الایمان،باب مایقول العاطس.......،الرقم:۱۰۴۹۹
5. الھمزة:۲-۴
6. الفرقان:۶۷
7. مسند احمد،مسند العباس،۲۴۷/۱
8. مسند احمد،مسند جابر بن عبداللّٰہ،۳۰۴/۳
9. مسند احمد،مسند ابی ایوب،۴۱۵/۵
10. الحجرات:۱۳
11. مجمع الزوائد،الادب،باب لافضل لاحد علی احد الا بالتقویٰ، الرقم:۱۳۰۷۹
12. جامع الترمذی،المناقب،باب فضل ازواج النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم، الرقم:۳۸۹۵
13. السنن الکبریٰ للبیھقی،جماع ابواب عطیة الرجل ولدہ باب السنة في التسویة.....،۱۷۶/۶
14. الصحیح البخاری،الادب،باب رحمة الولد وتقبیلہ،الرقم:۵۹۹۵
15. الصحیح البخاری،العتق،باب قول النبی العبید اخوانکم.......، الرقم:۲۵۴۵
16. سنن ابی داؤد،الادب،باب فی حق المملوک،الرقم:۵۱۶۴
17. الصحیح البخاری،فضائل الصحابة،باب مناقب بلال بن رباح رضی اللّٰہ عنہ،الرقم:۳۷۵۴
18. الاسراء:۲۶
19. البقرة:۱۷۷
20. النحل:۹۰
21. الصحیح البخاری،الادب،باب فضل صلة الرحم،الرقم:۵۹۸۴
22. مسند احمد،مسند انس بن مالک رضی اللّٰہ عنہ،۲۶۶/۳
23. الصحیح البخاری،الادب،باب من کان یؤمن باللّٰہ والیوم الآخر.....، الرقم:۶۰۱۸
24. المعجم الکبیر،باب العین،احادیث عبداللّٰہ بن العباس بن عبد المطلب،الرقم:۱۳۶/۱۲
25. الصحیح البخاری،الجنائز،باب الامر باتباع الجنائز،الرقم:۱۲۴۰
26. الصحیح البخاری،الجنائز،باب اذا اسلم الصبی فمات ھل یصلی علیہ، الرقم:۱۳۵۶

طالب علم کی نماز کی ڈائری

نماز کی ڈائری پُر کرنے کا طریقہ

فجر۔ف	ظہر۔ظ	عصر۔ع	مغرب۔م	عشا۔عش

١ طلبا نے اگر نماز جماعت سے ادا کی ہے تو یہ ✓ نشان لگائیں۔ جیسے: ف✓

٢ اگر بغیر جماعت کے نماز ادا کی ہے تو یہ ــــ نشان لگائیں۔ جیسے: ظ

٣ طالبات نے اگر نماز وقت پر ادا کی ہو تو یہ ✓ نشان لگائیں۔

٤ طلبا و طالبات نے اگر قضا کر لی ہے تو یہ ○ نشان لگائیں۔ جیسے: (ع)

٥ اگر قضا بھی نہ کی ہو تو کوئی نشان نہ لگائیں۔ جیسے: م

بتائے گئے طریقے کے مطابق کچھ دنوں تک استاذ محترم خود نشان لگائیں۔ پھر طالب علم کے والدین سے نماز کی ڈائری پُر کروائیں۔

استاذ محترم! روزانہ نماز کی ڈائری دیکھتے رہیں، جو نماز جماعت سے نہیں پڑھی گئی اس کی ترغیب دیں اور جو نماز نہیں پڑھی گئی، اس کی قضا کرالیں۔

ہر مہینے کے ختم پر معلم/معلمہ دستخط کریں اور بچوں کو اس کا پابند کریں کہ ہر مہینے کے ختم پر اپنے سرپرست سے دستخط کرائیں۔

تاریخ	ف فجر	ظ ظہر	ع عصر	م مغرب	عش عشاء
1					
2					
3					
4					
5					
6					
7					
8					
9					
10					
11					
12					
13					
14					
15					
16					
17					
18					
19					
20					
21					
22					
23					
24					
25					
26					
27					
28					
29					
30					
31					

دستخط معلم/معلمہ

دستخط سرپرست

تاریخ	ف فجر	ظ ظہر	ع عصر	م مغرب	عش عشاء
1					
2					
3					
4					
5					
6					
7					
8					
9					
10					
11					
12					
13					
14					
15					
16					
17					
18					
19					
20					
21					
22					
23					
24					
25					
26					
27					
28					

دستخط معلم/معلمہ

دستخط سرپرست

تاریخ	ف فجر	ظ ظہر	ع عصر	م مغرب	عش عشاء
1					
2					
3					
4					
5					
6					
7					
8					
9					
10					
11					
12					
13					
14					
15					
16					
17					
18					
19					
20					
21					
22					
23					
24					
25					
26					
27					
28					
29					
30					
31					

دستخط معلم/معلمہ

دستخط سرپرست

تاریخ	ف فجر	ظ ظہر	ع عصر	م مغرب	عش عشاء
1					
2					
3					
4					
5					
6					
7					
8					
9					
10					
11					
12					
13					
14					
15					
16					
17					
18					
19					
20					
21					
22					
23					
24					
25					
26					
27					
28					
29					
30					

تاریخ	ف فجر	ظ ظہر	ع عصر	م مغرب	عش عشاء
1					
2					
3					
4					
5					
6					
7					
8					
9					
10					
11					
12					
13					
14					
15					
16					
17					
18					
19					
20					
21					
22					
23					
24					
25					
26					
27					
28					
29					
30					
31					

تاریخ	ف فجر	ظ ظہر	ع عصر	م مغرب	عش عشاء
1					
2					
3					
4					
5					
6					
7					
8					
9					
10					
11					
12					
13					
14					
15					
16					
17					
18					
19					
20					
21					
22					
23					
24					
25					
26					
27					
28					
29					
30					

دستخط سرپرست

تاریخ	ف فجر	ظ ظہر	ع عصر	م مغرب	عش عشاء
1					
2					
3					
4					
5					
6					
7					
8					
9					
10					
11					
12					
13					
14					
15					
16					
17					
18					
19					
20					
21					
22					
23					
24					
25					
26					
27					
28					
29					
30					
31					

تاریخ	ف فجر	ظ ظہر	ع عصر	م مغرب	عش عشاء
1					
2					
3					
4					
5					
6					
7					
8					
9					
10					
11					
12					
13					
14					
15					
16					
17					
18					
19					
20					
21					
22					
23					
24					
25					
26					
27					
28					
29					
30					
31					

تاریخ	ف فجر	ظ ظہر	ع عصر	م مغرب	عش عشاء
1					
2					
3					
4					
5					
6					
7					
8					
9					
10					
11					
12					
13					
14					
15					
16					
17					
18					
19					
20					
21					
22					
23					
24					
25					
26					
27					
28					
29					
30					

دستخط سرپرست

تاریخ	ف فجر	ظ ظہر	ع عصر	م مغرب	عش عشاء
1					
2					
3					
4					
5					
6					
7					
8					
9					
10					
11					
12					
13					
14					
15					
16					
17					
18					
19					
20					
21					
22					
23					
24					
25					
26					
27					
28					
29					
30					
31					

دستخط معلم/معلمہ	دستخط سرپرست

تاریخ	ف فجر	ظ ظہر	ع عصر	م مغرب	عش عشاء
1					
2					
3					
4					
5					
6					
7					
8					
9					
10					
11					
12					
13					
14					
15					
16					
17					
18					
19					
20					
21					
22					
23					
24					
25					
26					
27					
28					
29					
30					

تاریخ	ف فجر	ظ ظہر	ع عصر	م مغرب	عش عشاء
1					
2					
3					
4					
5					
6					
7					
8					
9					
10					
11					
12					
13					
14					
15					
16					
17					
18					
19					
20					
21					
22					
23					
24					
25					
26					
27					
28					
29					
30					
31					

رمضان المبارک کا چارٹ

(کل نمبر 25 ہیں ہر نماز کا ایک نمبر ہے اگر پانچ نمازیں پڑھیں تو 5 نمبر)

تاریخ	سحری 5	روزہ 5	قرآن کی تلاوت 5	پانچ نمازیں 5	تراویح 5	حاصل کردہ نمبر
1						
2						
3						
4						
5						
6						
7						
8						
9						
10						
11						
12						
13						
14						
15						
16						
17						
18						
19						
20						
21						
22						
23						
24						
25						
26						
27						
28						
29						
30						
دستخط معلم/معلمہ ______________			دستخط سرپرست ______________		حاصل کردہ مجموعی نمبر	

مکتب تعلیم القرآن الکریم کا تعارف

اَلْحَمْدُ لِلّٰه! ''مکتب تعلیم القرآن الکریم'' ایک تعلیمی ادارہ ہے جو علمائے کرام اور تعلیمی ماہرین کے اشتراک سے قائم شدہ ہے جس کے مقاصد یہ ہیں:

- قرآن کریم کی تعلیم کو فروغ دینا......
- بچپن سے بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کرنا......
- تعلیمی اداروں کی رہنمائی اور تعلیمی امور میں معاونت کرنا ہے تاکہ تعلیمی ادارے منظّم اور مستحکم ہوسکیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰه! اس سلسلے میں ادارہ مکتب تعلیم القرآن الکریم حسبِ ذیل خدمات انجام دے رہا ہے۔

۱. پاکستان بھر کے مکاتب اور اسکولوں میں ناظرہ قرآن کریم صحیح تجوید کے ساتھ پڑھانے کے لیے جدّ و جہد کر رہا ہے۔
۲. تعلیمی اداروں کے لیے نصابی، درسی کُتب، نصاب پڑھانے کا طریقہ اور مزید علمی مواد پیش کر رہا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰه! نصابی کُتب قرآن و حدیث کی روشنی میں، قومی تعلیمی پالیسی کے مطابق، ماہرین تعلیم، تجربہ کار اساتذہ کرام کی معاونت اور دورِ جدید کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے تیار کی جاتی ہیں، نیز مکمل حوالہ جات بھی درج کیے جاتے ہیں تاکہ بات معتمد اور مستند ہو۔

۳. اَلْحَمْدُ لِلّٰه! ادارہ اساتذہ کرام اور منتظمین کے لیے تربیتی نشست (ورک شاپ) کا کم و بیش اوقات کے لیے بلا معاوضہ انعقاد کرتا ہے۔ جس میں تربیتی نصاب پڑھانے کا طریقہ اور کم وقت میں زیادہ بچوں کو نورانی قاعدہ/ ناظرہ قرآن کریم پڑھانے کا طریقہ بھی سکھایا جاتا ہے۔
۴. ادارہ، تمام بچوں کو معیاری تعلیم دینے اور تمام بچوں کی بہترین تربیت کے لیے کوشاں ہے۔

رابطہ نمبر کراچی : 0334-3630795 0323-2163507

رابطہ نمبر لاہور : 0321-4292847 0321-4066762